بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے سالکان سلوک ربانی و اے عاشقان طریق حقانی مبارک ہو کہ جسکی دید کے
واسطے دیدۂ نیم بار خاص و عام بعین انتظار در اشتیاق۔ اور قلوب طالبین صادقین جسکے نظارہ
کیلئے نہایت ہی متمنی تھے لو وہ عروس حجلۂ ستر و یقین و شمع شبستان عز و تمکین پردۂ غیب سے
جلوہ افروز ہوکر زیب بزم احباب اولو الالباب ہوا۔ یعنے دیوان زبدۃ العارفین عمدۃ السالکین
سر حلقۂ فقرا و کاملین و سرچشمۂ فیوض عرفا و واصلین حقیقت آگاہ و معرفت دستگاہ مولائی
و مرشدی حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ نانڈیڑی برد اللہ مضجعہ روحی فداہ و نور اللہ مرقدہ
والجنۃ مثواہ خلیفۂ اجل اکمل السالکین افضل العارفین حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ نقشبندی
حیدرآبادی قدس سرہ العزیز بعد طبع پیشکش شائقین کیا جاتا ہے۔

للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

چالیس برس اپنے شیخ کی غلامی اور نعلین برداری کی نفس کشی ایسی کہ صرف بیگن کی
پہوڑی پر کئی سال گذر اوقات فرما کر سلوک طے کیا گیارہ بار زیارت حرمین شریفین
سے فیض یاب ہوئے۔ اظہار کرامات کیلئے تو ایک دفتر چاہیئے۔ مگر مشتے نمونہ خروارے
اسوقت یون ہی جو یاد آگیا عرض کرتا ہون کہ بزمانہ علی موسیٰ رضا تعلقدار تین روز تک
آپ پر حالت طاری تھی۔ بوقت ظہر جامع مسجد قصبۂ نانڈیڑ کے لنتر پر بصدا لفظ اللہ ہو

نظر توجہ فرماتے ہی فوراً لنتر زمین پر گرا اور پارہ پارہ ہوگیا تخمیناً پانسو آدمی حاضر تھے۔

آپ حافظ قرآن نہین تھے مگر قصبہ بہوکر مین ایک بار تا ختم رمضان المبارک

قرآن شریف سے آپنے تراویح پڑہائی جو آپکی کرامات کا ایک کرشمہ ہے۔

آپ سلب امراض بھی فرماتے ہین۔کسی سلحدار کی بیماری اور ایک بار طریقہ کی پشت

کا پھوڑا سلب امراض کی توجہ سے فوراً آپ پر نمود ہوگیا تھا۔

صدہا کراستون کو مین دیکھا ہون پیر کی کو حاجت ہی کیا قلم و سیاہی سطور کی

پیشین گوئیون کا تو کچھ حساب نہین جو لوگ صحبت سے مستفیض ہوئے اون پر

منکشف ہین۔برہنہ شاہ صاحب مجذوب ہمیشہ اثناء ملاقات آپکو دیکھتے ہی فوراً ستر پوش

ہوگئے تھے۔

الحاصل یہہ بڑے بزرگ کا کلام ہے۔دیکھو کسقدر سیدہی سادہی بلے تصنع بول

چال ہے صرف آمد ہی آمد ہے آورد کا نام و نشان نہین **مصرعہ** حاجت مشاطہ نیست

روئے دل آرام را۔

ایک ایک شعر دلہائے ریش آلود کے لئے مرہم کافوری ہے۔کیا کہنا عاشقان

رسول و دلدادگان مقبول کا کلام ایسا ہی ہوتا ہے **مصرعہ** جلوۂ طاؤس کے آید ز مست

شانگی۔سچ تو یہہ ہے کہ ان اشعار کا لطف وہی خوب جانتا ہے جو کہ صاحب لذت

ہے۔صورت بین اس سے بے بہرہ ہین۔۲۶ شعبان ۱۳۱۷ھ روز یکشنبہ کو حضرت

اس جہان فانی سے رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے۔آپکا کلام متفرق طور پر

پڑا ہوا تھا جسکو حضرت ممدوح کے فرزند ارجمند **عبد الرشید خان صاحب** نے بکمال

محنت و جانفشانی فراہم کرکے اس کتاب مستطاب گوہر نایاب کو مرتب کیا۔

**بیت**۔ بیا نظارہ کن اینجا خیال علم گرداری — درین عالم خیال شاعران ہم عالمی دارد

**الراقم** حافظ شیخ سعید عفی عنہ خادم حضرت ایشان۔

## سند عالم اکبر

مولوی سید لطیف صاحب قبلہ اولاد حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ مقیم پانڈر کوڑہ نے دیوان ہذا کو سماعت فرما کر حسب ذیل ارشاد فرمایا۔

ان قصائد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ (حضرت مصنف علیہ الرحمۃ) باخدا اور کامل بزرگ ہین۔ یہہ قصیدونکا مطلب بہت گہرا ہے اکثر اشعار احادیث صحیحہ کتب فقہ اور قران شریف کے آیات کا ترجمہ ہین۔

حضرت فنافی الشیخ اور فنافی الرسول تھے دو ہاتھ اور دو پاؤن ولیون کو بھی ہین اور ہم کو بھی مگر ہم ہین اور اون ہین بڑا فرق ہے عاشق شرع یہی لوگ ہین یہ جنکو سو عادیتے ہین اون کا کام ہوجاتا ہے اِنَّ اَولیاءَ اللہِ لَاخَوفٌ عَلَیہِم وَلَاھُم یَحزَنُون خدا انہی لوگون کی شان مین فرمایا۔ اگر حضرت زندہ رہتے تو مین ملاقات کرتا۔ اب بھی خدا چاہا تو خاص حضرت کی زیارت کے لئے نانڈیڑ آونگا۔ یہہ کلام اولیاؤن کا ہے ان قصیدون کا ایک مطلب نہین جسطرف چاہو ہوسکتا ہے اگر ایک شعر کا مطلب تمام دن بیان کرو تو پورا ہوگا صرف ایک لفظ کا مطلب بیان کیا جائے تو ایک جزو کی کتاب ہوگی یہہ قصاید اردو ہین مگر مطلب معتبر عربی کتابونکا ہے۔

پھر فرمائے ماشاء اللہ حضرت کیا دریا تھے خدانے خوب قوت دیا تھا۔ ایسے اولیاؤن کا کلام پڑھنا یا سننا بھی عبادت ہے نفل عبادت سے یہہ بہتر ہے حضرت نے اکثر اشعار میں جو حسن مسلمان اور حجاج، یوسف وغیرہ کا نام لیا لوگون کے سمجھنے کو سطلے

دراصل حضرت کا مطلب دوسرا ہے۔

خوشتر آن باشد کہ ستر دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران

دوبارہ ارشاد ہوا حضرت بڑے بزرگ تھے ہر کوئی اس کلام کو سمجھنا دشوار ہے

اثنائے سماعت غزل انا ساقی (ملاحظہ ہو صفحہ ۴۵) ارشاد ہوا کیا طوطا باتین کر رہا ہے

ماشاء اللہ کیا شعر ہین ان مین تناسب تلازمات استعارات کیا خوب ہین حضرت کو

خدا نے کیا دماغ دیا تھا۔ ہر ایک شعر پر اونگلی رکھکر صدہا مطالب و نکات بیان فرمائے۔

بعدازان انگشت مبارک سے خاص اپنی ذات کے طرف اشارہ کرکے کسر نفسی

سے ارشاد فرمائے کہ ہمارے مانند بے سمجھ لوگ اس کلام کو کیا سمجھ سکتے ہین جنکو

معرفت الٰہی ہو وہی اسکا مطلب جانتے ہین یہہ بھی ارشاد ہوا اگر یہہ کلام طبع ہو جاوے

تو بہت لوگون کو فائدہ پہونچے گا۔

عبدالحمید شاہ صاحب و شیخ جی سکنۂ پانڈو کوڑہ اور رقادر صاحب و جلال صاحب و

محمد صاحب و شیخ ہنو سوداگران سکنۂ بھوکر مجلس مین حاضر تھے الغرض مولوی صاحب

موصوف بہت ارشادات فرمائے جسقدر یاد رہے مولف نے لکھ لیا۔

تذکرہ ۲۳ ربیع الاوّل ۱۳۲۴ھ

راقم

خاکسار عبدالرشید خان خلف حضرت ایشان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مئی باقی اگر ساقی پلا جاتا تو کیا ہوتا
مزہ عشقِ محمدؐ کا چکھا جاتا تو کیا ہوتا

محب محبوب مین رکھا فرق کیون رنگنی والینے
اگر ہم رنگ دونونکو رنگا جاتا تو کیا ہوتا

چھپایا عشق دلہن کا کیا اظہار نوشہ کا
مثل دولہن اگر دولھا بنا جاتا تو کیا ہوتا

وہ دولھا کیا محمدؐ ہین یہہ دلہن مثل کعبہ کے
اگر دلہن کے گھر دولھا خود آجاتا تو کیا ہوتا

مکانِ لامکان پر لے گیا تھا کیا شب معراج
وہی گشت پہر دن کو پہرا جاتا تو کیا ہوتا

ازل سے لے ابد تک ہے وہی جلوہ محمدؐ کا
ذرا بھی دیدہ یہہ دل کا کھلا جاتا تو کیا ہوتا

زلیخا ہے نہ یوسف ہے نہ لیلیٰ ہے نہ مجنون ہے
وہی ایک نور حبیب احمد کہا جاتا تو کیا ہوتا

نقاب ناز ڈالا کیا برائے عاشقان رخ پر
دوی کا پردہ اے جانان اٹھا جاتا تو کیا ہوتا

ہوا ہم رنگ کیون نہین عاشق و معشوق کا قالب
دل عاشق مین خود معشوق سما جاتا تو کیا ہوتا

ارے ملاح ہے آنسی مدینہ کو لیجا جلدی
ابھی لنگر یہہ کشتی کا اٹھا جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہے کعبۂ ربی کہاں رابعۂ بصری
اگر کعبہ خود استقبال آجاتا تو کیا ہوتا

وہی ہے یوسفِ کنعان کہاں عاشق زلیخا ہان
رخ یوسف سے گر مقنع اُٹھا جاتا تو کیا ہوتا

وہی برد یمانی ہے کہاں اب ویس قرنی ہے
ہر ایک کے تن اوپر حلہ پہنا جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہے خانۂ کعبہ کہاں ہیں اب رسول اللہ
فراقِ یار میں آنسو بہا جاتا تو کیا ہوتا

کفِ پا خاک مسکین شاہ تو کر کحل البصر اپنا
مثل سرمہ کے قربت میں پسا جاتا تو کیا ہوتا

عمر بھر انتظاری میں گذر گئے آہ محمودا
لب شیریں سے اپنے لب ملا جاتا تو کیا ہوتا

## وله

رکھا کیوں نام مکہ اور مدینہ کہ یہہ دو ہیں
اگر ایک نام دونوں کا لیا جاتا تو کیا ہوتا

مدینہ میں ظہور ہے اوس جمالِ احمد یکا بس
وہی نور آکے مکہ میں بھی مل جاتا تو کیا ہوتا

نہ محرم سے چھپایا کیوں عروسِ کعبہ کو دولہا
حرم کے محرموں سے سر چھپا جاتا تو کیا ہوتا

یہ کیا شادی ہے حج عمرہ محبان ہیں جمع سجا
در و دپٹہ پنہا مہر دلہن بندھا جاتا تو کیا ہوتا

ہوا ایجاب قبول اسکا کہ حجاجوں کو بخشونگا
گواہ رکن یمین اسود لکھا جاتا تو کیا ہوتا

ہوا عقد محبت کا قیامت تک نہ ٹوٹیگا
یہہ مژدہ خاص عاموں کو سنا جاتا تو کیا ہوتا

ہیں بنتے حاج بیت اللہ وہ ہیں مہمان ترے اللہ
طفل مہمان اُنس سبکو چکھا جاتا تو کیا ہوتا

پڑھا جمعہ کا خطبہ جب براتیونکی ولع ہی کیا
مبارکباد مغفورا دیا جاتا تو کیا ہوتا

چلا کیوں ہو کے آفاقی رہا کیوں نہیں شبلی مکی
اگر جنید یہہ کعبہ میں رہا جاتا تو کیا ہوتا

شبلی ہیں ہو عشق پیران بہانہ ہے مریدونکا
زبان پہ مہر خاموشی لگا جاتا تو کیا ہوتا

ہوا عقدِ محبت کا گرہ ریشم کی کھلتی کیا
یہہ سرِ باطن ظاہر کھلا جاتا تو کیا ہوتا

ملے جب پیر سکین شاہ تمنا کیا ہی محمودا
ہمیشہ شکر کی تسبیح پڑہا جاتا تو کیا ہوتا

ولہٗ

وہی عشق و محبت کی ہین دریا کی یہہ موجین
یہہ کچہ اغیر ساحل سے بہا جاتا تو کیا ہوتا

ہوا چلتی ہے رنگا رنگ محل اوسکا ہی ایک رنگ
یہہ دریا حال پہ دایم تہما جاتا تو کیا ہوتا

محبت نے کی ایسا مست اٹہادی پردۂ غیرت
حجاب شرم گر تن پر اڑا جاتا تو کیا ہوتا

ستر کہل جانا بیہوشی مین مجنون پر نہین ہی حرت
سوا مجنون و لیلی غیر نہ آجاتا تو کیا ہوتا

ہوا اِس عرصہ سالہا سال میں معلوم ہی مجکو حال
حقیقت حال غیرون پر جو کہل جاتا تو کیا ہوتا

زبان پر قفل ہے اور دل مین ہی راز خفی از جلد
اگر ایک بہید اشارہ سے کہا جاتا تو کیا ہوتا

لیا بوسہ بجال سکر نہین جانا ای زاہد خشک
گناہ گار یکا کفارہ جو ہوجاتا تو کیا ہوتا

ادب شرع محمد کا ہی واجب بلکہ فرض عین
وگرنہ مستئی فقرا بتا جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہین عارف با اللہ مکمل پیر سکین شاہ
اگر چندے غلامی مین رہا جاتا تو کیا ہوتا

ہمیشہ جام عشرت کا نہین ملتا ہی ای محمود
جو باقی عمر الفت مین چلا جاتا تو کیا ہوتا

ولہٗ

عمر ضایع نکر اپنی خودی اور خود ردی مین بس
عمل ارشاد مرشد پہ کیا جاتا تو کیا ہوتا

وہی روزہ وہی رمضان وہی حفاظ وہی قرآن
مثل مسجد نبوی کے پڑہا جاتا تو کیا ہوتا

تمنا کیون ہی یہہ رمضان شب قدر اسکی ہو درمیان
تمام رمضان کی راتون مین نہ سوجاتا تو کیا ہوتا

ہزار راتون تلک سوجا مزہ ایک رات کا چکہہ کر
قدر کی رات ہر کوئی جو پاجاتا تو کیا ہوتا

وصل جسکو ہو جس شب مین ہی نہ وہ یک اوسکی قدر شب
دعا کرنے سے ای محمود نہ تہک جاتا تو کیا ہوتا

نہین ہے اہل دنیا کو بصیرت دلکی محمود ا
تمامی عمر گر اونسی روکا جاتا تو کیا ہوتا

## ولہ

وہی مکہ وہی بطحا ادب کان بوحنیفہ کا
طہارت مین گئی استنجہ کوئی کرجاتا کیا ہوتا

وہی یثرب مدینہ ہے ادب کان ہی امام مالک
قبر اپنی بقیع مین کوئی کروا تا تو کیا ہوا

وہی معراجکی شب ہے مگر کان ہین وہ صدیق اب
ابوجہل لعین کذاب سچا جاتا تو کیا ہوتا

براہیم اور سارہ مین تھا دیوار کا پردہ
نبی پر عایشہ کا صدق کہلجاتا تو کیا ہوتا

ہزارون ہین لطیفہ اور ہزار حکمت ہین پیدا
اشارہ نور کا سورہ سمجہ جاتا تو کیا ہوتا

جو عشق احمد ہے با ہوا براہیم ہوی یا سارہ
ہوا پر تخت سلیمانی نہ اڑجاتا تو کیا ہوتا

وہی ہین شمس تبریز اب مگر کان ہین وہ مولا نا
اگر شب پر کو نور خورد کہا جاتا تو کیا ہوتا

ہین مولانا جلال الدین کہان عاشق حسام الدین
اگر یہ مثنوی رومی نہ لکہہ جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہی ویس قرنی اب مثل احمد نبی ہی کب
یمن سی بو ہر ایک کو جو سونگہا جاتا تو کیا ہوتا

وہی خواجہ بہاو الدین کہان عطار علاو الدین
محمد پارسا پارس جو مل جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہین خواجہ باقی کہان ہین شیخ فاروقی
مثل ابن نان بالی کے جو مرجاتا تو کیا ہوتا

ابہی حاضر ہے بیت اللہ کہان ابن رسول اللہ
پیادہ حج کئے پندرہ سوار جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہین بایزید حاذق کہان ہین جعفر صادق
ادب بوالحسن خرقانی سکہاجاتا تو کیا ہوتا

دل عاشق مین جو وسعت ہی زمین آسمان تنگ ہے
دل عاشق مین وہ بیچون سماجاتا تو کیا ہوتا

وہی ہی کعبہ ربی ہوا کشف نبی عربی
قبا مین کعبہ استقبال آجاتا تو کیا ہوتا

وہی ہے یوسف مصری یہان ہین چشم اب یعقوب　　حسد بہائیو لنبی اس چاہ مین نہ گرجاتا تو کیا ہوتا

وہی ہین اب حسن زندہ کہان ہین فاطمہ زہرا　　حسن کو زہر جعدہ سے نہ دلواتا تو کیا ہوتا

وہی ہین اب حسین مظلوم نبی نے حلق کو چوم　　یزید و شمر کو سنگدلی نکروا تا تو کیا ہوتا

حسین ابن علی پندرہ کئے تھے حج پیادہ پا　　مدینہ سے سوار اسپ ہو جاتا تو کیا ہوتا

ادب عزت کیئے کعبہ حسین ابن علی نے واہ　　نہ جا کر کربلا کوفہ یہان رہ جاتا تو کیا ہوتا

وہی صدیق امیر الحاج رکھا جنکے یہ سر پہ تاج　　اگر کوئی دوسرا صدیق بنا جاتا تو کیا ہوتا

کئے عثمان جو حج اور علی و مرتضی جیسا　　غلامون کو ادب ویسا سکہا جاتا تو کیا ہوتا

میرے سینہ مین جو کچھ تھا سو بٹھا اوسکے سینہ مین　　اگر سینہ نبی صدیق نہ مل جاتا تو کیا ہوتا

محبت کی نشانی ہے یہہ بوسہ حجرِ اسود کا　　عمر فاروق کے مانند چوما جاتا تو کیا ہوتا

نہ ملتے اس زمانہ مین اگر مسکین شاہ کامل۔　　مثل مجنون کے صحرا مین برہنہ تن پھرا ہوتا

نظر آتا نہین وہ گل بس اب خاموش ہو بلبل　　تیرا بیوقت چلّانا تھما جاتا تو کیا ہوتا۔

عزیز جاتا رہا تیرا پریشان کرکے دل محمود
عمر کے دل کو دے تسکین تھما جاتا تو کیا ہوتا

## ولہ

غنیمت ہے غنیمت ہے یہہ دور آخر　　پیالہ ایک دور آخر بھی مل جاتا تو کیا ہوتا

نہین ہے تختئی دل پر بجز قامت الف یار　　کرون کیا حرف اب دوسرا ابھی یاد آتا تو کیا ہوتا

بچا تو شر و فتنہ سے ہر ایک آفت بلا سے بار　　بجائے شیر کے اب شہد چکا جاتا تو کیا ہوتا

کسے تشبیہ بناتا ہے کسے تنزیہہ دکھاتا ہی　　یہہ اطلاق تعین کا اٹھا جاتا تو کیا ہوتا

معرا اعتبارات سے سدا رہتی ہے ذات اوسکی　　معرا ذات محبت گر بنا جاتا تو کیا ہوتا

نہین دیکھا کوئی معشوق دنیا سے وفاداری
اگر منہ یار دنیا سے موڑ اجاتا تو کیا ہوتا

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
اگر وحدت کو کثرت سے دکہا جاتا تو کیا ہوتا

توجہ شاہ مسکین سے عمر بھر کی وہ گرمی کو
دل محمود خنکی سے بڑا جاتا تو کیا ہوتا

مقام عاشق و معشوق خدا سے ہے محمد کا
مقام حب صرفہ تک اڑا جاتا تو کیا ہوتا

پڑا تھا خواب غفلت مین ہوبین بیہوش تجہ بین
محبت سے ذرا آکر جگا جاتا تو کیا ہوتا۔

ہے اوسکی ید قدرت مین یہ جو دل کو در پر قفل
محبت کی وہ کونجی سے کھلا جاتا تو کیا ہوتا

نہین ہے کوئی اب مقصود سوے ذات پاک اللہ
خلاصہ اللہ ہو اللہ پڑھا جاتا تو کیا ہوتا

اٹھی جب غرض ... کی تو محبت ہو وہ اللہ ہو
بس اب وہ آہ جذب و حال گھٹا جاتا تو کیا ہوتا

تیرے اس ناز استغنائی کے فرہاد کوہ سارہ
لب شیرین سے لب اپنا ملا جاتا تو کیا ہوتا

ہین شیدا اوسکا ہون دلسے وہ شیدا بھی میرا ہے
اگر سینہ سے وہ سینہ لگا جاتا تو کیا ہوتا۔

گرانمایہ عمر جاتی رہی بس ہے اوسی کا غم
اگر نعم العوض دوسری دیا جاتا تو کیا ہوتا

محمد کی برکت سے توجہ شاہ مسکین شاہ
دل محمود وحشی کو رما جاتا تو کیا ہوتا۔

تھی چودہ سو برس کی عمر نوح مشہور دنیا مین
یہہ نور احمد کا ترسٹے بڑھا جاتا تو کیا ہوتا

شروع آدم نبی سے تا زمانہ نور احمد تک
نبی ہر ایک زمانہ مین نہ آجاتا تو کیا ہوتا

زمانہ ابتدا آدم سے لیکر تا بہ نفخ صور
مبدل رنگ زمانہ کا ہوجاتا تو کیا ہوتا

وہی ہے خانقاہ مسجد وہی شہر حیدرآباد
کہان ہین پیر مسکین شاہ کہا جاتا تو کیا ہوتا

غرض جو جو کیا حق نے سو سب اچھا کیا محمود
عذر تقصیر خدمت گر نبھا جاتا تو کیا ہوتا۔

ولہ

الٰہی ایسا کب آویگا دن سفر جو بیت الحرام ہوگا ۔ کبھی تو سیر جہاز دریا کبھی تو جدہ مقام ہوگا

اگرچہ ہی جسم بودہ اسجا مگر ہی روح در حضور کعبہ ۔ سبب نقشبندی اعلی کسیدن مکہ قیام ہوگا

لبوں یثرب بہ آہ و نالہ ز چرس ناقہ بوجد لبیک غات ۔ بقافلہ رومی یا ان شامی ہمارا کسدن خرام ہوگا

کب آویگا وہ ہمارا میقات یلملم جا کر غسل کرینگے ۔ کہینگے لبیک یہہ حج و عمرہ کفن ہمارا احرام ہوگا

منا مین جا کر بہ مسجد خیف کہینگے لبیک سب محبان ۔ بروز عرفہ بر جبل عرفات ہمارا کسدن قیام ہوگا

حرم مین ہمکو لیجا دیگا کون سوا معلم علی ضوان ۔ طواف کعبہ تصدق ہونا محب کا تیار قوام ہوگا

نماز ظہر و عصر بہ نمرہ پڑہینگے کسدن سنینگے خطبہ ۔ وقوف عرفات بعد مغرب عشا کیا مزدلفہ نام ہوگا

صبح کو عید الضحی منا مین کیا سات کنکر ٹہرے شیطان کو ۔ رمی جمار بعد قربانی کھلیگا احرام حجام ہوگا

مثال پروانہ شمع کعبہ پر جان دینی ہمین بس ہر رہ ۔ فقط نہ عشق ایاز محمود زلیخا یوسف کا نام ہوگا

مجازی ہے عشق زلیخا یوسف ایاز محمود فرہاد شیرین ۔ جو خطرہ نیک آوی دلیہ محمود اوسی کا کیا نام الطام ہوگا

فراق یوسف مین چشم یعقوب ہوئی سفید اگرچہ چہل سال ۔ سونگھا دی اب بوی پیرہن کو کہ قوت جان اوداس نام ہوگا

ابکا مقنع نہ ڈال رخ پر حجاب ست کر ایاز محمود
دکھادی ابروی چشم اپنا ہلال ماہ صیام ہوگا۔

ولہ

تجلی ذاتی وصال دایم ہے لا تعین کیا نام اوس کا۔
یہہ سیر آفاق و انفسی کا بوصل عریان تمام ہوگا

تجلیات شیون ذات الہیہ سے ہے فیض سر پر۔
شہود یوسف محب میرے کا صبح سے لیکر تا شام ہوگا

اگرچہ ملک دکن وطن مین درود پہنچاتے ہین فرشتے

مگر حضور نبی مین جا کے ہمارا کس دن سلام ہوگا

فرض ہے احرام وقوف عرفات طواف کعبہ کا بس یہہ سنیو

نوین ذیحجہ عرفات جا کر بروز عرفہ تمام ہوگا۔

اگرچہ مجنون بحال مستی کنار بوسہ لیا ز لیلیٰ۔

مگر تھا عشق پاک وصل عریان کیا حال مجنون مدام ہوگا

لطیفہ سری مکان عاشق بھی ہے میقات بھی ہے کوہ طور

فنا ہو زیر قدم جو موسیٰ نہ کیون تسلی کلام ہوگا۔

نہ بندھینگے میقات انپر احرام عرب عجم عاشقان کعبہ

کہینگے لبیک تا قیامت نہ کیون یہ خانہ عظام ہوگا

ولہٗ

نشتر سے گر نہ بہانہ تھا کیا جو درد پہلو رہا یک چلہ

یہہ درد دل زخمی دل کو مرہم ملیگا کس دن آرام ہوگا

دو ہفتہ کامل گذر گئے ایدل اثر دوا کا نہ کیا محمود

دعا مسکین شاہ پیر و مرشد طبیب حاذق تمام ہوگا

جو درد ہے محمود استخوان مین ہوا ہے وہ درد رگ او

رفیق ایسا ملا ہے مجھکو قبر مین جس سے آرام ہوگا

اگرچہ فرہاد شیرین زلیخا یوسف کا قصہ مشہور ہے آفاق

مگر کہان وہ ایاز محمود کہان وہ اعلیٰ مقام ہوگا

سن تیرا سو گیارہ آج ہے ہجری یوم دوشنبہ [illegible]

وظیفہ مسکین شاہ پیر و مرشد صبح سے لیکر تا شام ہوگا

مقام محمود ماہ رجب کیا شب معراج پر لکھی ہے

سفر مبارک دو ماہ کا بس قریب ناندیڑ تمام ہوگا

اگر پیر مغان مجھ کو جو پیمانہ دیا ہوتا —
مثل مستون کے پھر میں بھی تو مستانہ ہوا ہوتا

نظر آتا اگر چہرۂ محمود لطفے تیرا
قمر شرمندہ ہو جاتا اور دیوانہ ہوا ہوتا

حریم کعبۂ دل کا مقام جائے پاکان ہے
نظر وہ شمع رو آتا تو پروانہ ہوا ہوتا

نظر آتا اگر روئے حقیقت کعبۂ دل کا
طواف خانۂ کعبہ کا مستانہ ہوا ہوتا

طریق عشق میں چستی و چالاکی کیا احسن ہے
سفر حرمین نا ہوتا تو ہم خانہ ہوا ہوتا

مسلمان عام کو وعدہ ہے ہو دیدار جنت میں
یہان حرمین میں دیدار خاصانہ ہوا ہوتا

دوکان ہے یار کی تیرے کہا میں نے صفا مروا
مثل مردہ کفن بندھتا تو مردانہ ہوا ہوتا۔

سعی واجب ہے محرم پر کہ دوڑے تا صفا مروا
توجہ کی نظر سے رقص وجدانہ ہوا ہوتا

ہی باقی جو سنتا تہا ہے وہ زمزم شراب ابرار
جو پیتا مست ساقی سے تو رندانہ ہوا ہوتا

ادب شرع شریف کا واجب بلکہ فرض عین
وگرنہ پھر کلام مست رندانہ ہوا ہوتا

حضور آگہی ہے اس طریقہ نقشبندی میں
غلام نقشبند ہوتا تو مردانہ ہوا ہوتا

محبت ہوتی گر مسکین فقیرون سے امیرون کو
تو پھر لبیک سوز انگیز مستانہ ہوا ہوتا

یقین آتا جو یہہ زمزم میں ہے تاثیر طعام
اقامت کرتا مکہ میں اور فردانہ ہوا ہوتا

قناعت کرتا نان خشک اور جامہ کہن پر گر
غنی قلب ہو کے مکہ میں غریبانہ ہوا ہوتا

ہزارون آفرین ہے مرحبا بس اہل مکہ کو۔
جو ہوتی استقامت تجہ میں مردانہ ہوا ہوتا

لب لعل و دہن شیرین سے نا چکھتا مزہ فرہاد
تو پھر مشہور دنیا میں کیون افسانہ ہوا ہوتا

دکھایا کشتگانِ خنجرِ تسلیم کا ایک ضرب ۔۔۔ ذرا دل پر جو لگ جاتا تو زخمانہ ہوا ہوتا
بگورا بابِ حق رفتند و شہرِ عشق خالی شد ۔۔۔ جہان پر شمس تبریزیست جو مولانا ہوا ہوتا
سنِ تیرا سو ایک ہجری ہتی پنجم ماہ رجب کی ۔۔۔ سفر دہلی کا نا ہوتا تو ہم خانہ ہوا ہوتا

جو لگتا عشق مسکین کا تجھے گر تیرے محمود
تو زخمی دل کا خود مرہم وہ جانانہ ہوا ہوتا

## ولہ

نہ ہوتی حبِ دنیا گر سرمو ہر ذرہ دل میں ۔۔۔ مثلِ بہلول دانا کے میں فردانہ ہوا ہوتا
حریفوں سے پیا بادہ بھی خمخانہ چھوڑی واہ ۔۔۔ ذرا قطرہ چکھا جاتا تو دیوانہ بنا ہوتا
پلاتے گر ذرا قطرہ خضر اس چشمِ حیوان کا ۔۔۔ فخر سے سر پہ میرے تاج شاہانہ رکھا ہوتا
ملے گر لقمہ ایک سگ کو نہ چھوڑے عمر بھر در کو ۔۔۔ جدا مسکین سے نا ہوتا تو فردانہ ہوا ہوتا
گناہ امرزِ رندانِ قدح خوار و نگاہ بے غفار ۔۔۔ کلام عاشق مسکین کا رندانہ ہوا ہوتا
زیارت کرنا طائف میں جو ہیں عبداللہ بن عباس ۔۔۔ تو پھر احرام عمرہ کا جعرانہ بندھا ہوتا
زیارت امہات المومنین میمونہ ہی عمرہ ۔۔۔ جو جاتا مسجدِ خیف تو دوگانہ ادا ہوتا
یلملم ذوالحلیفہ سے بندھا احرام حج عمرہ ۔۔۔ کلام لبیک مستانہ و رندانہ ہوا ہوتا
ہزاروں نکتہ باریک ہیں اس حج و عمرہ کے ۔۔۔ اگر شوق صدر ہوتا تو کاشانہ ہوا ہوتا
سنِ تیرا سو ایک ہجری کا تھا ماہ رجب اجمیر ۔۔۔ سفر دہلی کا نا ہوتا تو ہم خانہ ہوا ہوتا
کروں کیا نذر خواجہ کی ہوں مسکین بے زر و تحفے ۔۔۔ سنا کر راگ شرعی کو میں نذرانہ دیا ہوتا
سنا جو میاں مطرب میرے خواجہ کی کچھ مدح ۔۔۔ جو ملتا صاحبِ دل سے تو مستانہ ہوا ہوتا
ہوا ایک چیز ہم نانی ہے وہ مقبول کل پیران ۔۔۔ ملا دل صاحب دل سے تو پیمانہ دیا ہوتا

جسے ملتی توجہ شاہ مسکین کی فرالذت
اسے یہ عالم دنیا کا ویرانہ ہوا ہوتا

خدایا استقامت دے محبت شاہ مسکین سے
سر محمود شیدا تاج شاہانہ ہوا ہوتا

کیا فلک عشق میرا قابل مستور نہ تھا
لاک پردہ مین چھپایا نہ چھپا آخر کو
غرق دریا محبت مین کیا حب مسکین
تا وہین شرفی کہنے کا مقدور نہ تھا
عشق محمود چھپانا تجھے منظور نہ تھا
ہان محمد وہ حبیب میرے سے کچھ دور نہ تھا

قرۃ العین محمد ہے میرا نور حبیب
ہے وہ نزدیک میری جان سے کچھ دور نہ تھا

دوا خانہ جس روز امڑ جائے گا۔
سنے گا نصیحت نہ یعقوب کی
حسد سے گرا دینگے آہ چاہ مین
جدا اگر ہوا پیارے میری جان
ہے یہ ڈول بس بیٹھ رسی پکڑ۔
پھر آخر کو ہوگا عزیز مصر
قدر نہین کئے بھائی کنعان مین
ہے یہ عشق محمود یوسف کا پاک
ہے تاریخ پنجم صفر جمعرات
کیا یوسف پھر محمود کے گھر آئیگا۔
تو پھر چاہ ظلمت مین گر جائے گا۔
تجھے بھائی یہ لانڈ گا لے آئیگا۔
درم پانچ کھوٹے پر بک جائیگا
تجھے ساتھ مالک بھی لے جائیگا
مصر کا شہنشاہ تو ہو جائے گا
مصر مین کیا بھائیون کو بلوائیگا
فنا شیر وشکر مین ملجائے گا
شب جمعہ ناگو مل جائے گا

سن تیرا سو نو ہے سال رواں
۱۳۰۹ھ
اب نانديڑ مین یہ شعر رہ جائیگا

ہو تصدق تو سارے پیرونکا ۔ زلف محبوب کے اسیرون کا
ہو فنا اور بقا فقیرونکا ۔ خاص پیر اپنے دستگیرون کا
اعتقاد نیک اون سے رکھ بھائی ۔ سرمہ کر خاک پا فقیرون کا
شاہ مسکین سا پیر ہو جس کا ۔ خوف اوس کے تئین کیا امیرونکا

صدق دل سے غلام ہو محمود ۔ نقشبند خاص بے نظیرون کا

دن بدن عشق محمد مین کیا لذت دیکھا ۔ ذوق اور شوق و مستی مین کیا خلوت دیکھا
نہ ملا سینہ سے سینہ اور تیرے لب سے لب ۔ کیا شب وصل مجھ خواب مین غفلت دیکھا
روز اوّل مین قرار جیسا تھا ویسا نرہا ۔ وقت شب جاتا رہا صبح کو حسرت دیکھا
اپنا دیدار دکھادے ہو نہین مسکین غریب ۔ صحبت غیر نے سو طرح کی وحشت دیکھا
عشق محمود نکر عمر یہہ دنیا مین صرف ۔ عشق بے مایہ مین بدنامی و ذلت دیکھا
عاجزی کرنا فقیرون سے نہین جسکا خمیر ۔ دل محمود نے ایسے کے تئین کم بخت دیکھا
نبی معصوم گناہون سے ولی ہین محفوظ ۔ مست بیہوش پہ نہین شرع کیا حکمت دیکھا
جب تلک عقل ہے اور ہوش تو روزہ و نماز ۔ مستی عشق کو کیا شرع نے سرمست دیکھا
چار شخص ہو گئے محروم جلالت سے میر ۔ اب جلال عشق محمدی مین لذت دیکھا
منکر حال فقیرونکا ہے محروم از فیض ۔ عشق محمود ملا جس کو وہ قربت دیکھا
وقت بیعت کے گئے پیر نے زندہ دل کو ۔ مضغہ گوشت یہہ پہلو مین حرکت دیکھا

عشق محمود کا محمود سے پہچانا ایاز ۔ شاہ مسکین کی خدمت سے مین عزت دیکھا

پڑھ کے سویا تھا درود اور ہین کلمہ طیب
یار آغوش ہین تھا قرب کیا اقرب دیکھا

وعدۂ دیدار نبی اور خدا ہے بہشت
کی آنکھون سے یہان خواب مین رویت دیکھا

خواب مین صورت وہ یوسف کی نظر آئی تھی
اپنے مرشد کی مین صورتمین وہ صورت دیکھا۔

اور کیا صورت یوسف سے بھلا دون تشبیہ
حسن یوسف کا سنا تھا تجھے اسوقت دیکھا

شانِ بیچون کو بیچون سے ہوتا دیدار
دل کی آنکھون سے تیری شان و شوکت دیکھا

جلوہ گر تو نظر آیا میرا جی جانتا ہے
بعد دیدار تیرے پھر نہین وحشت دیکھا

آگیا یار جب آغوش ہین پھر مین نہ رہا
بیخودی نشہ و مستی ہین کیا خلوت دیکھا

گنگ ہوتی ہے زبان میری کرون کیا تعریف
عالم رویا ہین کیا شان و شوکت دیکھا

پیر کامل کا ہو جب ہاتھ کسی کے سر پر
فخر سے عرش تک پہنچا اور یہہ رفعت دیکھا

ذات بیچون معرا ہے تعین سے وری
صفت خاص ثانیہ مین رحمت دیکھا

بحر وحدت مین ہوا غرق کیا اللہ اللہ
جو ملا فیض لدنی وہ بصیرت دیکھا

خوف کسیکا نہین رہتا ہے معیت مین فرا
حال مین ثمرۂ قربت و محبت دیکھا

نحن و اقرب کا کھلا سر تھا کیا فیض بیچون
مورد فیض ہوا نفسی مین عظمت دیکھا

جب تلک ملے نہ ولایت ہوے صغرا کبرا
کھان قالب نے بھلا فیض نبوت دیکھا

وصل عریانی مین ہوتا ہے معیت کا ظہور
نام دو ظاہر و باطن مین محبت دیکھا

عقل و تدبیر سے ہوتا نہین وصل عریان
نوجوان خام عقل مین بھی علت دیکھا

قلب سے نکلے تا قالب ہے رگ و ریشہ مست
سب ہے برکت یہی جو پیر کی بیعت دیکھا۔

زن و فرزند و مان باپ کو اور جان و مال
سب تصدق کرون کیا پیر کی الفت دیکھا

حال محمود کا محمود سے ہے دنیا مین چھپا
عاقبت ہووے جو محمود تجھے حرمت دیکھا

دن بدن عشق محمد مین لطافت دیکھا
ان لطیفون مین عجائب ہنر کرامت دیکھا

یا الٰہی ہو زیارت ہمین حرمین نصیب
جو کیا حج و زیارت وہ شفاعت دیکھا

عالم خلق جدا عالم ارواح ہے جدا
عالم رویا مین کیا دل نے امانت دیکھا

بحر وحدت مین ہوا غرق کیا اللہ احد
اسم اعظم کی اب قرآن مین کرامت دیکھا

بیخودی اور فنا لاثانی ہے اسم ذاتی
مے وحدت پیا جس نے سو سلامت دیکھا

عقدہ مشکل نہ کھلا ہو گئے چالیس برس
اب ظہور خواب کا بیدار صداقت دیکھا

دل کی آنکھون سے ہے دیدار خدا کا جائز
خواب مین یار سے ملنے کی بشارت دیکھا

سنجت محمود ہے اوسکا جسے دیدار ملا
جسنے کعبہ کی و روضہ کی زیارت دیکھا

جامع الخیر ہے بس ذات میان کی ہیرے
خلق احسن ہے شجاعت و سخاوت دیکھا

نظم و نثر سے کیا کام غزل سے ہمکو
نعت احمد مین کیا محمود فصاحت دیکھا

محمد کے جو کوچہ مین گذر ہوتا تو کیا ہوتا
مدینہ مین اگر میرا بھی گھر ہوتا تو کیا ہوتا

شفیع المذنبین میرا محمد سید الکونین
اسی دنیا مین گر سب کا حشر ہوتا تو کیا ہوتا

تیرے ناز و ادا رفتار کے قربان ای پیارے
میرا وہ نازنین نازک کمر ہوتا تو کیا ہوتا

دیکھا مین چاند رجب کا تو یاد آیا مجھے مصحف
جمال روئے مصحف گر نظر ہوتا تو کیا ہوتا

غرض پیدا ہے یار اپنا نہ مسجد ہے نہ میخانہ
طرف دیوار کعبے کے در ہوتا تو کیا ہوتا

سخن شیرین شکل طوطی کے ہی گفتار تیری
اگر وہ یوسف مصری شکر ہوتا تو کیا ہوتا

تصدق اب کرون لعل یمن کو تیرے لب پے
و دندان اگر تیرا گہر ہوتا تو کیا ہوتا

ہوا مین مضمحل ایسا نمک جیسا کہ پانی مین
نماز عشق مین ظہر عصر ہوتا تو کیا ہوتا

غروبِ شمس ہوا جسوقت محمود ہوئی شامِ محرم
اگر اس وقت پر شیخ عصر ہوتا تو کیا ہوتا

محبت کے ہین کیا آثار کبھی ہنسنا کبھی رونا
محو گریہ ہو ہنسی ہین ضرر ہوتا تو کیا ہوتا

سنِ تیرا سو چودہ تہا سنِ ہجریکا ای محمود
ربیع الاول مین اپنا ہی سفر ہوتا تو کیا ہوتا

اگر ملتی ذرا خاکِ مبارک قبرِ اطہر کی
دماغِ روحِ جان کے تئین عطر ہوتا تو کیا ہوتا

دوا ہے سب شفا مطلق دیارِ احمدی کی خاک
یقین دل سے اگر کحل البصر ہوتا تو کیا ہوتا

حبیبِ نور احمد کا سرو کیا نخل قامت ہے
سر و شجر نخلِ خرما کو ثمر ہوتا تو کیا ہوتا

برکت ہے میرے اس خانۂ دل مین اسکی لب
میرے پر فیض باران کا ابر ہوتا تو کیا ہوتا

تنِ عریان تھی بارہ برس سے آہ نجانا کوئی
نظر غیرون سے پردہ مین ستر ہوتا تو کیا ہوتا

نہین ہے عشق کے حرفون مین ضم تشدید اطبا
اگر باطن کے تئین زیر و زبر ہوتا تو کیا ہوتا

جو ہوتا معتکف چالیس دن باب السلام اوپر
تو پھر چالیس چلو نکا ثمر ہوتا تو کیا ہوتا

وطن ثانی نہ تھا مین ہوتی تسلی دیکھکر ہردم
اگر حجرہ مدینہ کا مسخر ہوتا تو کیا ہوتا

مبارکباد مین دیتا لگاتا اپنے سینہ سے
تولد نورِ حبیب احمد پسر ہوتا تو کیا ہوتا

طلب ہوتی اگر صادق نہ کیون ہوتا فنا فی الشیخ
توجہ مین تیرے ہردم اثر ہوتا تو کیا ہوتا

غرض نعتِ نبی ہے نا ردیف و قافیہ موزون
قصیدہ نظم محمود اثر ہوتا تو کیا ہوتا

دعا محمود اب مانگ لے کہ مسکین شاہ ہو راضی
تصدق جان اور یہ مال نذر ہوتا تو کیا ہوتا

یارب دکھاوے روضہ تو پیران پیر کا
اور کربلا مین شاہ شہیدان شبیر کا

اب ہوئیگا وہ دن کہ مین جاؤنگا نجف
دیکھونگا جلوہ آنکھون سے شان امیر کا

ارشاد میرے پیر کا ہے لاتخف مرید
دامن نہ چھوڑنا تہہ ہے پیران پیر کا

بیہوش ہے مرید مثل طفل شیرخوار
جون چوستا ہے سینہ سے فیضان پیر کا

محتاج ہین دعا ہی کے دنیا کے بادشاہ
کیا مرتبہ ہے اللہ رے سلطان فقیر کا

کیا غم ہے اوسکو جسکو مدد ہو وے دستگیر
ہے سر پہ سایہ مہر درخشان منیر کا

گر رنج ظاہری سے ہون اس سال نصیب
باطن سے خیمت ہون دور یہ احسان ہے پیر کا

ہوتا ہے فتح باب فتح کعبہ حرم
کیا داخلہ ہے عام اب سلطان فقیر کا

ہوتی دعا قبول ہے حجاج زایران
کیا خوب جلوہ ہوتا ہے شان قدیر کا

ہو خاتمہ بخیر میرے پیر کا اے رب
محمود پر بہت سا ہے احسان پیر کا۔

مبارک اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کرنا
ابوبکر و عمر عثمان علی اور فاطمہ حسنین
سب انصار مدینہ اور مہاجر اہل مکہ کے
الٰہی از طفیل اسم اعظم اور ابراہیم
ہے کیا تعویذ جان میرا یہہ اسم نقش اللہ ہو
بحق نقشبند خواجہ بہاؤ الدین بخارا کے
جناب غوث اعظم کے وسیلہ سے دعا کرنا
بحرمت خواجگان چشت کہ فیض عام ہے جنکا
بحق نجم الدین کبرا سہروردی طریقے کے
وسیلہ سے بزرگون کے دعا مقبول ہوتی ہے

اب اس سردار عالم کے وسیلہ سے دعا کرنا
اب اہل بیت کاظم کے وسیلہ سے دعا کرنا
صحابہ عدی حاتم کے وسیلہ سے دعا کرنا
اب موسیٰ عیسیٰ مریم کے وسیلہ سے دعا کرنا
اب ہوا اور آدم کے وسیلہ سے دعا کرنا
نگینہ شرع خاتم کے وسیلہ سے دعا کرنا
اب اون کے خاص خادم کے وسیلہ سے دعا کرنا
معین الدین چشتی کے وسیلہ سے دعا کرنا
اب اس شیخ معظم کے وسیلہ سے دعا کرنا
امام اعظم معظم کے وسیلہ سے دعا کرنا۔

| | |
|---|---|
| گناہ کرکے کیا توبہ تو وہ توبہ نصوحا ہے | اب اس عاصیٔ نادم کے وسیلہ سے دعا کرنا |
| شب معراج بستہ ہفتم زمین و آسمان پرنور | براقِ نازنین سُم کے وسیلہ سے دعا کرنا |
| پکڑ کر دامنِ کعبہ لگا سینہ بہ ملتزم | علی رضوان معظم کے وسیلہ سے دعا کرنا |
| وسیلہ ہے شفاعت کا قیامت میں میزابکا | محمد عربی ہاشم کے وسیلہ سے دعا کرنا |
| ہوا ربہ بلا سخت کے شر سے بچا یارب | رضا تقدیر مبہم کے وسیلہ سے دعا کرنا |
| رکن ہیں چار کعبہ کے یمانی اور عراقی شام | اب حجر اسود اکرم کے وسیلہ سے دعا کرنا |
| رکن ہیں چار کعبہ کے گویا طناب خیمہ کے | ستون حنان مکرم کے وسیلہ سے دعا کرنا |
| شراب ہے اولیا کی بس یہ پینا آبِ زمزم کا | شب عاشورہ محرم کے وسیلہ سے دعا کرنا |
| دعا کرنا دعا کرنا بعجز و انکساری سے | وہ صدر بحر قلزم کے وسیلہ سے دعا کرنا |
| دعا مقبول ہوتی ہے خصوصاً ماہ رمضاں میں | ہجرت شہر عاصم کے وسیلہ سے دعا کرنا |
| سن تیرا سو ہے پندرہ ستر دیں ماہ رجب کی | اب ابراہیم ادہم کے وسیلہ سے دعا کرنا |
| محب محمود کو یارب نکر رسوا و دین میں خوار | شہ مسکین کے ہمدم کے وسیلہ سے دعا کرنا |

خدا اگر عاقبت محمود بحق مسکین شاہ میرے
اب وہ خیراتی میاں کے وسیلہ سے دعا کرنا

| | |
|---|---|
| یعقوب جو یوسف کا طلبگار نہ ہوتا | محمود عزیز اوسکا خریدار نہ ہوتا |
| پھرتا نہ کبھی کوچہ و بازار بہ نا دیٹر | مجنوں کے مثل دشت و کوہسار نہ ہوتا |
| ملتا نہ کبھی خاک و گو کو سے یہ رو کو | گر خوف ادسے کفر و زنار نہ ہوتا |
| یہہ نفس بہرا بت ہے کیا آہ ماہ واحسرتا | مشکل تھا اگر پیر مددگار نہ ہوتا |
| ہار ہوتا گلے بیچ اور نہ یا تیں نتی | صحبت سے خوش دس گل کی اگر خار نہ ہوتا |

یہ کفر طریقت سے محبت کا ہے جذبہ
پہر فرق یہ خاص عام مین زنہار نہوتا

عامونکی شرع سے ہے کئی درجہ وہ بہتر
اسلام حقیقی سے خبردار نہ ہوتا

ہے معتکف یار کی دہلیز پہ تسکین
رمضان نہ ہوتا تو یہ بیدار نہ ہوتا

تہا وصل یہ عریانی کسی نے نہ پہچانا
کیا شرم وحیا ستر و تلوار نہ ہوتا

تہی حالت احرام مگر فرق قمیص کا
میقات یلملم سے کیا مین پار نہوتا

منزل مین محبت کے کہان قرب ودوری
ہوتی نہ محبت تو یہہ اقرار نہ ہوتا

طرفین کی محبت کا نہ ہوتا جو گواہ آپ
یہہ ناز و نیاز اور یہ اصرار نہ ہوتا

توبہ کیا توبہ کیا توبہ ہوئی شکستہ
عاصی جو مین نا ہوتا تو غفار نہ ہوتا

رمضان کے مہینہ کی دعا تیر ہدف ہے
ہوتا نہ قبول روزہ تو افطار نہ ہوتا

گر عشق نہ ہوتا وہ غم عشق نہ ہوتا
یہہ گفت و شنود اور یہ گفتار نہوتا

کیا عمر یہہ دنیا مین کیا عمر کو برباد
ہوتا نہ خراب اتنا جو انکار نہ ہوتا

کیا پیر مکمل سے مسکین شاہ مولا
ہوتا نہ فضل رب تو یہ سردار نہوتا

نہ ہوتا حبیب نور محمدؐ جو یہ نادیدہ —
محمود کو پہر کس سے سروکار نہ ہوتا

عشق خلوت مین تہا آخر سر بازار ہوا
ایک عالم میری حالت سے خبردار ہوا

لیلی مجنون کا ہے قصہ یا زلیخا یوسف
عشق مین شیرین کی فرہاد کیون کوہسار ہوا

عشق اور مشک چھپانے سے کہین چھپتا ہے
لاکہہ حجرے مین رکہو طبلۂ عطار ہوا

رخ دیکہا اپنا ذرا اور اٹہا دے مقنع
جامۂ زندگی بس تن پہ گرانبار ہوا

ایک لحظہ نہ جدا یار وفادار سے ہو
وقت سختی و مصیبت جو مددگار ہوا

یار دنیا سے وفائی نہین دیکھا کوئی - امتحان کر کے زمانہ کا مین ہوشیار ہوا

کس مین طاقت ہے کرے وصف امام اعظم سو دفعہ خواب مین رب کا جسے دیدار ہوا

برس چالیس تک ایک وضو سے زعشا کیا نماز فجر پڑہی کیسا یہہ سردار ہوا

ایک قرآن کا ختم ایک دوگانہ مین کئے ساٹہہ قرآن کبار مضان مین اسرار ہوا

کیا نکلتی ہے زبان سے وہ انا الحق کی صدا سر منصور اسی واسطے بر دار ہوا -

رند مستونکا ہے مقبول سبہی حال وقال مئے وحدت جو پیا اوسکا رب غفار ہوا

ایک زبان اور قلم دونون ہین تیر و شمشیر کیا ہوا ظاہر الو ہے کا نہ ہتیار ہوا

جانئے چون کی خبر جسکو نہ ہو ہے مجذوب حالت جذب مین کیا حال نمودار ہوا

عاشق نام محمد کو نہ چہیگی دوزخ نفس شیطان سے گر لاکہہ گنہگار ہوا

ہوئی اسی وسیلہ سے اسی نام کے آدم کی نجات توبہ مقبول ہوئی کیا یہہ استغفار ہوا

غرق سے نوح کی کشتی کو نکالا کس نے نور احمد میرا ہر جا کے مددگار ہوا -

شر سے نمرود کے بچنے کا سبب تہا سو تہا شعلۂ نار ابراہیم پر گلزار ہوا -

گل نہ ہوویگا قیامت تک چراغ محمود
جس نے افروختہ کی وہی نگہدار ہوا

ظلمت چاہ سے یوسف کو نکالا کس نے نام احمد میرا ہر جا کے مددگار ہوا

کسکے صورت کی تہی عاشق وہ زلیخا یعقوب حسن یوسف کا عزیز آپ خریدار ہوا

نور احمد کے تئین دیکہتے ہی سجدہ کیا فیل محمود ابابیلون کا چہکار ہوا -

کون ایسا ہے مہربان کہو مثل خلیل کیا ذبیح اللہ پہ خنجر کا کہین وار ہوا

جسکے ہتی نام کی برکت تہا وسیلہ کسکا غسل صحت کے سے گئے ایوب جو بیمار ہوا

نہ ملا عاشقِ صادق کوئی آہ مثلِ ایاز
مرضِ عشق سے محمود اب بیمار ہوا

زاہدِ خشک کو معلوم ہے کیا میرا حال
کیون مین محرم ہوا اور سر پہ یہ دستار ہوا

امتحان کرنا فقیرون کا ضرر ہے تیرا
امتحان کل سے نہ کر گر میان ہوشیار ہوا

فیض ملتا ہے اوسی کو ہو جسے نیک گمان
ظنِ بد سے کوئی دریا کے نہین پار ہوا

لحنِ داود کی حاجت ہے مزامیر کی کیا
نغمہ مطرب میرا جس دن سے کہ فرار ہوا

نقشبندی ہون ریاست بھی ہے نقشبندی
پیشوا پیر میرا خواجۂ احرار ہوا

آلِ ارواح خفی اور وہ اخفی نفسی
ہر بنِ مو میرے قالب کا سلحدار ہوا

توبہ صد بار کیا توبہ نصوح ہوئی نہ نصیب
نفسِ امارہ کے اب ہاتھون سے لاچار ہوا

پاک جبلِ نور ہے پر نور اور وہ غارِ حرا
شقِ صدر سورۂ اقرا سے پر انوار ہوا

ذبحِ نفس اگر آج منا مین بھی ہو جو
دستِ محبوب سے ذبح نہ ہو مردار ہوا

حق و باطل مین کیا فرق چراغ محمود
زورِ ایمان سے دیجور کیا در نار ہوا

تشنہ لب عاشق سکین ہو تشنہ صادق
آبِ زمزم سے وہ سیراب و سرشار ہوا

دنیا مند سے گیا اوسکو ہی خوف گرگان
جو جدا چمڑہ ہو جاندار سے مردار ہوا

عاشق شرع اٹھاتا ہے عقل کا جامہ
جام ساقی نے پلائے ہی مین سرشار ہوا

عقل چیز نہین ہے اس جائے فلاطون زبان
درد پہلو کا نہین عشق کا آزار ہوا

وقت سختی کے مدد کرتے ہین پیران کبار
پیر پیران شہ جیلان میرا انصار ہوا

جو کہ آزاد ہو دنیا سے نہین وہ قیدی
حال مین عشق و محبت کے گرفتار ہوا

پیر سلطان ابراہیم کے قربان جاتا
عشق احمد مین وہ کس طور سے سرشار ہوا

عاجزی اور اطاعت کیا ایسی وہ ایاز
آپ محمود ہوا آپ ہی سردار ہوا

پھر مسکین نا کے دامن کو ہین پکڑا جب سے
دل قوی ہوگیا قالب بیزار نگدار ہوا

آتش عشق سے ہے محمود قیامت تک تیز
ماسوی اللہ کو جلا یا تو وہ دلدار ہوا

کیا مبارک ماہ ہے رمضان کا
ہے تراویح اور ختم قرآن کا

روزہ داروں کے لیے ہین دو خوشیان
وقت افطار اور لقاء رحمان کا۔

جب سے دیکھے چاند رمضان مومنان
ہے بشارت قید ہے شیطان کا

کھل گئے دروازہ جنت صایمو
جاؤ جنت باب ہے ریان کا۔

سرد ہو گئی آتش دوزخ ہے فضل خدا
بند ہوا دروازہ اب نیران کا

شاہ مسکین کی توجہ سے ہو بس انجام خیر
کھول یارب عاصیون پر باب غفران کا

کیا مبارک ماہ ہے محمود یہ
وصف رمضان کی لکھے امکان کیا انسان کا

کیا مبارک نام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
حل مشکل کام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

بادشاہ ظالم نے پھینکا تہا کسی خادم کے تئین
غصہ ہوا از بام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

وقت گرتے نکلے پکار اے گناہ ہون نقشبند
دست غیبی تھام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

خواجہ ایک سے مسخری کرتے تھے مل اوباش چند
کیون نہین ہے ریش خادم خواجہ بہاؤ الدین کا

دل تنگ ہو کر پکارا اوڑہی نکلی آنکھین
کیا ننگ نام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

اوسکو مجنون مت کہو جو عشق مین مجنون ہوا
مرض عشق انعام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

اولیاء اللہ کی منکر کرامت کا جو ہو
حجت و الزام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

جسکو کہتے ہین محبت ہے وہ عشق احمدی
کیا لبالب جام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

چودہ دن تک سر بسجدہ رکھکر مانگی ہین دعا
کیا نشان اتمام ہے خواجہ بہاو الدین کا

جس نے دیکھا چہرۂ انور کو شیدا ہوگیا
کیا رخِ گلفام ہے خواجہ بہاو الدین کا

ہے مقام اول فنا فی الشیخ طالب کو ضرور
بے نشان انجام ہے خواجہ بہاو الدین کا

بیقراری نالہ زاری آہ پہلے پھر سکوت
فیض کئی اقسام ہے خواجہ بہاو الدین کا

جب تلک جلتی ہے لکڑی آگ مین تھی کو تہی
اب فنائے تام ہے خواجہ بہاو الدین کا

کیا فنا لکڑی ہوی کہ خود وہی آتش بنی
بحر فیض انجام ہے۔ خواجہ بہاو الدین کا

جامع الخیرات ہین میان محمدؐ کے غلام۔
تاج فضل انعام ہے خواجہ بہاو الدین کا

بے مدد مرشد کے کچھ ہوتا نہین محمود بس
ہمکو اعتصام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

ذکر اسم ذات کر اللہ ہو اللہ دل سے تو
فیض خاص و عام ہے خواجہ بہاو الدین کا

سات پشت بخشائی جائینگی اکی اگر جو
قرب حق اتمام ہے خواجہ بہاالدین کا

ہے حضور قلب ادنی خادمونکو تبین نصیب
لوح دل پر نام ہے خواجہ بہاو الدین کا

ہے مرید ادنی کے تئین اذن شفاعت کو بھی
کیا مرید فرجام ہے خواجہ بہاو الدین کا

مشرق و مغرب تلک پہونچا طریق نقشبند
فیض روم و شام ہے خواجہ بہاو الدین کا

عاشقون کو بس ہے لذت ذکر اور شغل کی
دلمین ارلتام ہے خواجہ بہاو الدین کا

بنصر و خنصر ہو یا وسطی سبابہ ہو مگر
حلقہ ابہام ہے خواجہ بہاو الدین کا

عالم ارواح مین دوری و نزدیکی کہان
قرب القیام ہے خواجہ بہاو الدین کا

سچ ہے بیچون جیسی ہے ویسا ہے قالب بھی لطیف
الطف اجسام ہے خواجہ بہاو الدین کا

ہے ریاست اس دکن کی نقشبند احراریہ
کیسا انتظام ہے خواجہ بہاو الدین کا

یا الٰہی رکھہ سلامت بادشاہ محبوب کو
خادمِ خدام ہے خواجہ بہاوالدین کا

جو فنا فی الشیخ ہووے بس وہی محبوب ہے
وہی دل آرام ہے خواجہ بہاوالدین کا

بے ریاضت سب کو کرے فضل شامل حال ہے
کیا طریق آرام ہے خواجہ بہاوالدین کا

اب مدد محمود کی کرنا خدا کے واسطے
پیر پیران نام ہے خواجہ بہاوالدین کا

شوق کوئے نے کیا ہم کو دیوانہ اپنا
کیا نصیبہ ہے اگر ہووے جو جانا اپنا

بسبب حبِ ملکین کے ہے مکان کے الفت
کیون نہ محبوب ہو محبوب کا خانہ اپنا

ورنہ وہ ذات صحرا یہ سرابِ آب نما
کہین عنقا بھی بتاتا ہے نشانہ اپنا

عام ہو من کو کہا سنگ و گلِ بیر امکان
خاص کو قلب سے سمجھا یا ٹھکانا اپنا

قلب کو قلب نہ جانو نہ ہے وہی قلب صحیح
ذات بیچون نے کیا جس مین سمانا اپنا

کسی قالب کے کرے ذکر نفی غیر کی ہو
لیک مقصود ہو محبوب وہ پانا اپنا

کھان اخفی ہے وہ خورشید جہان تاب مگر
نفس شب پرنے یہہ پہونکا ہے فسانہ اپنا

دشتِ پرخار بھی گر ہووے وطن کا روح کو
نقلِ گلزار دکھاتا ہے سہانا اپنا

مرضِ باطن کے گرفتار کو چاہتا ہے طبیب
معالجہ روح کہو کس سے کرانا اپنا

باب اسلام سے داخل ہو حرم مین اول
رہنما کوئی منطوف کو کرانا اپنا

کیا ہے اسلام کہ ہو شرع محمد کا مطیع
حکم مین اسکے یہان سر یہ جھکانا اپنا

جسکا معشوق ہو جس جائے وہی جا کعبہ
کعبۂ دل سے تصور یہہ جمانا اپنا

الف احمد کے بجا میم محمد کی رکھتا
میم معشوق سے پردہ کو اٹھانا اپنا

دوست جبتک نہ ملے شوق ہے اوسکی گھر کا
مئی الفت جو پلاوے تو ہو جانا اپنا

حق الفت نہ ملے پیر مکمل کے بغیر
دامن پیر پکڑ چھوڑ بھلا نہ اپنا

گنج قارون ہے سینہ مین یہہ سکین کے مخفی
ذکر اللہ ہو یہہ اللہ ہے خزانہ اپنا

گفتگو اس سے ہماری ہے جو ہمراز ہے
کام کیا اس سے سخن جسنے نہ جانا اپنا

نعت احمد جو قصیدہ مین لکھا ہے محمود
پھول ایک باغ مین گویا ہے لیجانا اپنا

ہے کمین گاہ مین اس کعبے کے راہزن بدوی
کیسہ نقد عمر ہان نہ گنوانا اپنا

قافلہ سات چلا جا نہ ہو تنہا راہ مین
تشنہ صحرا مین نہ حلقوم کٹانا اپنا

سیر آفاق مین آفاقی کو آرام کہان
سیر انفس مین نہ کیون دل یہہ رمانا اپنا

جبکہ بیعت ہوی مملوک ہوا مالک کا
اب وہ مختار ہے چاہے کرے مولا اپنا

قطرہ قطرہ سے بھی ہوتی ہے کہین پیاس کم
جام اے ساقی تو بھر بھر کے پلانا اپنا

تشنہ لب عاشق مسکین کو تا ہو تسکین
ظن عبدی کے سبب حق کہا خانہ اپنا

دشمن جان تو کیا بلکہ ہین دشمن ایمان
نفس شیطان سے ایمان بچانا اپنا

نور سے میرے ہے تو نور سے تیری ہین سب
عرش و لوح و قلم روز ستانہ اپنا

پہر تو نور سے احمد کے کیا ظاہر جب
ہوا ظاہر تو کہا رخ نہ چھپانا اپنا

پیشتر نور کو نو لاکھ برس دنیا سے
سیر کردہ آثار ہا راز نہانہ اپنا

نور سے اوسکے بنی جنت و دوزخ کرسی
نام جب مین نے لکھا عرش پہ اوسکا اپنا

روز میثاق مین آدم سے نبی مرسل تک
نکتہ ایجاد دو عالم کا سنانا اپنا

جس زمین پہ آگر آوے میرا اچھا پیارا
سب کو لازم ہے کہ سردار بنانا اپنا

سن چکے جبکہ یہہ تعریف تمامی مرسل
عرض کی سب نے کہ ہے بار خدایا اپنا

کی فرشتون نے بھی ایسی ہی تمنا زاری
بلکہ جبرئیل نے سر تاج بنایا اپنا

نعتِ احمد جو سنا اوسکو ہوئی بے تابی
غائبانہ کیا احمد سے نے دیوانہ اپنا

عشق مین تیرے ہوئے لاکھون کروڑون بے تاب
مثل موسیٰ کے گریبان کو پھاڑا اپنا

اونکی تعریف مین توریت زبور و انجیل
اور قرآن بھی آخر مین اوتارا اپنا

آتشِ عشق سے بس دل یہ جلانا اپنا
یہی اعلام ہے بس سب کو سنانا اپنا

حجرِ اسود ہے وہ کیا بات ہی وہ بیت الست
دستِ محبوب پہ بوسہ یہہ لانا اپنا

جبلِ عرفات ہمیشہ ہے یہ صحبت سے کھان
دامنِ پیر پکڑ چھوڑ بہانہ اپنا

پیر نے پیر دکھایا کہ وہ دریا تھی عمیق
اوسی دریا نے مجھے بوند چکھایا اپنا

غرق ہے نور مین احمد کے وہی میکش شاہ
مجھے بے دام غلام اوس نے بنایا اپنا

نام لیوا تیرے محبوب کا ہے یہہ محمود
جیسا محمود دکھا ویسا بنانا اپنا

جب جبلِ مفرح سے مدینہ نظر آیا
اوس گنبدِ خضرا کا نگینہ نظر آیا

آئی ہے محبت کیا مجھے جبلِ احد سے
عاشق ہے نبی طور دو سینہ نظر آیا

بس دیکھہ لیا عرشِ برین روئے زمین پر
جب منبرِ نبوی کا وہ زینہ نظر آیا

کیا ابر وہ رحمت کا برستا ہے شب و روز
بس خیمہ فلک کا یہہ شمینہ نظر آیا

الماس و جواہر کو مین قربان کرون اُس پر
اوس رحمتِ عالم کا دفینہ نظر آیا

کیا سنگ و زمرد کی بھی ہے قدر و قیمت
انگشتری گنبد کا جو سینہ نظر آیا

لیا لعلِ بدخشان پہ پڑے نظر تہہ کی
لاقیمت جواہر کا دفینہ نظر آیا

جس منبرِ نبوی پہ پڑھا جاتا ہے خطبہ
بس عرش بریں کا گویا زینہ نظر آیا

ہر روز ہے رمضان و ہر شب ہے شبِ قدر
کیا خوب مدینہ میں یہہ جینا نظر آیا۔

ہر ایک حسین پیر و جوان اہلِ مدینہ
کیا مثل حلب آئینہ سینہ نظر آیا۔

جس کوچہ میں جاوے تو بس خوشبوئے عطرِ گل
اوس خوئے محمدؐ کا پسینہ نظر آیا

جنت بقیہ کی ہر ایک قبر ہے پر نور
زندہ دل و با فیض دفینہ نظر آیا

وہ مرتبہ ہے میرے رسولِ عربی کا
افلاک شبِ معراج میں زینہ نظر آیا

جس دل میں محبت نہ ہو بوبکرؓ و عمرؓ کی
پہچان لیا دل وہ کمینہ نظر آیا۔

سن بارہ سو نود کے اوپر آٹھ تھا جس وقت
دن پیر تھا عاشورہ و مدینہ نظر آیا

جوز پیر قدم پیرِ مکمل کے رکھے سر
لاموت عجب دنیا میں جینا نظر آیا

محمودؔ تو یہ چھوڑ دے دنیائے دو روزہ
کر شکر مدینہ کا خزینہ نظر آیا

کس نے محبوب کے دیدار کو روکا آہا
کیا سگِ نفس نے اوس یار کو ہوکا آہا

شہوتِ نفس کی کیا ہو گئی آتش غالب
نیا کیوں ہو گیا یہہ نعرۂ ہوکا آہا

یار بھی اپنا بھلا کس سے خفا ہوتا ہے
نفس کافر نے دیا گیا یہہ دھوکا آہا

سر سو فرق نہ تھا عاشق و معشوق میں بس
ذات بیرنگی کو کیا فرق ہے مو کا آہا

رنگ بیرنگی کا جامہ نہیں پہنا و لیس
وصل عریانی میں کیا فرق ہے دو کا آہا

یہہ دہ رنگ خط ہے بیرنگ رخِ عاشق پہ
آتشِ عشق سے کیوں دم کو نہ پھوکا آہا

تجنے معشوق ہیں دنیا کے تو مونہہ اتنے موا
بیوفا یار کے کیوں مونہہ پہ نہ تھوکا آہا۔

دستِ ساقی میں لیا لب ہے ہمیشہ ساغر
مے ساقی نہ چکھا دل جو تھا روکھا آہا

جسکا عاشق ہے خدا تو بھی ہوا اوسکا عاشق
شیخ ہین فانی ہو کیون راہ کو چھوڑکا آہا

شاد ہے عشق ہین اب آہ کیا عمرِ محمود
چھوڑ دے عشق ہین جو رنگ ہے بو کا آہا

شاہ مسکین سا اب پیر ملے تجھکو کھان
کیون نہ دیدار کا اُن کے ہوا بھو کا آہا

عمرِ دنیا ہے کیا عشق سمجھے محمود ا
کیون نہ دیوانہ ہوا پیر کے رو کا آہا

در دین کعبہ کے گر آج نہ سوتا ہوتا
شبِ عرفات کو غفلت ہین نہ کھوتا ہوتا

کیون نہ احرام بندہا آٹھوین تاریخ حج کا
زیرِ میزابِ حطیم آج جو ہوتا ہوتا

جامۂ تن کو کیا میلِ گناہ سے کالا
آبِ زمزم سے اگر پاک جو ہوتا ہوتا

پانی زمزم کا ہے کیا آب ہے وہ رحمت کا
فیضِ رحمت سے یہہ قالب کو جو دہوتا ہوتا

حاجیون کا ہے کفن نام ہے اوسکا احرام
چاہِ زمزم ہین اگر اوس کو بھگوتا ہوتا

حج وہ نعمت ہے کہ ہر قدم پر ستر نیکی
کیسۂ نقدِ عمر آج نہ کھوتا ہوتا

جبلِ عرفات کا ہے چھوٹا شالِ کوہِ طور
جبلِ عرفات سے گر دور نہوتا ہوتا

ولکی دریا ہے عجب موجزن استغنا
عاجزی لا کے نظر بار تا غوطہ ہوتا

بچہ روتا نہیں جب تک نہین مان دیتی شیر
نعرہ چہہ لاکہہ و حجاج کا ہوتا ہوتا

ذوقِ مسجودِ اللہ خانۂ کعبہ ہوتا
ذاتِ مسجود لہ ہین کوئی ڈوبا ہوتا

عشق محمود اگر ہوتا تو مجنون بنتا
لیل عرفات کو غفلت مین نہ کھوتا ہوتا

گر پڑہا ہوتا درود روز جمعہ ہی سو بار
غم دنیا سے ہوا آزاد بس چھوٹا ہوتا

نوین دیکھے ہے وقت خاص وقوفِ عرفات
ظہر سے تا بغروب آج جو ہوتا ہوتا

سر کہلا آج ہے جہہ لاکہہ سے معمور عرفات — مانگتا جلد دعا دست نہ کوتاہ ہوتا
عاشق کعبہ کا انکار نہ ہوتا حاشا — عشق کعبہ کا اگر دل ہین جو ہوتا ہوتا

اہل ناندیڑ دعا گو ہے تمہارا محمود
ناتوان بات محبت سے کیا موٹا ہوتا

غیر حق کس سے دل لگانا نا — اپنے ہمدم سے مونہہ پہرانا نا
طالب مولا از ہمہ اولے — طالب حق سے باز آنا نا
لا الہ کے بعد ہے الا ہو — ذکر کلمہ کا کیا سکہانا نا
اللہ اللہ ذکر قلبی کو — عاشقون کے سوا بتانا نا
نور یوسف ہے تو اے میری جان — غیر کو حسن یہہ دکہانا نا
اوٹہہ گیا غیریت کا پردہ اب — عمر کو رائیگان گوانا نا
سر سری ہت سمجہہ محبت کو — آہ یہہ راز تونے جانا نا
پڑہ کے اعوذ اور بسم اللہ — نفس شیطان کو کیا بہگانا نا
حسن ظن ساتہہ ہو در حضور شیخ — سہو ظن ذرہ دل مین لانا نا
با ادب رہنا اور نہ کرنا کلام — شوخی گستاخی پیش لانا نا
لاکہہ طرح سے ہو خفا محبوب — عاشق دامن سے دست چہٹانا نا
ایک ساعت کی صحبت مرشد — ہے وہ اکسیر قدر جانا نا
در محبوب پر رکہے جب سر — جان دنیا پر سر اوٹہانا نا
آپ مرنا یا پیر کا ہو وصال — اوسکے در سے قدم اوٹہانا نا
جب تلک جان سے نہ ہووے ہاتہہ — جان جانان سے فیض پانا نا

نہین مرتے ہین زندہ دل پیران　　خاص مظہر شہید جانا نا
خون شہدا کا پاک ہے بیشک　　اونکو غسل اور کفن پہنانا نا
بے شرع پیری اور مریدی کو　　دل محمود نے آہ مانا نا
اے دل سنگ ایک رنگ ہوجا　　رنگ دوہی کا آہ جانا نا
ایسا یوسف کہ چاند ہو شرمندہ　　چاہ مین بہائی تو گرانا نا
رونا بے اختیار ہے یعقو با　　درد یوسف خدا دکہانا نا
باپ بیٹے ہین عاشق و معشوق　　بہائی اس راز کو تو جانا نا
وصل عریانی ہووے جبکو نصیب　　خوف مخلوق سے ڈرانا نا
عشق پاکون کا پاک ہے اے رقیب　　بدگمان ہوکے زخم کہانا نا
گرچہ ظاہر عقل مین نہین آتا　　باطنًا نفع کیا دلانا نا
ست نظر کر خطا پہ عاصی کے　　اے مرے نور چشم جانا نا
سن تیرہ سو دس ہے ہجر النبی　　کیا دعا لکہہ کے دل رمانا نا
دل مسکین ہے نازک اور لطیف　　شاہ مسکین کا دل دکہانا نا

عیش ابدی ملے تجہے محمود
دامن پیر چہوڑ جانا نا

ردیف ب

پلادے ساقیا مجھکو مئی خمخانۂ یثرب　　پیا جو مین شراب اس جا طہور او نہا ملیکی کب
ہم آغوشی و ہم بستر یہی وحدت ہے یک رنگی　　یہی ہے وصل عریانی فہم یوسف نہین اُو کب
عرس کو ہر برس جاتا قدمبوسی پیر ہو آتا　　ملی آج جان روح سے بس فنائے تامہ ہے اب
اسی تاریخ بست و پنجم جمادی الاول جاری　　پڑا تہا خواب کیا محمود تہی لیل جمعہ نصف شب

قریب سینہ کے تہا اور لب پر تہا قفل ایسا  
مزا تہا خواب کے اندر چکہی لذت زبان وہ سب

ملا یا مونہہ سے مونہہ اپنا پیر محبوب نے در خواب  
سنو بادام او عشق اپنا دیا مجہکو ہے احسان سب

پیر کے بازو سے تہا ایک یار براہیم نام ہے جسکا  
وہ قسمت پیر و یار دسکو ادا کیا شکر ہوگا رب

عشا سے تا فجر کس سے تہا مین کرتا ہوا با مین  
سنا تہا شب کا رتبہ کیا وہی ہے شب قدر یا رب

قدر دان شب قدر کے ہین وہی مسکین شاہ محمود  
چہپا آب حیات ظلمات مین دیجور کی ہے شب

این بگفتم من بگفتم وقت خوش یا عندلیب  
از نسیم حب شگفتہ مثل گل دل اے لبیب

راز پنہان آشکارا می شود بے اختیار  
می کند گارو نداند از فراز و نشیب

غم نشینی می شود در لہو لعب ہشیار باش  
بشل شب کن راز داری سر خود را از رقیب

از طبیب ظاہران این مرض باطن بہ نہ شد  
صحبت وصل ہست دوا دیدار پیران چو طبیب

کس نداند حالت محمود را جز شیخ او  
دہ بشارت از مراقب نحن اقرب ای قریب

یا الٰہی آن چہ دادی عشق و الفت را بما  
دوستان خاص ما را ہم بکن تو بے نصیب

در جمعہ وقت ظہر جا تے برمن شدہ  
از فضل شد جسم ما را لذت بجید نصیب

ہفتم ذی قعدہ نود سہ والف مائتین  
سال ہجری می بود این را کنی تو چون حبیب

بے توجہ شاہ مسکین کار محمود حل نہ شد  
حل مشکل کن بحق شاہ مردان اے مجیب

پیر مسکین شیخ ہندی نقشبندی آفتاب  
ہست در ملک دکن قطب زمان عالیجناب

یا الٰہی سنیان را دہ تو حب اہل بیت  
نجم آسا کل صحابہ عاشقان بر ماہتاب

حضرت بوبکر و عمر عثمان و حیدر نام دار  
این چہار اوتاد خیمہ آسمان فیض سحاب

| | |
|---|---|
| یکہزار و سہ صد و ماہ محرم سال ہجر<br>لیل عاشورہ جمعہ بود روشنی شمع دین | بست و دویم صبح صادق شد دعا مستجاب<br>چہ عجب از غم حسینا شد دل عاشق کباب |

بس تو شو خاموش اے محمود مسکین و گدا
از فیض پیرم می شوند نزد خدا ہم یار یاب

| | |
|---|---|
| خلوتِ دارم بیاد کہ غم نامحرم است | عالم علوی و سفلی جان جسم نامحرم است |
| کن سکوت از راز عشق ہرگز مگو در عام و خاص | ظرف مئ و ہم سبوح و شیشہ ہم نامحرم است |
| جام جم را این چنین تاثیر کے بود یوسفا | مستی مئ جام نوشان جام جم نامحرم است |
| جز بہ مادر و پدر از کس امید خیر نیست | این عجب دردیست باطن مادرم نامحرم است |
| در طریق عشق رفتن بر عقل اسوار شو | شادی و غم ہم ندارد عقل و رسم نامحرم است |
| یوسفِ ثانی مبارک باد این نسبت رشید | در عشق را ہم طبیب و ہم صنم نامحروم است |
| گشتہ ام کہ آن مہ برج آفتاب عالم است | جان چہ جائیکہ آنجا سایہ ہم نامحرم است |
| با خیال تو نہ گنجد یاد خوبان در دلم | ہر کجا سلطان کند خلوت حشم نامحرم است |
| ما اگر مکتوب نہ نوشتیم عیبے ما مکن | درمیانِ راز مشتاقان قلم نامحرم است |
| خوش دلم گر دیدۂ من شد سفید از انتظار | گر پئے دیدار جانان دیدہ ہم نامحرم است |
| تام تو صدیق یوسف وعدۂ خود کن وفا | عشقِ محمود را ایاز ہمدم نامحرم است |
| قرب در قرب و محبت در محبت مضمر است | تام محمود قایم و باقی علم نامحرم است |
| بالغرض گر عمر نوح باشد و صحبت الف عام | گر نہ باشد فضل حق کسب و علم نامحرم است |
| جز گذر تر دامن نبند حریم کوی عشق | در بود خو پاک دامن در حرم نامحرم است |
| پاک دامن کس نگوید متقی ہم بے گناہ | کاش بوسہ دادی بر لب ہم چشم نامحرم است |

کاش ہم کردی گناہ ہم چشم گشتی خوب بود — دعوی عشق و محبت بے نشم نامحرم است
در محبت عین و شین و قاف اشارہ بس کند — عقل زایل ق مرارش و شرم نامحرم است
نظر اول معاف مرفوع القلم عاشق چہ دید — وصل عریان صنم را وادہ چشم نامحرم است
ہر چہ ہست از ظلمت کفر نفس امارہ خود — تا نیاست رونقی دین احمد قایم است
غرۂ ثانی ربیع یوم خمیس نیم شب — الف سہ صد یازدہ ہجر لاد نغم نامحرم است

پیر مسکین نقشبندی فی زمان حال ما
عشق محمود خوب داند عقل و رسم نامحرم است

نصیب روضۂ شان محمدی این است — قسم بہ قبر مبارک کہ سینہ بے کین است
کجا است چشمۂ آب حیات پیر خضر — درون ظلمت دنیا چہ آب شیرین است
اگرچہ صورت فقرم نہ معنئ درویش — گہے سکر و مستی و گاہ بہ غلبین است
ز بعد مرگ من این یادگار خواہد ماند — بوقت نزع بخوانم کہ سورۂ یٰسین است
نمرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق خدا — گمان مبر تو کہ حافظ بگور مدفین است
مبند دل تو درین کاخ ہائے زنگار نگ — بسوخت دل کہ تو طفلی و خانہ رنگین است
چہ بازیست این دنیا بہ نرد و شطرنجی — ندانم کجروی شتر و اسپ بے زین است
کجا است چنو میان خوش الحال قصیدہ خوان — ہنوز آدم و قالب میان الطین است
دعا بہ پیر بحق مرید مرد نہ شود — کہ امتی نبی را حدیث تسکین است
مترس حاشا و کلا ز کید دشمن دین — مدد ترا ز توجہ شاہ مسکین است

اگرچہ مولد و منشا من بہ ناندیڑ است
بگو ایاز کہ محمود شہر غزنین است

وسیع حجرۂ اطہر زبان دران گنگ است
غلاف سبزبہ دیدم زمرد رنگین است

درود فاتحہ باد باآل اصحابش
کہ نام پاک مراحفظ جان حرز ین است

درود خوانم و دانم کہ می رسد بہ نبی۔
طریق عالم و علماء عجب آمین است

مکن نماز جنازہ منافق ملحدس
کہ بعد مرگ بدشش درمقام سجین است

زآہ خواجۂ مشکل کشا جبل سوزد
ہوائے نفس بُرد مثل کاہ چہ سنگین است

گزشتہ ہجر نبی الف سہ صد وسہ سال
کہ جائے شکر وسپاس است نہ جائے غمگین است

دعا بکن تو بروز خمیس محمودا
کہ بست و پنجم جمادا آخروی چہ تلون است

امیدوار دعا خاتمہ است وقت نزع
لزان برادر دینی کہ زمرہ مسکین است

غرق معجون جو ہو چون کہو کیا نسبت
غرق بیچون جو ہے چون کہو کیا نسبت

غرق بیچون مین یہہ چون ہوا کیا نسبت
غرق بیچون ہوا چون ہو یہہ کیا نسبت

حوصلہ جسکا ہے ویسا ہی سمجہتا ہے وہ
چشم ظاہر کردو باطن کو کہو کیا نسبت

کونسی شئے ہے اے محمود اب اس دنیا میں
بے تعین کو تعین ہو بہلا کیا نسبت

شمس الهدایا بدرا لدجایا
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

بے فکر اپنی قبر مین سوگا۔
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

اوسکی شفاعت توہی کریگا
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

منکر نکیر سے وہ نا ڈرے گا
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

ایمان کہو کر وہ نا مرے گا
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

حشر مین پیاسا وہ نا رہیگا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

آگ جہنم سے وہ نبچے گا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

آتشِ دوزخ مین نا جلیگا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

حشر مین تیرے ہی ساتہ اوٹہیگا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

حج اور عمرہ مقبول ہوگا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

تیرا یا اوس کی حق بہی سنیگا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

وہ نوجوان مین دولہا بنے گا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

عزت حرمت تو ہی کرے گا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

ذلت وخواری سے وہ بچیگا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

تو ہی غنی دل اوسکو کرے گا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

شکوہ شکایت وہ نا سنے گا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

رنج وبلا کو سب وہ سہے گا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

ہجرِ نبی مین کب تک رہیگا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

وقت نزع کے تم سے ملیگا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

تزا بیسات یار کو کیا بہولیگا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

ہیبت پیرون سے وہ اڑیگا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

تیرا قصیدہ وہ ہی سنے گا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

عاشق مسکین وہی رہیگا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

امتی تیرا محمود ہوگا　　سب جنہے کیا ہے تیری زیارت

بارہ سو نود پر نو ہے ہجری | جسنے کیا ہے تیری زیارت

ردیف ث

کیا آدم کو حق پیدا محمدؐ ہی کا ہے باعث | شرف خاکی کو جو بخشا محمدؐ ہی کا ہے باعث

لکہا جب نام اللہ کا حبیب اوسکی محمدؐ کا | قلم نے سر جہکا بولا محمدؐ ہی کا ہے باعث

بچہایا کنکر دن کی جا دُر و یاقوت سے اوسکا | اسم ہے جنت الماد محمدؐ ہی کا ہے باعث

کیا چاروں نہر جاری شراب و شیر عسل پانی | پر از میوہ درختوں کا محمدؐ ہی کا ہے باعث

رکہا پہر حور اور غلمان کیا رضوان کو دربان | مزین ہو چکا ایسا محمدؐ ہی کا ہے باعث

کیا دعوت تمہاری حق طفیلی ہیں ہم بس مطلق | طفیلی کب جدا ہوگا محمدؐ ہی کا ہے باعث

یہاں یہ نقشبندی کی شہنشاہی کی مسند ہے | جو وہ بیٹھا ہے اب اس جا محمدؐ ہی کا ہے باعث

ہدایت میں نہایت ہے ای محمود اس طریقے کے | تمنا کا نبی کیسہ محمدؐ ہی کا ہے باعث

پیا دریا رہا تشنہ محمدؐ ہی کا ہے باعث | پیا تشنہ رہا دریا محمدؐ ہی کا ہے باعث

میں سمجہا تہا کہ میں کچہہ ہوں غلط تہی یہ سمجہہ میری | کیا توبہ او رہے توبہ محمدؐ ہی کا ہے باعث

وصل برتی سے آخر میں یہاں اول نہیں برتی ہے | ہے اسمیں وصل عریان کا محمدؐ ہی کا ہے باعث

کیا عاشق مجہے اوسکا جو ہے مشہور مسکین شاہ | وہی معشوق ہی میرا محمدؐ ہی کا ہے باعث

یہی ہے افضل اللہ یہی ہے دولت قصوی | طریقہ نقشبندی کا محمدؐ ہی کا ہے باعث

وہ ایسا ہی شہنشاہ ہے کہ مسکینوں کو چاہتا ہے | شہنشاہ ہونکا یہ ہے شاہ محمدؐ ہی کا ہے باعث

خلیفہ شاہ سعد اللہ جو ہیں مشہور مسکین شاہ | وہی معشوق ہی میرا محمدؐ ہی کا ہے باعث

یہہ عاشق ہے تیرا محمود تو عاشق ہی کہو کسکا
تیرا محمود ہی شیدا محمدؐ ہی کا ہے باعث

صبا زکوے مدینہ آمد کہ بوئی مشک ختن خجل است
زراہ باطن بہ یعنی عاشق چہ مست کردو بجان و دل شد

زحب فنہ برآمدہ این محب محبوب ہر دو چشمہ
کہ عشق احمد یقین بدان اصل و باقی ہمگن فتادہ در اظل

آدم صفی و نوح خلیل و موسیٰ و عیسیٰ مریم
نبی اولعزم رسول اکرم زتیغ عشقش شدہ بسمل

چہ نام پاک است دو میم دورا محب محبوب اشارہ و نا
محمدا یا محمدا یا محمد است این شراب این مُل

بدہ تو صافی شراب صافی امید دارد سگ در تو
کہ عشق دنیا خراب خار است و عشق محمود برآمدہ گل

رضا بمسکین رضا مولا کہ شاہ مسکین پیر ما است
درین زمانہ نظر نہ آید کہ باشد شیخے کامل اکمل

دکھا دے خدا یا لقائے محمد
نہ تڑپا ہے مجھے از برائے محمد

کیوں نہ پیروی ہم کریں اونکی یارو
رضا خدا ہے رضائے محمد

نہ دوزخ بہشت اور نہ لوح و قلم تھا
ہوا ہے یہ سارا برای محمد

عدم تھی زمین آسمان اور ملائک
ہویدا ہوئے سب طفیل محمد

ہمارا نہیں کوئی پشت و پناہ اب
بجز ذات آن پیشوائے محمد

تھا ظلمات ساری جہان میں کفر سے
منور ہوا از لقائے محمد

تبسم لبوں میں تھا اور رحم دل تھے
خدا بھی تھا مشتاق خوائے محمد

شفقت محبت تلطف تھا ہر دم
کہاں کس سے ہووے ثنائے محمد

تمنا یہ رکھتے ہیں سرمہ کے بدلے
لگاویں وہ چشم خاکپائے محمد

عجب قد رعنا شمایل بھرا اب
ثنا کس سے ہووے ادائے محمد

شفاعت کرینگے قیامت میں بیشک
جہانتک ہیں کلمہ گوئے محمد

جب اونگا روز جزا وسزا کا
بھروسہ نہیں ہے سوائے محمد

| | |
|---|---|
| توقع یہہ رکھین کہ سرمہ کے بدلے | رہے مہربانی خدائے محمد |
| عفو گناہ چاہتے ہو اگر تم | عزیزو کرو عرض برائے محمد |
| سے طالع ہمایون اور بخت میمون | دیکھا یہ چشمون سے روئے محمد |

ملا پیر سکین شاہ سے خدایا
اجابت دعا ہو برائے محمد

ردیف

| | |
|---|---|
| چشم مستان سے ہے گمان کچھہ اور | زلف پیچان سے ہے گمان کچھہ اور |
| بات کرنا ہی یار سے مشکل | لب جنبان سے ہی گمان کچھہ اور |
| ایک حجرہ مین گرہین باہم دو | ہمنشینان سے ہے گمان کچھہ اور |
| مین نے سمجھا تہا جامہ تن یہہ حجاب | وصل عریان سے ہے گمان کچھہ اور |
| دل آہو نہ دام مین بند ہو | ان غزالان سے ہے گمان کچھہ اور |
| چشم عاشق کا قطرہ دُر یتیم | ابر نیسان سے ہے گمان کچھہ اور |
| سر سے پا تک برہنہ ہون پر عیب | عیب پوشان سے ہے گمان کچھہ اور |
| نفس امارہ مطمئنہ ہے یہہ | نیک بختیان سے ہے گمان کچھہ اور |
| میرے یوسف تو سینہ سے لگ جا | خاکساران سے ہے گمان کچھہ اور |
| ایک بوسہ کا ہون تیرے خواہان | بس رقیبان سے ہے گمان کچھہ اور |
| الف سیدہا ہے عقل کی ہی کجی | سر پستان سے ہے گمان کچھہ اور |
| ظاہر و باطنا ہو ایمان | پیر پیران سے ہی گمان کچھہ اور |
| شب پرکور کی ہیں آنکھین بند | مہر تابان سے ہے گمان کچھہ اور |
| ظرف جیسا ہے رنگ ویسا ہے | عام خاصان سے ہے گمان کچھہ اور |

روشنی ایک سرنشتروں کا قصور
کم ظرفیاں سے ہے گماں کچھ اور

شک فہم و خیال فاسد ہے
اہل القیان سے ہے گماں کچھ اور

وقت توبہ ہے پھر نہ آوے گا
شانِ شاہاں سے ہے گماں کچھ اور

میں نے سمجھا تھا بُعد میں قرب
شاہ جیلاں سے ہے گماں کچھ اور

مثل غنچہ کے ہوگیا خاموش
گُل خنداں سے ہے گماں کچھ اور

رہنما رہبر ہیں سکین شاہ
حال رنداں سے ہے گماں کچھ اور

حُسن ظن آج ہے تیرا محمود
جان جاناں سے ہے گماں کچھ اور

چہ دانند رمز اہل دین حضار
کہ سکین بود خضر ناز بردار

سلاسل آمدہ در خط تجار
گویا آن مرہم بودہ دل افگار

جوابش باد از محمود علیکم
بہ اسلم خان نواب مع اہل حضار

طریق عشق را پایاں نیست
پیادہ عقل مرکب عشق اسوار

نمی دانند راز عشق بازی
زباطن نیست آگاہ اہل بازار

درین ظلمت کدہ دنیائے فانی
بیابد نور ایمان را نگہدار

مقام ہستی با لامقامی ست
خزینہ بے بہا د گنج اسرار

سفر در پیش دارم ناتوانم
بیابد اسپ مارا تیز رفتار

روانہ میکنم چنو سیان را
کہ تا در وجد آرد نغمہ یار

دل خانہ اگر شکستہ گردد
مرمت را چنین می باید معمار

گُل خوشبوئے مارامست کردہ
گہے دیوانہ باشم گاہ ہوشیار

اگر سوئے خطا من رفته باشم — به ذل عفو کن ادراے ستّار
نگاهِ فضل کن عفو خطا کن — که ما را نیست جز تو رب غفّار
دریں ایام ما را نکرا نیست — که باشد جامِ دل را نزد بان جلّا
شب دوشنبه پنجم مه صفر بود — هزار و سه صد سه بود ای یار
سلامِ پیر و مرشد شاه مسکین — رسیده مرهم زخم دل افگار

ترحم کن غنی بر حال مسکین
که هست محمود در مرض عشق بیمار

ای جانِ من جانانِ من از من چرا کردی قرار — وے یوسف کنعانِ من از من چرا کردی قرار
قربان تو ایمانِ من گرد نثارت جانِ من — ایک شب بیا مهمانِ من از من چرا کردی قرار
منگر تنِ عریانِ من بنگر ز باطن شانِ من — حافظ خدا ایمانِ من از من چرا کردی قرار
رحمے نه کرد سنگین دلان بر حال زار عاشقان — یارب کجا رفت دوستان از من چرا کردی قرار
خار وطن چون گلستان تختِ سلیمان آسمان — نادیده مثل بوستان از من چرا کردی قرار
حسب حبیبی دلستان کرده مرا شادان فرحان — بے حب خانه دان ویران از من چرا کردی قرار
بے نور شمع روئے تو آیم چرا در کوئی تو [illegible] — رفتم به بوگل سوئے تو از من چرا کردی قرار
کردی سفر ای یوسفا یک هفته وعده کن وفا — زیاده مشو از من جدا از من چرا کردی قرار
مالک طبیبی کرد حکم عذرے نکردی من سقیم — رفتی به مثل شب روان از من چرا کردی قرار
عمر صرف شد رائیگان سود نکردم جز زیان — یارب تو حافظ شو ایمان از من چرا کردی قرار
ایام حج حالا رود از غفلت اکساله زود — از حاج کن سال روان از من چرا کردی قرار
یک حرم دیدی یوسفا جامه دریده عریان شده — منکر مشو حال عاشقان از من چرا کردی قرار

نے علم فقیری لعب شیطان بے شرع در احوال طفلان
مرفوع القلم اند درویشان از من چرا کردی فرار

در پیش مخدوم جهان زهره ندارند نقادمان
حجت میار لیس این و آن از من چرا کردی فرار

در امیر ہیبت حاکمان عزت ندارند چاکران
درآ به زهره طالبان از من چرا کردی فرار

معمار قصر جان بود مطرب خوش الحان بود
مولود خوان چون میان از من چرا کردی قرار

محبوب دنیا غفلت است صحبت محمود راحت است
محروم شدی از صالحان از من چرا کردی فرار

یالطائف صادق بود لقمان طبیب حاذق بود
در مرض شناس عاشقان از من چرا کردی فرار

قدری نکردی آه آه محمود رائے یوسفا
این جان نمانده قدردان از من چرا کردی فرار

نشتر مزن بر زخم دل بیخود مکن از شیشه مُل
مرہم بنه از وصل جان از من چرا کردی قرار

محمود مریض ناتوان آمد به طبخانه لقمان
یا پیر محی الدین جیلان از من چرا کردی فرار

از صحبت نیکان بیان دل سرد شد از احمقان
یارب کجا اند عاشقان از من چرا کردی فرار

یاران ناکرده سفر ماندی حضر خواہی خضر
بے گل شدنا ندیڑ خارستان از من چرا کردی فرار

امروز مسکین مفلسم فردا به بینی مغتنم
حسرت خورند سوداگران از من چرا کردی فرار

دوکان ما وحدت شده از اسم ذات رحمت بده
تا حال چه دیدی نقصان از من چرا کردی قرار

شکر بکن محمود تو ذکر بکن الله ہو
نور حبیب اندر مکان از من چرا کردی قرار

محمود مسکین بے نوا بر در فتاده چون گدا
کن یک نظر شاه شهان از من چرا کردی فرار

شد نصف شوال انتظار تا یار آید در کنار
سنه الف سه صد ده عیان از من چرا کردی فرار

شکر بکن محمود شاه از برکت مسکین شاه
هستی حسین امن و امان از من چرا کردی فرار

منم ساقی منم باده منم مست و منم سرشار
منم صافی منم ساغر منم شیشه منم خمار

منم یعقوب منم یوسف منم شیرین منم فرہاد
منم حالی منم قالی منم مجنون منم لیلیٰ
منم مشک و منم عطر و عنبر منم ریحان
منم مداح منم شاعر منم داود منم محمود
منم کشتہ منم جراح منم زخمی منم مرہم
یقین شنوم سماع شرعی لحن صوت داودی
منم سالک منم مجذوب منم تمکین منم تلوین
منم دریا منم قطرہ منم تشنہ منم سیراب
منم حاجی منم دریا منم کشتی منم ملاح
منم شہد و منم شیر و منم خمر و منم آب ہم
منم ظرف و منم مظروف منم حامل منم محمل
منم مردہ منم زندہ منم کفن و منم مدفن
منم چون و منم بے چون منم تا کے منم لیکن
منم زاہد منم رند و منم فانی منم باقی
منم گفتن منم مطلق منم بیخود منم بے ہوش
صنم گفتن انا گفتن انا کفر است اما اسلام
منم گفتہ انا گفتہ منم گفتہ نہ من گفتہ
منم لب بند منم خورشید منم ساکت منم خاموش
منم گفتن منم نقش است صنم گفتہ منم جائز

منم عاشق منم معشوق منم چشمان منم دیدار
منم مطرب منم نغمہ منم چنگ و منم مزمار
منم تیر و منم صندل منم نافہ منم تاتار
منم سعدی منم حافظ منم جامی منم احرار
منم درد و منم دارو منم لقمان منم بیمار
منم قاری قرانم نمازم حاجت بیزار
منم ذاکر منم مذکور منم ذکر و منم اذکار
منم خوشبو منم بینی منم چشمان منم دیدار
منم دُر و منم غواص منم جوہر منم تجار
منم جنت منم ماوا منم فردوس منم انہار
منم راکب منم مرکوب منم پیادہ منم اسوار
منم صحرا منم دریا منم در گور منم بیدار
منم حالت منم عشق است منم راز اسکت منم اسرار
منم محفل منم شمع منم قصر و منم معمار
منم جذبہ منم بیخود منم درخواب منم بیدار
انا بیخود انا با خود انا فرعون انا گجدار
منم شبلی منم ملاح منم منصور منم بردار
منم توبہ منم تسبیح منم فانی منم گفتار
منم کمتر غلام ادنیٰ شہ مسکین یا دلدار

منم گلزار و منم خوشبو منم خوش خو منم عاجز
منم محمود مسکینم منم بے پر منم پردار

منم این جا منم آن جا منم یک جا منم ہر جا — منم شاغل منم مشغول منم نائم منم بیدار
منم پابند منم آزاد منم مطلق منم دلشاد — منم خندان منم گریان منم بے پر منم پردار
منم رومی منم شامی منم یمنی منم اعراق — منم ترکی منم بلخی منم طوسی منم بلغار
منم مکی منم مدنی منم حاجی منم زائر — منم عربی منم عجمی منم ہندی منم بلغار
منم فصل و منم وصل منم گریان منم خندان — منم بغداد منم کوفہ منم کابل منم قندہار
منم امرا منم فقرا منم غربا منم علما — منم قاری منم حافظ منم یعقوب منم عطار
منم رکن و منم شامی منم یمنی منم اعراق — منم عربی منم عجمی منم ہندی منم بلغار
منم قاتل منم مقتول منم داعی منم مدعو — منم قاضی منم مفتی منم منصف منم مختار
منم آب و منم باد و منم آتش منم خاکی — منم صدیق منم فاروق منم عثمان منم کرار
منم خورشید منم ذرہ منم ابر و منم باران — منم یعقوب منم یوسف منم شاخم منم اشجار
منم مصری منم کنعان منم شیرین منم فرہاد — منم شہر و منم ناندیڑ منم کابل منم قندہار
منم جنت منم کوثر منم زمزم منم تسنیم — منم شیخم منم خادم منم تشنہ منم سرشار
منم خواجہ منم ادنیٰ منم سلطان منم دربان — منم سبز و منم سرخ منم بیرنگ منم گلزار
منم آنجا منم اینجا منم اندر منم بیرون — منم فرش و منم عرش منم رفتہ منم پردار
منم مضطر منم ساکت منم حادث منم دائم — منم ممکن منم واجب منم مجبور منم مختار
منم رفتہ منم خفتہ منم مردہ منم جستہ — صنم گفتہ نہ من گفتہ منم گفتہ منم پندار
منم آدم منم نوح منم موسیٰ منم عیسیٰ — منم جامع منم شاہم منم جانان منم اسرار

منم قلب و منم روح و منم سرّ و منم اخفیٰ
منم نفس و منم قالب منم ذاکر منم اذکارش

منم همراه منم رقرب منم عجب منم محبوب
منم اول منم آخر منم باطن منم اظهار

منم یمنی منم قرلی منم رومی منم بسطام
منم بلخی منم جلبی منم چشتی منم بلغار

منم سرسند منم دهلی منم اجمیر منم بلده
منم سعدی منم بصری منم تبریز منم بخار

منم شمع منم بزم منم قصر و منم خیمه
منم سقف و منم بام و منم درام منم مینار

منم فوق و منم تحت و منم روحم منم جسم ام
منم حاضر منم غائب منم یمین و منم یسار

منم صغری انم کبری منم رستم منم زالم
منم اصل و منم نقل منم بیجان منم جاندار

منم پیر و منم برنا منم طفل و منم آبا
منم دانا منم بینا منم شحنه منم سردار

منم وحدت منم کثرت منم شیشه منم سنگ
منم خلوت منم جلوت منم پالنگ منم زنار

منم عادل منم سلطان منم مسکین منم درویش
منم واعظ منم سامع منم حاذق منم بیمار

منم ملتان منم جیلان منم بغداد منم بصره
منم جده منم طایف منم خیبر منم انصار

نمونهٔ عالم کبری دلم شد عالم صغری
منم آئینه تجلی [illegible]

منم حنفی منم سنی منم تابع امام اعظم
بگفته ام و میگویم چه جلوت چه سر بازار

دهم تاریخ دوشنبه جمادی الاولی رفته آه
سن سه صد و سه شد درد پهلو عشق را آزار
۱۳۰۳

وصلی الله علی نور کز و شد نورها پر نور
زمین از حب او ساکن فلک در عشق او معمور

خداوندا بحق اسم اعظم کن ز ظلمت دور
بکن این خانهٔ دل را ز عشق احمدی معمور

چه انسان عالم اصغر نمونهٔ عالم اکبر
تجلی جلالی را نه طاقت داشت آن کوه طور

اگر گویم شود فتنه وصل عریان همین خواهم
چه دانند آب شیرین را کسانی که [illegible]

عجب دردیست در دل که حیران است افلاطون
کجا عشق سلیمانی کجا این عقلِ لنگ مور

عصای موسوی بنگر که چوبِ خشک و اژدها سر
چرا شد مار در باطن تجلی قهری کرد غیور

عجب از ناخنِ تدبیر کشاید عقدهٔ تدبیر
کجا معجز دم عیسیٰ کجا دجال شب پر کور

شبِ معراج لبت وصفت رخت چو شب مستور
محبان را بدر تابان بدیدند کافران دیجور

بیا چو میان مطرب که تو معمار تن جانست
بخوان یک غزل مها فدایا که مطرب جان جانان

همین هستی بکن چستی که راهِ عشق چالاک است
کرد بس نظر تو چه شیخ برهمن مرهم کافور

صفاست آب دریا چه ز آبِ چشمهٔ هموار
بپرس از تشنهٔ عاشق فرق در آب شیرین شور

ز چند به حال لاچارم نماز فرض گذرانم
ز سنت شرم همین دارم بکن از کرم خود معذور

رضا پیر می‌خواهم اگر دورم اگر نزدیک
طفیل حاجیان یارب گناهانم بکن مغفور

بنامِ پیر قبر باتم که داغ بندگی دارم
ز نارِ عشق سوزانم بکن قلب مرا کوه طور

دلِ محمود محمود است غلام شاه مسکین است
زخم خورده ز چشم یار ازین علت شده ظهور

سگِ درگاهِ پیرانم الش خور خوان احسانم
ز خوردن استخوان شادم گناهانم شود مغفور

جنون غالب شده آن ما نمی داند بجز محرم
نمی ترسند ز بدستِ مسکین تا به نفخ صور

همین رحمی بکن لطفی بکن خود عابدین فضلی
که دشمن نفس شیطانست ببا از کابت مقهور

بحقِ شاه سعدالله که تیغ عصر تار بخشش
وصل با دالف دو صد و سبعین عالمِ پر نور

اگرچه دور است از قالب ولی قلب است در ذکرش
دعا با دالف سه صد و ششم شد بحق منظور
۱۳۰۶

الهی از طفیل پیر و مرشد شاه مسکینم
ز فضل خود و فیض شان بکن محمود را مجبور

انا ساقی انا خمر انا شارب انا انصار  انا ناصر انا منصور انا سعلی انا فی دار

انا بحر و انا غواص انا لولو انا مرجان  انا ملاح انا مرکب انا بر انا انجار

انا محب انا محبوب انا حب انا صرفه  انا ساقی انا شارب انا خمر انا خمار

انا طالب انا مطلوب انا عاشق انا معشوق  انا یوسف انا یعقوب انا عین انا دیدار

انا فرہاد انا شیرین انا محمود انا آیاز  انا لیلی انا مجنون انا کاشف انا استار

انا مشک انا عنبر انا عطر و انا ریحان  انا بخور انا صندل انا نافہ انا تاتار

انا مسکین انا سلطان انا شیخ و انا خادم  انا عربی انا ہندی انا نا نذیر انا قہار

لسان ہندی علی الظاہر ولیکن قلب عرب طاہر  دعا مستجیب محمود نصف اللیل ولا سحار

انا داخل انا خارج انا فصل انا وصل  انا تحت انا فوق انا یمین انا یسار

انا روح و انا قالب انا شاغل انا مشغول  انا ذاکر انا مذکور انا ذکر و انا اذکار

انا اول انا آخر انا ظاہر انا باطن  انا مظہر انا اخفی انا مظہر انا اظہار

انا مکی انا مدنی انا عربی انا عجمی  انا مسکین انا عارف انا حاجی انا زوار

انا شاہد انا مشہود انا داعی انا مدعو  انا قاضی انا مفتی انا حاکم انا مختار

انا رکن انا شامی انا یمن انا عراق  انا طائف انا محرم انا صایم انا افطار

انا مطرب انا نغمہ انا بربط انا مزمار  انا مخمس انا شمع انا قصر انا معمار

انا شمس انا بدر انا جعفر انا صادق  انا فاروق انا جامع انا شیخم انا اسرار

انا صابر انا شاکر انا حنفی انا سنی  انا قال و انا حال انا انکار انا اقرار

انا منصور فی الوری انا فرعون غضب جبار  انا فی نور انا فی نار انا فی مصر انا فی دار

انا خدام مسکین شاہ انا مشتاق شیخ  انا یا معیت علی یدیہ انا فی ذائق الاقرار

| فنا فی الشیخ اول فنا فی الرسول بعدہٗ | فنا فی اللہ بقا باللہ فنا رتامہ نظار |
| --- | --- |

انا رومی انا بصری انا چشتی انا جیلان
انا داؤد انا محمود انا نور انا انوار

انا تنزیہ فی تشبیہ انا وحدت فی کثرت ۔ انا خلوت انا جلوت انا فی شوق انا فی دار
انا ماء انا عسل انا لبن انا خمرۃ ۔ انا حوض انا کوثر انا زمزم انا انہار
انا احمد انا محمود انا مسکین انا عارف ۔ انا صدیق انا فاروق انا عثمان انا کرار
انا قاتل انا ضارب انا حسنی انا سنی ۔ انا عالم انا عادل انا مظہر انا اظہار
انا جواہر انا عرض انا قایم انا بالغیر ۔ انا بستان انا ثمر انا ثمر انا اشجار
انا حسن انا حسین انا حبیب انا عنین ۔ استغفر انا توبہ انا مذنب رب غفار
انا نفس انا مسلوب انا سلبہ انا ملک ۔ انا باقی انا دایم انا جبار انا قہار
انا یمنی انا بطحی انا بغداد انا طایف ۔ انا نانا ندیڑ انا بسمت انا کابل انا قندہار
انا اسود انا احمر انا ابیض انا خضرا ۔ انا ملک انا بشر انا جنت انا فطار
انا شمس انا بدر انا نجم انا افلاک ۔ انا شمع انا مشعل انا سراج انا انوار
انا العلیم انا لاشئ انا کلمہ انا لا لا ۔ انا حاکم انا محکوم انا مسکین انا لاچار
انا فانی انا باقی انا میت انا حیی ۔ انا مسکین انا منعم انا قصر انا معمار
انا شاکر انا صابر انا پیغام انا الہام ۔ انا خاص انا عام انا مسکین انا ناچار
انا تلوین انا تمکین انا ساکن انا مضطر ۔ انا سالک انا مجذوب انا محب انا اغیار
انا قوم اعز اللہ بالاسلام دیناً حق ۔ انا امت رسول اللہ محمد سید ابرار
انا اولاد صدیقی انا اولاد فاروقی ۔ انا اولاد عثمانی انا اولاد علی کرار

انا اقرب انا معک انا احب انا الطف
انا رحمت انا فرحت انا نصرت انا انصار

انا قلب انا روح انا سری انا خفی ۔
انا ذاکر انا مذکور انا ذکر و انا اذکار

انا شاغل انا مشغول انا خادم انا مخدوم
انا سالک انا مجذوب انا غایب انا حضار

انا نفسی انا سلبی انا نفی انا اثبات
انا ذاکر انا مذکور انا ذکر انا اذکار

انا فی عالم صغریٰ علائہ عالم کبریٰ
انا انسان کنت کنزاً انا لا انفع جدار

انا اول انا آخر انا ظاہر انا باطن
انا ظاہر انا طیب انا مظہر انا اظہار

انا تحت قدم عیسیٰ ولایت طلبہ صغریٰ
انا مشرب محمدی لطیفہ اخفیٰ کل انوار

انا چوبیان مطرب انا نغمہ انا رباب
انا مسکین انا وجدی انا مداح انا مزمار

انا عود انا صندل انا ثمر انا اشجار
انا نا ندیر انا ہندی لا کابل ولا قندہار

انا سعید انا حافظ انا عالم انا قاری
انا ناصر انا منصور انا محمود انا انصار

یارب نبی کی اپنے زیارت نصیب کر
روز حشر مین اونکی شفاعت نصیب کر

عاشق ہین جو کہ روئے جمال محمدی
اس چشم دل کو ان کی بصارت نصیب کر

بیکار کردے کار سے دنیا کے یا الہ
لیکن بکار عقبیٰ ہدایت نصیب کر

جو ہو مریض عشق محمد کا یا خدا
اس عاشق نبی کی عیادت نصیب کر

ظاہر ہو با شرع و طریقت سے تیری یاد
اہل سنین کی ہم کو اطاعت نصیب کر

جو حاجیان اور زایرون کے حقین ہے حدیث
ان حاجیون کی ہمکو بشارت نصیب کر

جیسا فضل سے حج و زیارت کیا نصیب
الفت مین اپنے دل سے شجاعت نصیب کر

اکل حلال اور روئے صدق مقال بس
اور آخرت کی زرع تجارت نصیب کر

رکھتا نہین یہ مال کو دنیا کے ہون حقیر
ہمت دے اور دل کو سخاوت نصیب کر

کر طمع دنیوی سے میرا سینہ پاک و صاف
خاطر جمع ہو دل کو قناعت نصیب کر

ہر کام مین خلوص دے مقبول ہو عمل
علما متقی کی امامت نصیب کر

کیا عاشق شرع ہین وہ حرمین کے امام
کر اونکا مقتدی و قرأت نصیب کر

ہر وقت ختم ہوتی نماز اونکی پانچ وقت
ایسے موذنون کی فصاحت نصیب کر

ہوتی ہے یون اذان کہ گویا نفخ صور ہے
کانون کو دل کے ویسی سماعت نصیب کر

تھکتا نہین ہے دل یہ سفر سے کبھی میرا
ہمت دے اور دلکو شجاعت نصیب کر

میرے نبیؐ سے جسکو سر مو بھی ہو نفاق
اس روسیاہ کے دل کو اہانت نصیب کر

جو دشمن نبی ہین خدا اونپہ کر غضب
کفار مشرکون کو اہانت نصیب کر

جس لفظ شعر مین ہو ذرا نفس کو دخل
اس نفس بدلعین کو حقارت نصیب کر

گستاخ بے ادب ہون سراپا ہون بے ہنر
نعت نبی مین ایک فصاحت نصیب کر

اول ہین اس طریقہ کے آخر کا فیض ہے
فیض بدایت النہایت نصیب کر

سکین سے میرے جسکو سر مو بھی ہو نفاق
توبہ دے یارب اوسکو ہدایت نصیب کر

ادنی ہون کمترین غلامونکا ایک غلام
کر با ادب خموش ہدایت نصیب کر

سکین ہون ظاہرا مین ولیکن غنی ہو دل
خدمت سے ایسے دلکے سعادت نصیب کر

اٹھتا نہین ہے بار امانت اے شیخ عصر
جو ہو امین اوسکو امانت نصیب کر

فایق ہے نفس دل کی امانت نہ لے حساب
محمود کو تو اپنی امانت نصیب کر

آتش عشق سے ہے سینہ سوز
دیکھو تاریخ بخت محمود روز

شوقِ دل میرا آج تک نہ گیا
روز اول تھا جیسا ویسا ہی شور

سرِ دل آج اپنا کس سے کہون
کوئی ناندیڑ مین نہین رہا دلسوز

جس نے چیرا زخم وہ دے مرہم
یاد کسکو ہے فن چاسہ دوز

ساتھ میرے کفن مین ہو تعویذ
ہو دے تصویر پیر کی شب و روز

نزع مین قبر مین قیامت مین
کیا مبارک ہے نسبت فیروز

آسرا تیرا اور حبیب کا ہے
شاہ مسکین کی ہے دعا شب و روز

مال دنیا پہ خوش جو ہوتا ہے
وہ ہے نادان خوش ہیچ زد موز

دعویٰ میراث گر یہ چاہتا ہے
مال زر چھوڑ علم جد آموز

نزہت الارواح مثنوی روم
ہے یہ تریاق درد گر شب و روز

بست و دوم رجب مقام ناندیڑ
سن تیرا سو تیرا ہے فیروز

عشق یوسف کا پاک ہے محمود
یا ایاز جانے یا زلیخا رموز

ناز محمود پر کیا کرتا آیاز
طفل مکتب ہے آہ نو آموز

یک شب کے تو دیدار دکھا جا یوسف
دل مین آتا ہے کہ لبون مین ہزارون بوسہ
سینہ بے کینہ ہے تیرا بمثل آئینہ
عدہ آنیکا کیا پھر تو ہو پورا وعدہ
لکی ارمان میرے دل ہی مین رہجاتی ہے
جیسے مان بچون پہ کرتی ہے محبت کی نگاہ

ایک دن جام محبت کا پلا جا یوسف
ہان لب لعل و شیرین کو چکھا جا یوسف
سینہ سینہ سے مرے اب تو لگا جا یوسف
غنچۂ دل کو وہ باتو سنے کھلا جا یوسف
یکدو بات تو کرتے ہی چلا جا یوسف
لقمہ ہاتھو سنے مجھے اپنے کھلا جا یوسف

باپ کرتا ہے محبت جو پسر کی اپنے
اپنے آغوش مین اس طرح سلا جا یوسف

ہاتھ مین تیرے دواخانہ کے شیشے ہین بھرے
کام ایک شیشی سے کرے وہ سونگھا جا یوسف

کام تیرا ہے مریضون کو دوا دینا مدام
عشق کا مین بھی ہون بیمار نہ سمجھا یوسف

مرض عشق کے بیمار کی کہان ہے وہ دوا
پیر کامل و مکمل سے ملا جا یوسف

دل نہ آزردہ کرو عاشق مسکین کا ذرا
جو جلا آتش عشق سے نہ جلا جا یوسف

وصل جانان نہو جبتک نہین تھکتا عاشق
جان عاشق کی گئی بعد تھکا جا یوسف

ہے اشارہ و بشارہ و شہادت و اللہ
ثم باللہ و تاللہ لکھا جا یوسف

دل محمود کو تسکین دے ہو خاتمہ خیر
مثل دلہن کے قبر بیچ سلا جا یوسف

ہوش مین کرتا ہون بیہوشی کی باتین اس وقت
ستر کھلجائے اگر اس کو چھپا جا یوسف

ہوش ظاہر مین و باطن مین سراپا بیہوش
ایسے مجنون کے تئین جلد منا جا یوسف

مسئلہ شرع صبی نائم و مجنون تینون
ہین یہ مرفوع قلم سب کو سنا جا یوسف

حسن یوسف ہر کیا روپوش دل مسکین شاہ
مقنع رخ پر سے اٹھا ناز بتا جا یوسف

شمع رو تو ہے مثل نور حبیب احمد
دل مین محمود کے ایسا تو سما جا یوسف۔

حسن کے شہر کا ہے تخت نشین شہنشاہ
ایک نظر دیکھ غلام اپنا کرا جا یوسف

قدر قیمت کیا کرینگے تیری یہ اہل مصر
ہوکے روپوش یہ بازار کیا جا یوسف

نام جسکا ہے محمد نہ وہ جاوے دوزخ
کلمہ پڑھ سیدہا تو جنت کو چلا جا یوسف

خاص ہے وقت صبح سے تا نماز اشراق
حلقۂ ذکر کے تو بعد چلا جا یوسف

بیٹھ جا حلقہ توحید مین تو خاموش لب بند
فیض جو علم لدنی سے لیا جا یوسف

لاالہ کے سوا مت تو زبان پر کچھہ لا
چھوڑ دے لا و نعم سکو مٹا جا یوسف

بست و پنجم ہے محرم کی ہن تیرا سو نو
شب دو شنبہ کے تئین آگے لکھا جا یوسف

ہووے آغاز و اتمام قصیدہ مین درود
ختم قران و دلایل تو پڑہا جا یوسف

عاقبت ہووے یہ محمود کی محمود یارب
نام محمود کا حلقہ مین لکھا جا یوسف۔

الٰھی ہین قربان لبیک لبیک
لے آیا ہون مہمان لبیک لبیک

عمل کے نکرنے سے یارب خجل ہون
بہت ہون پشیمان لبیک لبیک

لے آیا ہون نذر عاجزی تیرے در پہ
گناہ گار ہون عصیان لبیک لبیک

گناہ بخش محمود کے یا الٰھی
یہی دل کی ارمان لبیک لبیک۔

پلا ساقیا اب مئی سرخ رنگ
کہ اس قید قالب سے ہے روح تنگ

شب و روز ہے نفس کافر کمین
فتح دے کہاں تک کرون اس سے جنگ

تیرے فضل کا اب ہون امیدوار
ہے یہ نفس امارہ مثل نہنگ

پلا شربت منصری یوسف سیرے
کہ تشنہ کو کب صبر از آب خنگ

عجب چال ہی اہل دنیا کا آہ
اٹھاتے ہین فتنہ کو کیسے ہین ڈھنگ

کہان فقیری کہان اور تمیز
مداری فقیر و گدا ہون منگ

دو رنگی ہین ہے میرا فعل اور قول
اے عاشق صادق تو ہو ایک رنگ

کیا نام پیر ذکا بد نام مین
مجھے شرم آتی ہے اور عار و ننگ

گلستان محبت کا تازہ ہو گل
محبت ہو جسکی او ہے اوس سنگ کے

طفیل پنجتن کے دعا آج منگ
مدد پیر مسکین جب تک نہ ہو

بدلتا زمانہ ہے ہر وقت رنگ
سمجھ لے کہ ہے آئینۂ دلپہ زنگ

نہین کوئی محمود کا یار اب
ہے خانہ نشین کیا ہوا پائے لنگ

لیا حسن یوسف نے یعقوب کا دل
کیا تھا زلیخا کو اور وسے بسمل

کہان والضحیٰ کی قسم کھایا خالق
ہے گیسو مین کسکے یہ واللیل نازل

اگر منہہ یوسف نے مقنع لیا تھا
اور پردہ مین بہی زربفت کے چھپا تہا

کہا شان مین کسکے طٰحہ او یٰسین
بتا دو محمدؐ کے کیسے تھے کاکل

عدد طٰحہ الیٰسین مین ابجد سے چودہ
مثال بدر گویا ہے ماہ پر ہالہ

کیا تہا کیا وہ ابر نے سر پر سایہ
یہ اوڑھا ہے کمل مدثر مزمل

کئے چشم یوسف تو ان عورتون نے
لئے کاٹ چھریون سے ہاتھونکو اپنے

کہے ہین ملک ہے بشر ہے زلیخا
ولے کان ہے مازاغ احمدؐ کے قابل

کیا تہا عزیز مصر نے خزانہ
تصدق وہ یوسف پہ ہو کے دیوانہ

نہ سمجہا عزیز مصر نے حقیقت
تہا جز حسن یوسف محمدؐ مین ہے کل

کہا ثانی اثنین از ہار رب نے
گئے غار مین دونو صاحب جو چھپنے

فقط ایک زلیخا تہی یوسف کی عاشق
ہے عاشق نبیؐ کا یہان سانپ نے دل

عمر دین کے کہم خلیفہ تھے دوم
بڑا مشرکون کے ہوا دلپہ تہا غم

بہت سخت کفار پیر ہین عمرؓ یہہ
ہوا ہے نہ ہوگا کوئی اس سا عادل

عمر بعد ہین عثمان عفان کے بیٹے
خلیفۂ سوم بہت باحیا تھے

یہ عثمان کا ہاتھ میرا ہاتھ سمجھو
علی خاتم الخلفا ختم نبی کے ؛
ہلاکت مین ہوتا عمر یہ کہے بس
حسن اور حسین کو یہ فرمایا حضرت
میری فاطمہ کے یہ بیٹے ہین میرے
محبت خدا کی اور اوسکے نبی کی
سوا ان کی الفت کے ہے ما سوا جو
مسمی ہو یہہ نام محمود یارب
تو سمجھے گا محمود محمود ہے یہہ ؛
یہہ محمود کی التجا ہے خدا سے
تصدق ہے یہ پیر کا بس سمجھ لے
اور سینہ مین بھر اپنی الفت ای معبود

نبی سے لئے ہین وہ کامل مکمل ؛
وہ کیسے شیخین اور کیسے سخی تھے
نہوتے علی گرچہ امر وقت عاقل
جگر پارہ دو ہین ذرا شک نہ لاحق
شرف خاص ہے یہ نہو عام داخل
یہی رات دن فکر ہے اولیاء کی
اندھا دل نہین آدمی ہے وہ غافل
محبت دے محمود کو اور الفت
والا نہ کان نام محمود قابل
کہ سینہ کو اوسکے محبت سے بھر دے
دیا درس باطل کیا تجھ کو شاغل
اور کردے بے کینہ یہہ سینہ میرا زود

نہ کرتا جو بیعت کو مرشد سے محمود
نہ ملتے یہ مسکین شاہ پیر کامل ؛

دارم دل از درد از صد گونہ تلوین در بغل
ای دل چرا محزون شوی شو خاکپای صوفیان
شیخ عصر جام بدہ تا حل شود ہر مشکلے
صحبت بدہ تو صالحان ست سو میان عاشقان
وقت نزع ای پیر ما آی و ببالین نشین -

نظر توجہ کن چنان ماند نہ تمکین در بغل
تعویذ جان آوردہ ام این سورہ یسین در بغل
در بحر رحمت قلب ما در بیت بہ تحسین در بغل
از صحبت بیگانگان تاریک دل مسکین در بغل
گیری سر ما در کنار کن ذکر و تلقین در بغل

روز قیامت گر خدا آید بعدل میزان حساب
گویم بخش از فضل خود تصویر مسکین در بغل

رفتم به بزم واعظان زان اہل نخوت یافتم
آیات قران بر زبان وسواس شیطان در بغل

حالا که عمر شصت و پنج مشغول نفسانی برفت
این نفس شیطان در کمین از سال حسین در بغل

مطلق بکن این روح را تا کے مقید در جسم
از درد و فرقت سینه آید به تسکین در بغل

یا شیخ عصر ما بکن اظهار عجز و انکسار
تا رحم آید بیکران فرہاد شیرین در بغل

یوسف صباحت داشته احمد ملاحت در حسن
فوقیت زمین و آسمان این حسن تمکین در بغل

محمود مریض بے نوا افتاده دور از اصل خود
از جذب عشق قلب کن ذاکر و تلقین در بغل

یارب بحق شیخنا مسکین شاہ نقشبند
فضلے بکن بر حلقه محمود مسکین در بغل

شادان و فرحان دائما آن دل که مشغول است
از قید ہستی کن رہا تا چند غمگین در بغل

ہنگام نزع شیخ ما آید به بالین نم فراز
گیرد سر ما با الیقین القای تلقین در بغل

در مسجد مکه شده از لک نماز بر نعش پیر
سه صد ختم قران شده طٰهٰ و یٰسین در بغل

والله باالله تاالله زنده است پیرم در زمین
در مسجد الماس پس افسوس تدفین در بغل

رحم بکن بر حال ما مسکین فقیر و ناتوان۔
شیخ عصر جام بده عدد مبین است در بغل
۱۳۱۴

الولد سر لابیه خیراتی میان سیدی
از بہر یوسف کن دعا آہسته امین در بغل

یارب بحق شیخ دین مسکین شاہ نقشبند
ده عشق محبت چون ایاز محمود غزنین در بغل

سن الف ہزار و دو صد پنجاه بود ہجر النبی ﷺ
۱۲۵۰
ماه رجب سیوم بود من این نقش پر کین در بغل۔
۱۷ - دوشنبه

اظهار نور عشق چه بر عاشقان کنم
ارشاد پیر خویش چه بر نوجوان کنم

از درد عشق لذت و مستی ز من مپرس — خود محرم است یار ز دل چه بیان کنم

دی شب بگفت یار که خاطر جمع دار — بوسه دهم و سینه دهم این و آن کنم

معشوق چون نقاب ز رخ بر نمی کشد — از خواب از خیال چه طال لسان کنم

هر وقت خوش که دست دهد مغتنم شمار — کس را وقوف نیست که فردا چه سان کنم

صد بار توبه کردم و آخر شکسته شد — داده شراب ساقی چه نام و نشان کنم

حالات عشق و مستی و لذت ز من مپرس — حیف است که سر عشق چه بر جاهلان کنم

از درد سوز آتش عشق یار ماه — یک روز نشال سال شده چه نهان کنم

یارب بده تو توبه نصوح مرغ روح را — باقی عمر بحجره دل آشیان کنم

نه قاضی و نه عالم و مفتی نه شیخ عصر — سلطان نیم نه ترک که زور پهلوان کنم

امروز چون جمال تو بے پرده ظاهر است — در حیرتم که وعده چرا آن جهان کنم

می خور که صد گناه ز اغیار در حجاب — این پند حافظ است که تعویذ جان کنم

صبر بکن مقام این دنیا است پنج شش — بعد عمر از پسر انترا شادمان کنم

از تیغ لاله بر آرم دمار نفس — از ضرب نام یار این دل خونفشان کنم

عمرم تمام گشت درین قیل و قال حیف — مالک بده تو قال که سیف زبان کنم

اے پیر دستگیر تو دست مرا بگیر — ارشاد خواهی هرچه بکنم تا همان کنم

مقصود محمود است شود عاقبت بخیر
مسکین شاه است پیر چه قربان جان کنم

چون حسن خاتمه نیست بدی و زاهد است — آن به که کار خود به خدای جهان کنم

بیچون بیچگونه و بے شبه و بے نمون — عنقا است اسم یار چه نام و نشان کنم

| | |
|---|---|
| زنده است ذات قادر قیوم لایزال | بعد یقین شد که چه وهم و گمان کنم |
| از تیغ لااله که این حیف قاطع است | از تیر آه سینهٔ دشمن فتان کنم |
| یارب بحق وسیلهٔ پیران نقشبند | ظاهر و باطن یکسال شده چه بیان کنم |
| شیرین سخن که یار زمان را تلخ نشود | مهر خموشی احسن است این بر دهان کنم |
| بے اختیار عشق ز خلوت بیرون رود | در نظر غیر نیاید و زو چه نهان کنم |
| ذات بحت معرا و مبرا است از خیال | در ذات پاک احد چه وهم و گمان کنم |
| در عین طوف کعبه چنانم خیال گشت | شد وقت صبح صادق اکنون اذان کنم |
| چه نعمت است جلوه عروسیٔ کعبه را | سجده کنان نماز جماعت عیان کنم |
| این جا جلال کعبه و آنجا جمال هست | حیرت در حیرت است چه نوشه مهمان کنم |
| دو روزه اقامت کعبه غنیمت است | چه شرح فیض رحمت نور فشان کنم |
| از نیکو بد چه کار ترا ذکر حق بگو | وقت است مصلحت که سکوت زبان کنم |
| محمود سال چار شد آغاز فتح باب | شور و فراق مدینه چه تا آسمان کنم |
| در راه حق چه مال که جان نیز حاضر است | دنیا است جائے فانی چه فکر مکان کنم |
| از دست ما چو رفت چه عالم چه اقربا | پایه است خام دنیا بس فکر ایمان کنم |
| ایمان بگور برد بمرد زنده دل ابو | ان شیوه خاص را بگروه بمقیلان کنم |
| یارب قبول باد بدرگاه احمدی | تحفه درود و سلام به سلطان جان کنم |
| اول مراقبه ذکر اسم ذات است | تعریف مراقبه احدیت از چه زبان کنم |
| در معیت ظهور شود بوسه و کنار | بیهوش بیقراری و آه را عیان کنم |
| اظهار هوا معکم بے خوف میکند | از لا نفی غیر و اثبات شان کنم |

در سخن وا قرب نشود جذب حال آه ؎    بس ذکر کلمهٔ را از لسان کنم ؎

اینجا ذکر و ذاکر هر دو فنا شده    مذکور به جاے نفس نشست امان کنم

از ساقی یحبهم و یحبونه    مست از شراب عشق شدم نوجوان کنم

اکنون محبت ستر نه شد بر ملا فتاد    ظاهر و باطناً چرا بر عامیان کنم

از قلب تا بقالب سلطان الاذکار    جاری شده شکر خدا را چه سان کنم

صوفی نهاده نام تجلیٔ صوری    در من ظهور کرده چه قربان جان کنم

الی است جان من و به مکتب نرفته بود    علم لدنی از کجا اموخت حیران شدم

در راه عشق هر کسے ثابت قدم نماند    در ماند نثار جان خود بر جان فشان کنم

از پند پیر دانا زخود گوش بند شد    محمود عشق محبت چرا پیر جوان کنم

خوفی خدا است قاضی نه مفتی نه بادشاه    از درد عشق پاک خود نیز درمان کنم

معشوق هوش دارد و عاشق ز هوش رفت    با هوش با حیا را چه رند گمان کنم

مجذوب برهنه شده معشوق را چون دید    پاره کنم و جامه بدن را عریان کنم ؎

راز درون پرده ز زندان مست پیر    این پند حافظ است که تعویذ جان کنم

این شمس دین ز مشرق و مغرب گرفته نور    از یک سراج فیض چه صد باغبان کنم

از قرب بعد حاضر و غائب مکن خیال    این بحر وحدت است که غرق شنابان کنم

تا زوا د اضطرب من سیرت ایاز    محمود را چه کرد چه شرح بیان کنم

بحر سقوط ذات است درین و گذشتن از قیست    این هم نخواهد ماند که فکر ایمان کنم

از پیر کامل و مکمل متاب رو    با عجز و نیاز سر بر آستان کنم

نظرش شفا کلام دوا صحبتش ضیا    مرهم توجه پیر به زخم دلان کنم

محمود ہر کہ عاشق مسکین شاہ شد بدان
منظور حق شدہ چہ شہ دو جہان کنم

آج خوشہ مین دانہ چلے آؤ چڑیان
یہہ مکہ کا دانہ بڑا کھاؤ چڑیان

اسیر مکاری ہے قابو مین اپنے
وہ لیسے سے ہشیار ہو جاؤ چڑیان۔

کیا لایا ہے دانہ نے اس دام مین آج
گرفت ہے اس جال مین نہ پھنس جاؤ چڑیان

مثل ہے کہ بھٹے کی چڑیا یہ کب تک
یہ دانہ کو کھا کر نہ اڑ جاؤ چڑیان

بہت ہے شراب آج میخانہ اندر
لے میتا محبت کا پی جاؤ چڑیان

اگر تشنہ لب ہے تو ساقی ہے موجود
لئے میتا محبت کا پی جاؤ چڑیان

کھلا آج دروازہ پھر ہوئیگا بند
ہوئے بعد بند پھر نہ پچتاؤ چڑیان

نذر دینا مسکین کو رد بلا ہے
بروز عرس سن لے بلا آؤ چڑیان

ملی مجھہ کو چالیس مین ایک چڑیا
یہہ س ع ی د سمجھہ جاؤ چڑیان

اشارہ ہے ہم پیرگان اہل حلقہ
رکھا نام چڑیان نہ چڑ جاؤ چڑیان

ہے منہہ چھوٹا چڑیا کا دانہ بڑا ہے
بس آج اپنی قسمت کو آزماؤ چڑیان

ہے پیٹ اونکا چھوٹا سا اور دل بہی تنگ
یک چلو سے پانی کے تھم جاؤ چڑیان

ہے موسم باران اور طغیانی گنگ
یک قطرہ تو ندی سے پی جاؤ چڑیان

زراعت ہے مکہ کی ندی کنارے
یہ خوشہ کے دانہ چن چن کھاؤ چڑیان

ہے مکہ کے بھٹون کا موسم بہانہ
ہے دعوت محمود چکھے جاؤ چڑیان

چلے آؤ محمود کے ہمراہ ندی
اب موسم ہے خربوزہ کو کھاؤ چڑیان

غرض میری تم سے اطمینان قلبی
ایک ساعت توقف ہو کر جاؤ چڑیان

ہنین تم کو تکلیف دیتا ہے محمود
تم خاطر جمع دل مین بیٹھ جاو چڑیان

محبت دل مین جب مین دیکھتا ہون　　نکلتے ہین میری آنکھون سے آنسون
رلایا حضرت آدم کو کس نے　　بر رنج دنیوی نکلے تھے آنسون
کیا دیکھی خواب مین تصویر یوسف　　زلیخا ہو گئی جو ایسی مفتون
دل بیدار عاشق کو کہان خواب　　کہ ہی چشمون سے جاری نیل جیجون
کیا دیکھا زلف کو لیلی کے وہ قیس　　جو ابتک نام ہے مشہور مجنون
کہان عاشق کو یارائے تکلم　　اشارہ سے سمجھتا دل کا مضمون
ہوا جو غرق بحر وحدت ہو　　نہین چلتا ہے اوس پر سحر افسون
ہزارون سے صدف خالے پڑے مین　　اسی دریا مین ہے ایک در مکنون
ہزارون شاعران جھوٹے ہین واللہ　　کہان حسان سا سچہ ہے موزون
بس اب مطرب میرے چنومیان تو　　سنا دے غزل جو سچا ہو مضمون
غزل جامی ہو یا حافظ شیراز　　ہو درد عشق جس سے بیر افزون

سوا مرشد نہ جانا فیض محمود
طبیب حاذق ارسطو یا فلاطون -

اصل ہے عشق احمد سر مکنون　　فرع ہے عشق لیلی اور مجنون
ابوبکر و عمر عثمان حیدر　　یہہ چار دن ہین خلیفہ ربع مسکون
تجلی سے درختان خاص ہے شب　　زمین سے آسمان تک بحر و ہامون
کلام وہ حق کا ہے توریت انجیل　　محبت سے بھرا قران مین مضمون

گویا دریا کو کوزہ مین بھرا ہے عجب اسرار معنی سے ہے مشحون
ہین یہ چارون نہر دریا ز جنت فرات عمان اور نیل و سیحون
سلیمان کی ہے کیا خاتم کی تاثیر مسخر ہوگئے بلقیس اب کیون
خدا جانے کہ کیا دل نے یہ دیکھا ہوا جو حیثیت سے اپنے بیرون
ہو الاول ہو الآخر شنیدم ؎ ہو الظاہر بدیدم ظاہر اکنون
یہہ وہ ملک عرب کا بحر و بر ہے دعا اس جائے کی مقبول ہے مقرون
یہہ وہ حج و زیارت کی ہے نعمت قدر کرتے تھے جسکی موسیٰ ہارون
سے غرق آب مین تاریخ حج کی برستا آب رحمت روز و شب خون
نہین ہے آب غش سکہ ہے محبوب ۱۳۰۳ زر نقد قلب ہے محمود میمون ؎
برکت پیر کے نعلین کی تھی نہ ملتا جو دیتا گنج قارون
سلامت رکھہ میرے تو بادشاہ کو کہ ہے محبوب ہند کیا ربع مسکون
جو ہو دشمن جان اس سلطنت کا غرق ہو نیل مین جیسا کہ فرعون
فزون لشکر دعا لشکر دعا سے سنا ہون مین بزرگون سے یہہ مضمون
جو کوئی مداح نبی کا میرے ہو وے ہے وہ محمود شعر گرچہ ناموزون ؎
محبت کے سوا مت پوچہہ مجھسے نہین مین جانتا دنیا کا قانون

گذر جاوے گی دنیا خیر و شر سے
رہے محمود نامی نام ما ہون ؎ ؎

## در مدح خواجہ سرایان مدینہ طیبہ سلطان فیروز یاقوت بلال

گوہر یہہ چار ہین اور مشتری چار کرے کون انکو قسمت ربع مسکون

یہہ سلطان اور یاقوت اور فیروزہ بلال عاشق لیسین ہین مازون

جو وہ سلطان ہے سلطان سب کا کیا عالم علم لدنی موسیٰ ہارون

خزانہ مین ہے جو سلطان کے یاقوت دگر فیروز لعل اور دُرِ مکنون

نذر فیروزن سے کی چشم پرخون نہ افطار مجہہ سے ہوگا روزہ مسنون

بلال اب دیوا اذان ہوی صبح صادق دوشنبہ ہجدہم رجب ہے مازون

ملایک کی صفت خواجہ سرا ہین بشر ایسے لطیف مرد ہین نہ خاتون

جنب اور احتلام دونون سی ہین پاک یہہ دونون حال سے ہین پاک مصون

مدینہ ہے وطن اونکا اصل پاک کہ ہے حب الوطن ایمان سی مقرون

گگے خواجہ سرا جبدن شہر سے وداع رمضان ہوئے کیا عطر مشحون

محبت اور خموشی مین ہمایت سراپا غرق احسان اور مرہون

ادب کرنا بزرگون کا اور تعظیم اور کرنا رحم خوردن پر ہے مسنون

بجا ہے امر و نہی شرع محمدؐ ہے ضد شرع نا چلنا یہہ قانون

ہوا فتح مکہ بزور اسلام ہبل اونسا گرا از کعبہ بیرون

ہزارون معجزے ہین شاہ دین کے بریدہ ناف ہوئے پیدا اور مختون

دعا ہوتی ہنین رد پیر مسکین۔ اثر ہے ہفت پشتن بلکہ افزون

خدا یار کہہ سلامت پیرزادے کہ ہین یہ جامع الخیرات معجون

یہہ مسکین شاہ میرے شیخ عصر مین
ہے عشق محمود آیاز پاک میمون

نام محمد جو سنون ارے میان جان کو قربان کردن رے میان

آنکھہ کی پتلی مین ہے نور حبیب
کیسا نہ چشمون مین رکھون رے میان

باغ دل مین ہین ہزارون گل کھلے
بوئے گل اب کس سے سونگھون رے میان

عینیت کے بحر کو ہے جوش آج
حال کیا معراج لکھون رے میان

تیرا ہے دیدار مجھے روز و شب
کتنا مین اب شکر کرون رے میان

ضرب حبیب ہے مجھے مثلِ ذبیب
میرے محمدؐ سے ملون رے میان

رند قلندر رہون اور مین مست ہون
وعظ و نصیحت کیا سنون رے میان

نام محمدؐ کا ہے جب حرز جان
حاشا و کلّا نہ ڈرون رے میان

سورۂ عمران قریب آگیا
سورۂ بقر کیا نہ پڑھون رے میان

اینۃ الکرسی ہے خلاصہ قرآن
بنٹھہ کیا خلوت مین گھسون رے میان

کیری نہین کچی چھپے برگ مین
پختۂ عام کیسا چھپون رے میان

طوطئ جان تن کے قفس مین ہے بند
روزنِ در سے کیا اڑون رے میان

کوئی حکیم اب نہین ناندیڑ مین
دل کا علاج کس سے کرون رے میان

خواب بیداری ہوی اب یکسان
فرق نہین کس سے کہون رے میان

قرۃ العینین نبی کے ہین دو
ورد یہ دونون کا کرون رے میان

روٹھ گیا آج جو میرا حبیب
علم لدن کس سے سیکھون رے میان

دل کو ہے تسکین یہہ مسکین سے
تیری محبت مین جیون رے میان

پیر کی شب ہوتی دعا مستجاب
آج دعا کیون نہ منگون رے میان

عاقبت محمود کی محمود ہو
عشق مین تیرے ہی مرون رے میان

جسے ہو عشق دل محمود اوسے عذر و بہانہ نین
زمشرق تا بہ مغرب باالفرض دوری گر ہزار ہے
رہے معشوق کے تابع اوسی کا نام ہی عاشق
جماعت مین اگر ہو کوئی ہو صاحبدل ایک
سعادت ہی عبادت ہی ثواب آخرت بھی ہے
اگر مجلس مین ایک بیٹھا ہو او رہو ایک ہزار اندہی
شکر ہی کہ تھی یہ مجلس مولود النبی عربی
فقیر و نکی امیر و نکی ہی صدر روز ازل سی بس
اگرچہ حاجیان حلقہ محمود ستر ہین
مریضون کو ضروری ہے دوا خانہ طرف جانا
ربیع الثانی ہوی آخر سن تیرہ سو نو ہجری ۱۳۰۹ھ

محبت مین بہکا دیتے ہین دریا کو کنارا نہین
محب محمود ہو تسلیم عقل مین راز لانا نہین
ہے یہ بے اختیاری نعل عقل کا کچھ ٹھکانا نہین
محبت سے ہے مولود اوسے کیا ہم سنانا نہین
مگر شرط ادب ہے ہو کیا باطن کا خزانہ نہین
طفیل اوس نام احمد کے بھلا کیا بخشوانا نہین
خدایا بخش محبون کو یگانہ ہے بیگانہ نہین
عشا سے تا صبح بیدار خیال محل خانہ نہین
مگر نا ندیڑ مین گیارہ سی کیا زاید لکھانا نہین
کیا مرغ روحکو یارب سوا اسجا کی دیوانہ نہین
آیا زصادق سوا محمود کی تئین کوئی پہچانا نہین

شکایت کچھ نہین چونمیان یوسف سہی ای محمود
سے لیلی کی کیا باتین جو مجنون سا دیوانہ نہین۔

آفتاب ہند سے روشن ہوا ملک دکن
آپ ہین سلطان دین ہند الولی نائب رسول
فیض چشتیہ مین ہی بس سکر و مستی جذب و حال
خاندان چشت کی سردار ہین خواجہ معین
فیض جاری ہی ایکا ہی سارے خاص عام پر
حمد ہو یا نعت ہو محبوب رب العالمین ؓ

ہے شہر اجمیر کا بس سیر سے خواجہ کا وطن
ہے لقب مشہور خواجہ آپکا چارون کہین
جانتی ہین رمز یہ بس واقفان امر کن
آپ ہین بانی طریقہ چشتیہ کے جان ہین
ہو نظر رحمت کی مجھ مسکین پر شاہ زمن
مطرب خوش لحن ہو اور ہو کوئی بس شیرین سخن

اتباعِ شرعِ نبی جو کہے کوئی کرے
ہون غریب و مفلس و بیمارِ عشق کا ناتوان
شیخ مین فانی ہون اور ہے شیخ فانی کل پیر
نقشبندی نسبتِ صدیقہ کا ہون غلام
لاوسیلہ پیر کا منگتا ہون اب اسوقت دعا
آپکی دہلیز پر حاضر غلام بے وفا
عاقبت محمود کی محمود ہو خواجہ پیر سے
سن تیرا اسو پیرا ایک تہا کیا خوب بمقام اجمیر تہا
۱۳۰۱

راگ شرعی بے مزا اسیر ہے بزرگونکا چلن
ذی عیال مقروض ہون اب ای میر دلکی چمن
اختلافاتِ ظاہری باطن مین یک جا وطن
فیضِ چشتی سکر و مستی مین اثر بادہ کہین۔
عمر باقی دور ہو سب رنج اور درد و محن
دست بستہ عرض کرتا ہون پیرا یہہ سخن
بہ وظیفہ کمترین محمود کا ہے رات دن
پنجم رجب بروز جمعہ چنو میان رکھنا جتن

شاہ مسکین پیر و مرشد راہ بر و راہنما
ہے توجہ پیر سے دایم ہمارے دل کو امن۔

دلِ بیدار جو کہ ہوتے ہین
اونکا پیرون کے صدقہ ہو جانا
محکِ امتحان محبت مین۔
گذرے بارہ یہہ روز بارہ سال
بحرِ وحدت کے آشنا جو نہین
جسکو نسبت نہین خدا سے ذرا
اہلِ دنیا ہے کیا خراب آفات
کرتے ہین کیون غرور فقرا سے
اونکا حامی ہے خود نبی عربی

خوابِ غفلت مین کب وہ سوتے ہین
راتدن دانہ ہو پروتے ہین
زرِ خالص ہین کب وہ کہوتے ہین
دردِ فرقت مین یار روتے ہین۔
قیل و قال اونکے حق مین غوطے ہین
آدمی نہین ہین بلکہ طوطے ہین۔
نیک و بد قبر مین سب سوتے ہین
اہلِ دنیا عقل کے کوتے ہین
اونکا کیون کینہ دل مین بوتے ہین

حال سچ خیال ہے فقیرون کا
پیر مسکین ہین کامل و اکمل
قال والے خیال طوطے ہین
عشق کیون امتحان مین کرتے ہین

جب عشق محمود جس کا ہوتا ہے
غم عشق اونکا دل مین ہوتے ہین

عشق دنیا کا آج ہے کل نہین
عشق محمود کیا آج ہے کل نہین
عشق یوسف زلیخا جاتا رہا
عشق مسکین کیا آج ہے کل نہین
عشق دنیا کا فانی سرا پا یاد
عشق مولا کیا آج ہے کل نہین
ہے فنا لحظہ لحظہ خاکی کو
روح مجرد کیا آج ہے کل نہین
ایک شب تو تو آ میرے گھر مین
شوق ملنے کا آج ہے کل نہین
گزرے سولہ برس یہ جذب حال
چند دم عمر آج ہے کل نہین
جو دعا کرنا ہے سو کر لے آج
اطمینانِ قلب آج ہے کل نہین
یہ نہ سمجھو کہ کل بھی ہوگی یقین
مجلس ایسی جو آج ہے کل نہین
جان جائے تلک کہونگا حبیب
سینہ سینہ سے آج ہے کل نہین
آج بجتے ہین نوبتین جا جا
سن لے آواز آج ہے کل نہین
کام دنیا کا سارا بے پایا
ہونگے محرم کا آج ہے کل نہین
وقت تو یہ کب اویگا یارب
فرصت وقت آج ہے کل نہین
بس خیالات کل مین مست کرو
پیر مسکین شاہ آج ہے کل نہین

عشق محمود ہے پاک گر ہو آیا
نام محمود کیا آج ہے کل نہین

عشق ممکن کا حادث و نابود ہے ... عشق ہو لا کیا آج ہے کل نہیں
لب پہ لب سینہ سینہ عریان تن وصل بے کیف آج ہے کل نہیں
ایک بوسہ تو کیا کہ سو بوسہ حجر اسود سے لے آج ہے کل نہیں
آج گل رنگ دور ہے زنگار رنگ جو خلوص یار آج ہے کل نہیں
آہ بازار فانی دنیا کا ہے خوب جانو کہ آج ہے کل نہیں
کیا تماشا ہے حال دنیا کا آزمایا کہ آج ہے کل نہیں
حسن یوسف پہ مت غرور کرو یہہ زلیخا بھی آج ہے کل نہیں
ابتدا انتہا یہاں یکساں ہے گفتگو حال آج ہے کیا کل نہیں
نار شہوت ستاویگی کب تک تیزی عشق آج ہے کیا کل نہیں
ذرہ ذرہ فنا پذیر ممکن حادثات زمانہ آج ہے کیا کل نہیں
فرق ہے حادثہ اور ممکن میں بو ظاہر کیا آج ہے کل نہیں
ہے محبت خدا کی باقی سب ظل مجازی ہے آج اور کل نہیں
یوم عاشورہ آج ہے کل نہیں ماہ محرم بھی آج ہے کل نہیں

اشرف ولیوسف اور چنو میاں
جانو محمود آج ہے کل نہیں

حسن یار اپنا جب دکھاتے ہیں دہی آگ عشق کی بڑھاتے ہیں
باندھا احرام عشق کعبہ جو سر بہ ہند اسے گراتے ہیں
سو طرح سے بنا کرشمہ و ناز خواب میں بھی کیا دل لیجاتے ہیں
جسکو چاہیں نظر تو دیتے ہیں مردہ دل بھی ہو تو جلاتے ہیں

ہے زبان شیخ مین فیض اور بیان
جسکو جو چاہتے بتاتے ہین
ہر وقت ہے جدا تجلی یار
رنگ برنگ حال کیا اٹھاتے ہین
چشم اپنی کو چشم جانان سے
خواب مین چشم جو ملاتے ہین
آتش عشق سے جلا دل جو
دل عاشق کو کیون جلاتے ہین

عمر محمود عشق مین ہو شاد
ایسے سوتون کو کیون جگاتے ہین

کیسے پیری مین حال ہوتے ہین
کہ جوان پیر دیکھ روتے ہین
سرد دل ہو گیا جلال سے جب
عقل کیا پھر حرام مین کہوتے ہین
مرحبا آفرین فقیرون کو
دانۂ ذکر حق پروتے ہین
ننگی شمشیر ہے ہاتھ مین تسبیح
کیا عصا مولوی کے سوٹے ہین
آئینۂ دل فقیر ہے نازک تر
سنگ دل بے تمیز ہوتے ہین
آدمی اصل سے ہے نقل طوطے
کیا پرندے بھی آدم ہوتے ہین
تہ ملے دل کی جب کسوٹی سے
زر خالص نہین وکہوٹے ہین
فیض سے شمس کے جہان روشن
ایک سراج سے ہزار ہوتے ہین
آپ سے فیض نام اللہ کے
جامۂ دل کا میل دہوتے ہین
کیا کرین سگے مد جوان ست حال
عاشق پیر پیر ہوتے ہین

غزل محمود اب سنا مطرب
صاحب حال ہوش کہوتے ہین

پیر مسکین سوا پیر کوئی محبوب نہین
اونکے دیدار سوا اور کچھ مطلوب نہین

صیقل ذکر سے کیا صاف ہوا آئینۂ دل
قلب تنہا ہیئت ہے محبت میں کچھ مقلوب نہیں

خطرۂ غیر تھا پردہ مجھے معلوم نہ تھا
اوٹھ گیا پردہ دوئی نقش سے مرہوب نہیں

دل کی تختی پہ لکھا ہے کیا قلم اللہ سے
ذکر عشق میں حرف حاسب و محسوب نہیں

سینہ سینے سے ملے اور لب لعل سے لب
بحر وحدت میں ہیں غرق راکب و مرکوب نہیں

اپنے محبوب سے کیا کشتی محب صادق
پہلوان عشق ہے خود غالب و مغلوب نہیں

پیر استاد و ماں باپ کی تعظیم ہے ادب
کیا رحم خوردوں کے تئیں سنت و مندوب نہیں

کیا تجلی ہے محمد کی اب عاشق صادق
کوئی ایسا نہیں جو طالب و مطلوب نہیں

دونوں میموں میں اشارہ ہے کیا عاشق معشوق
کیا فنا اور بقا سالک و مجذوب نہیں

من رآنی فقد رأ الحق کیا حسن ملیح
عین تاثیر ہے نمک غیرت مصحوب نہیں

ذات اوسکی ہے معرا و مبرا بیچون
انقباء التعین سے یہ مکسوب نہیں

ہیں براہیم و اسمعیل و اسحاق یعقوب
کیا ذبیح اللہ خلیل اللہ کو مرغوب نہیں

غزل محمود سنا جو کہ ہو عاشق مسکین
جامۂ دل ہے سیاہ جسکا اوسے شوب نہیں

ہے مراقب جو حقیقت محمد احمد
کیا محمد کا غلام احمد و محبوب نہیں

تو شہنشاہ دو عالم ہے اسے یوسف مصر
کیا عزیز اور زلیخا کا تو مطلوب نہیں

امر معروف نہیں منکر ہے بر عقل بلوغ
صاحب حال کی کیا عقل اب مسلوب نہیں

بے حیا اور شرم غیر سے نامحرم سے
وصل عریانی میں عاشق سے اب محجوب نہیں

نہیں جھکتا ہے کبھی عاشق بیدل جب سے
ذات بحت فیض نبوت کا کیا موہوب نہیں

اپنی اولاد تصدق کردن بر صاحب دل
چون چرا تیر و کمان جنگ و سر توب نہیں

صوت داؤدی کی حاجت ہی نہ امیر کی
نغمہ خوبیان کیا ساز و مرتوب نہین

گو چہ ہے پردہ عشاق خراسان اعراق بھی
حجرہ مطرب مکروہ ہے مرغوب نہین

اپنا آواز سنا دے تو ہے مطرب میرا
راگ بلبل کا بھلا گل کو کیا مرغوب نہین

کونسی چیز کا عاشق ہوا محمود بر آیاز
مثل خوبیان کیا اور کوئی محبوب نہین

خدا چاہے ملک عرب دیکھتے ہین
ان انکھون سے ہم بیت رب دیکھتے ہین

شب قدر کی کیا قدر بے قدر کو
جو ہین عاشقان قدر شب دیکھتے ہین

نہ ہو یاد اللہ جس انسان کے دل مین
مثل جانور خر کلب دیکھتے ہین

نہ ہو جسکو تعظیم قبلہ کی دل مین
تو اہل حرم بے ادب دیکھتے ہین

نظر عاشقون کی نہین ہے عرب پر
جسے دیکھتے ہین محب دیکھتے ہین

نہ ہو جس کو ایمان اگر بادشاہ ہو
ہم فرعون اور بولہب دیکھتے ہین

رہے پیر مسکین شاہ ہم سے راضی
توجہ کی تاثیر سب دیکھتے ہین

سنا صاحب دل کو اپنی غزل تو
سخن شیرین محمود رطب دیکھتے ہین

طفیل جہ کے چہ لاکھ ہوئے آزاد بر عرفات
ہم ہر سال حج فضل رب دیکھتے ہین

مبارک ہوا سے حاجیو حج اکبر
ظہور یا غفور اہل قرب دیکھتے ہین

۱۲۹۷ھ

جہاز کلان تیز ادھا ہے لکھنی
پیر محمود تیرے عقب دیکھتے ہین

ہزار آفرین تجھ یہ محمود تاندیڑ کے
یہ قسمت کی نوکری عجب دیکھتے ہین

لیا چاند ذی قعدہ تاندیڑ مین تھا
کیا ذالحج یلملم پہ اب دیکھتے ہین۔

پہونچنے کو محمود کے ایسی جلدی
محبان نا اندیشہ عجب دیکھتے ہیں

نہیں جانتے اہل دنیا فضل کو
قیاس و عقل اور کسب دیکھتے ہیں

غم دینوی نہیں فقیروں کو ایک مو
مگر اہل دنیا کرب و دیکھتے ہیں

بصیرت نہیں اہل دنیا کو دل کی
کیا یہہ نور باطن قلب دیکھتے ہیں

سن بارہ سو نود اوپر سات ہے محمود
١٢٩٧
ہوا آٹھواں حج یہہ جب دیکھتے ہیں

یہاں ایک رنگی سے لی کی اپنا جلوہ
کہ نام وری کو بر لب دیکھتے ہیں

عجب معاملہ عشق ہے پیچ در پیچ
جو ہیں اہل دل بس وہ قلب دیکھتے ہیں

یہاں ابتدا انتہا ایک سان ہے
جو جب دیکھتے تھے سو اب دیکھتے ہیں

خدایا تو دے عشق محمود کو اپنا
گمان نیک سے سب محب دیکھتے ہیں

ستون حنانہ کا رونا اب تک
کیا تاثیر ہے منبر کو جب دیکھتے ہیں

سنا ہوں ہے وہ دفن منبر کے پائین
مگر عشق عام خاص کب دیکھتے ہیں

ہوئے حج محمود تو شکر کر اب
زیارت ہے ہشتم فضل رب دیکھتے ہیں

دعا پیر مسکین کی تیر مدف ہے
جو جب دیکھتے تھے سو سب دیکھتے ہیں

نہ موروثی ہے فیض نہ جدی کسب ہے
خداداد ہے فضل رب دیکھتے ہیں

حسن بصری ہو یا سہیل ہوا عراقی
ایاز و بلال حبشی کب دیکھتے ہیں

میرے پیر و مرشد ہیں کامل مکمل
دعائیں سدا ملتے لب دیکھتے ہیں

خدا جذبہ دحال محمود ہوا اخر
توجہ پیر روز و شب دیکھتے ہیں۔

خدا چاہے بیت الحرم دیکھتے ہیں ۔ ان آنکھوں سے باغ ارم دیکھتے ہیں

جنہے دیکھتے ہیں سر و پا برہنہ ۔ کیا محرم بھی دنیا کا غم دیکھتے ہیں

اٹھا لے مزدلفہ سے انجاس کنکر ۔ منا میں کیا شیطان رجم دیکھتے ہیں

فنا ہو گئے ایسے دیدار کعبہ ۔ کہ محرم کو عاشق صنم دیکھتے ہیں

ہیں حقدار ما باپ اور پیر و استاد ۔ کیا خدمت میں جاہ و حشم دیکھتے ہیں

ہو صورت محب اور باطن مخالف ۔ تو ایسے سے رنج و الم دیکھتے ہیں

ہوئے جب سے داخل ہم حد حرم میں ۔ ادھی دن سے فیض و کرم دیکھتے ہیں

یہ شور و بکا اور گریہ و زاری ۔ دعا حاجیان چشم نم دیکھتے ہیں

تجلی ہے رحم غنی کی بر عرفات ۔ کہ شاہ و گدا کو بہم دیکھتے ہیں

نہیں یہ فخر کچھ کہ حج کیا رسوا ان ہے ۔ امید عفو کا قلم دیکھتے ہیں

فقط گو دکھلوا فروشی نکار و نا ۔ کیا بحر و سخا اور کرم دیکھتے ہیں

بہند ہا آج محمود احرام حج کا ۔ دم شکر منا ہیچ غم دیکھتے ہیں

کیا اترا ہے جنت کا ٹکڑا زمین پر ۔ کہ کعبہ میں ناز و نعم دیکھتے ہیں

کیا نور جیب آحمد سے قرۃ العین ۔ محبت میں ہم چشم نم دیکھتے ہیں

سن تیرا ہے تین ہجری کا اسوقت ۔ ضعیفی سے ہم پشت خم دیکھتے ہیں

نہ ہو جس عمل میں خلوص اور محبت ۔ تو ویسی عبادت رسم دیکھتے ہیں

نظر کرتے ہیں حال مسکین کا جب سے ۔ تو طاعت سے اپنے شرم دیکھتے ہیں

شہید عشق محمود میرے تیغ لا ہے
کسی جا مرے اہل دل دیکھتے ہیں

ہے شکر خدا آج عدن دیکھتے ہین
عدن کیا کہ ملک یمن دیکھتے ہین

گلستان عرب کا ہے کیا ایک گل تر
اسی جا سے ہے بو قرن دیکھتے ہین

مقام قبا ہے یلملم کی میقات
کہ احرام حج کا کفن دیکھتے ہین

کہان بوے دنیا کے گل مین ہے ایسی
جو بو باطنی فیض مطن دیکھتے ہین

اگرچہ ہے گرمی عدن کامران مین
مگر اہل دل کب محن دیکھتے ہین

کیا برگزیدہ تو ملک عرب کو
عجم مین بہت شر فتن دیکھتے ہین

جسے عشق محمود ہے زندہ ابد ہے
کسی جا مرے خوش خرم دیکھتے ہین

نکر فکر دنیا کی محمود ایک دم
کیا کچھہ صاحب دل حزن دیکھتے ہین

کیا نصیبہ ہے جو مکہ مین رہا کرتے ہین
گرد اس کعبۂ اقدس کے پھرا کرتے ہین

ملتی ہے کیسی نماز اور ذکر مین لذت
اور مناجات حرم مین جو منگا کرتے ہین

حجر اسود ہے گویا دست وہ محبوب کھلا
بوسہ ہر بار حجر اسود کو دیا کرتے ہین

جسطرف پیر کا رخ ہو وہی قبلہ محمود
کعبۂ دل کے ہم اطراف پھرا کرتے ہین

گرچہ کعبہ ہے فرشتونکا فلک پر معمور
ہان ملایک ہی طواف کعبہ کیا کرتے ہین

شیخ کامل و مکمل کا ہے دل مثل حرم
جو دعا اس مین منگے اسکو روا کرتے ہین

ذبح کرتے ہین یہ دیشہ کو وہ شمشیر سے کیا
تیغ سے لاکے جب اپنی کو فنا کرتے ہین

تیغ سے لاکے قتل ہوئے ہو وہ مرد ہین شہید
جان سو جان وہ جانان پہ فدا کرتے ہین

صدقہ جاریہ مردہ کو ہے زندہ کرتا
آج تک نام زبیدہ کا لیا کرتے ہین

انکو سر تاج سمجھا اور ہو تو انکا غلام
جو خلوص اور محبت کہ کیا کرتے ہین

قافیہ ہے نہ ردیف اور فصاحت شعرا
اپنے گھر آپ ہم دیوانہ بنا کرتے ہین

دشت ویرانہ مین کیا قدر کریگی یہ بوم
قدر بس باز کی شاہ باز کیا کرتے ہین

سن ہے بارہ سو اور اسی کے اوپر نو محمود
در و دیوار پہ ہم شعر لکہا کرتے ہین
۱۲۸۹

جیسے خوش آئی تجھے گوشہ نشینی محمود
اہل دنیا تیری حالت پہ ہنسا کرتے ہین

مرض عشق مین جو تن اپنا گلا دیتے ہین
شافیع روز جزا اوسکو شفا دیتے ہین

جان اپنی جو دیا راہ خدا مین محمود
جان جانان سے شہیدونکو ملا دیتے ہین

جبل عرفات پر چہہ لاک برہنہ سر ہو
کرکے آواز وہ لبیک رلا دیتے ہین

کرتے ہین کیسا طواف اور زیارت اس جا
بس ریاضت سے یہ تن اپنا گلا دیتے ہین

شمع کعبہ پہ گرا کرتے ہین پروانہ مثال
عقل اور ہوش کے پیر اپنے جلا دیتے ہین

ملتزم پاک ہے محبوب کے سینہ کے مثال
ملتزم پاک سے سینہ جو جما دیتے ہین

اس زمانہ مین خصوصاً میرے پیر و مرشد
فیض اس کعبہ کا اس جا بہی دلا دیتے ہین

ہر مہینے مین ہر ایک سال ہر ایک دن ہر شب
فیض و رحمت سے یہ قالب کو جلا دیتے ہین

سلب امراض سے اونکی توجہ کافی ہے
مرض مہلک سے میرے پیر شفا دیتے ہین

دیکھہ کر صورت بیمار طبیب حاذق
جیسی بیماری ہو بس ویسی دوا دیتے ہین

نہین کرتے ہین وہ اظہار محبت اپنی
غیر کی آنکھہ سے یہ فیض چھپا دیتے ہین

ہے غلاف کعبہ کا محبوب کا جامہ ہی سیاہ
جسکو چاہتے ہین تو دامن مین چھپا لیتے ہین

عاقبت تیری ہو محمود بزرگان حرم
پیر و مرشد بھی خصوصاً یہ دعا دیتے ہین

بسا اوقات در حالات فنا باشم بذکر تو
نمی آید زمن یا رب بجز لا ہو و الا ہو

فراموشم شده مادون نه ذکر و ذاکر و مذکور
چه بحر وحدت است یا رب که غرق است قالب و بو

سر مو خشک اگر مانده و غسل است و نه ظن طاہر
ہمین دان حب دنیا را که ناپاک است ہمه بدبو

خداوندا چه خواہد شد خدا خود عالم الغیب است
درین سال روان بینی چه خواہد کرد آخر ہو

غزالانِ حرم را قید در دامِ محبت کن
بزور و زر زغرور نفس نه آید صید این آہو

وداع بادا محبان را که قدر ما ندانستند
ازین ناند پڑے بے زارم سفر در پیش است ہمو

شکایت نیست از یاران که در حلقه نمی آیند
ندیدند خلق محمود ابر فتند چار سیر ایک سو

سر زلف و گلِ رخسار محبوبی پھنسا دل کو
که پھر بار دگر ہرگز خلاصی نا ہو بلبل کو

کمندِ یار مین ایسا پھنسنا چاہیئے دل کو
دل آہو رمیده کا مراد دل اب حاصل ہو

گلستانِ حرم کے آج کیا خندان گل و بلبل
رہے سر سبز یه باغ جنان یا رب نه زایل ہو

غزالان حرم کا صید گر چاہتا ہے ای صیاد
تو پھر میدان عرفه مین ملیگا تجھه نه کاہل ہو

تصدق ہو تو ایسے کا که جو ہو عاشق کعبه
تجھے کیا قدر کعبه کی نہین تو عاشق کامل ہو

نہین ہے دور وہ کعبه تیرے شاہ رگ سے ہے نزدیک
یہی ہے وقت فرصت کا یلملم چل نه کاہل ہو

فرض ہے باندہنا عرفه اور احرام طواف کعبه
ذبح کر نفس دنبه کو که پھر حج تیرا فاضل ہو

نه جب تک سر تراشے حاج کھلے احرام ناممکن
کرے سنگسار شیطان کو ہی واجب دیکھه مسایل کو

فدا کر مال جان اپنا که جو ہو عاشقِ مسکین
ذرا تو قدر کر عالم نه اتنا منکر جاہل ہو

دعا ہے یوم عاشوره گویا مفتاح جنت کی
فتح ہے باب کعبه کا امن ہے جو که داخل ہو

عمر ہو پیر مسکین کی زیاده ایک سو سے بھی
که مرشد شاه مسکین ہین قطب کامل و اکمل ہو

اسی باد خزان آفات دنیا سے نگاہ رکھنا
دل محمود فنا رگل یہ ہان ہرگز نہ مایل ہو

دکھادے اے یوسف تو دیدار کو
نگاہ توجہ کر متقنع اٹھا کو
تو ناظر ہے ادس کا وہ ناظر تیرا
سیاد اکرے نا رفیق راز فاش
تمنا ہے بے داد اور سین ہو
نظیر ین ہہین سیرے سکین سوا
امانت ہے چالیس برسون کی آج
یہی سمجھا تہا نور ظلمات ہے
صفت ہو عفو کی تو وہ ہے کریم
لے آیا ہون مایہ نفیس و عجیب
ہے نور حبیب محمد ہیرا
سن تیراسو ہے آٹھ ہجری کا اب ۱۳۰۸
غنیمت سمجھ دور محمود ہے

ذرا پوچھ اپنے تو بیمار کو
ذرا دیکھ لے عاشق زار کو
چھپا دل مین اپنے تو اسرار کو
نہین مصلحت وقت اظہار کو
لب لعل شیرین شکر خوار کو
غنی دل خدا ہیچ خریدار کو
سپرد کرنا چاہتا طلب گار کو
طمع دنیوی توڑ زنار کو
بخش یہ امانت تو دیندار کو
لیجاتا کھلے ہاتھ بازار کو
دعا دے تو اپنے برخوردار کو
کیا کرتا ہے اس سال گل خار کو
دعا نیک کو دے نہ فخار کو

سلامت رہو پیر سکین شاہ
دعا کرتا محمود مددگار کو

حق روضہ اقدس حضرت کا کب ہمکو دکھاتا دیکھین تو
شب لی گئی یہ ہمنہ گئے اس وا قسمت وا نصیب

یاد اسکی تنہا مین ہمکو در گور سلاتا دیکھین تو
کیا اسکی تنہا مین ہمکو دنیا سے اوٹھاتا دیکھین تو

یک قطرہ پئے گر کوثر کا پھر تشنہ ہو تا بہ ابد
وہ آبِ حیات مدینہ کا کب خضر پلایا تا دیکھیں تو

خوشبو ہے اگرچہ عطر عنبر لیکن ہو برابر کب ہمسر
بو خاک مبارک روضہ کی کب ہمکو سنگھایا تا دیکھیں تو

کیا خوف ہے اوسکو دوزخ کا جو سیر ہو آبِ زمزم کا
دیدار شہود کعبہ کا کب ہمکو دکھاتا تا دیکھیں تو

جسد نگر مدینہ ہو پہنچو نگا خیرات کرونگا پڑھتا درود
بس اپنی معلم ہے ہمکو کس دن وہ ملاتا تا دیکھیں تو

کیسی تہی محبت مسکین ہے اس ہیرے نبی ہاشم کو
خرما مدینہ مسکین ساتہہ کب ہمکو کھلاتا تا دیکھیں تو

ناپاک گناہوں ہوں اب وہ آب طہارت ہی کس جا
اس نہر مدینہ نہلا کون پاک کراتا تا دیکھیں تو

دیدار کا تیرے ہر دم ہو کا محمود غریب مسافر ہر
جد درد ہجرت مدت گیے کس روز بسایا تا دیکھیں تو

سن تیرا سو ہجری کا چلا اور قرض ہی اکیسو پنجا ہو
اس سال روان میں محمود کون ہمکو لیجاتا تا دیکھیں تو

ہو طول حیات مسکین شاہ کیا فکر ہے تجہہ کو محمود
شیخ نظر توجہ سے ہمکو کس در بلاتا تا دیکھیں تو

شہود یار سے دیدہ میرا مستور مت کیجو
کھلی چشم بصیرت جب اوسے پہر کور مت کیجو

سبق دے نحن و اقرب کا انا و نفس زائل ہو
اب تار عشق محبت کو سرد کا فور مت کیجو

نہ حسن یوسفِ مصری نہ تو بہ مثل آدم کے
مقام خلت ابراہیم سے اب دور مت کیجو

مجہے کیا کام ہے فرہاد اور شیرین سی کیا مطلب
تلاطم موج دریا عشق احمد شور مت کیجو

یہ گرمی عشق کی یارب قیامت تک رہی باقی
اب تار عشق محبت کو سرد کا فور مت کیجو

محبت ہو تو تیری ہو اور الفت ہو تو تیری ہو
میرے دلکو اب خطرہ غیر سے مخطور مت کیجو

کیا آزاد جب تو قیدِ دنیا سے ہمیں یارب
گناہ گاروں ہے اب دوزخ کے تئیں معمور مت کیجو

یہ نسبت تار آمد رفت سے ہے قوتِ ایمان
تو ٹے جب تار ایمان کا اوسے منفور مت کیجو

ادب واجب ہے حسن ظن اگر سالک ہو یا مجذوب
تن عریان بے جامہ سے اب مشہور مت کیجو

ترا ہے رتبہ عالی کیا مجذوبان حق یارب
تیرے مجنون کے در سے سگ کے تئیں مہجور مت کیجو

غلام کمترین ادنیٰ ہے ایک محمود ناندیڑی
اب تیزی عشق آتش کو سرد کافور مت کیجو

نہیں ہے قرب بالائی کتئیں قرب مکان دگو
مثل شیر و شکر کردے فنا نا دور مت کیجو

بوقت فرض و واجب اور سنت کے نہیں فرصت
جوان عشق کے تئیں پیر او معذور مت کیجو

مثل گل کے رہوں خندان نہ مثل غنچہ لب بندہ ہو
بسط کے بعد قبض سے پھر ہمیں رنجور مت کیجو

حاجیان توبہ کرتا ہوں شکست ہوتی ہی ستر بار
سیاہ روئی سے اپنا ناندیڑ میں مشہور مت کیجو

دکھا دیدار اپنا ہو شب ادتار وہ آخر
کہ نور شب قدر مثل شب دیجور مت کیجو

محمدؐ ہے حبیب میرا نواسہ قرۃ العین ہے
وہ ہے تعویذ جان میرا جسم سے دور مت کیجو

شمار حاجیان ستر کئے توبہ میرے دست
طفیل ان حاجیوں کے اب حرم سے دور مت کیجو

ہوئی تسلیم ہیچ اثنا میں تیر اسود میں ہجری ۱۳۱۳ھ
در لیلی سے مجنون کے تئیں بس دور مت کیجو

حقیقی یا مجازی ہو مگر ہو عشق ایاز محمود -
یہ سر حال باطن کا مثل منصور مت کیجو

مشہور اولین ہو مذکور آخرین ہو
سردار انبیا کے تم رحمت اللعالمین ہو

قریب خدا کسی نے تیرے سوا نہ پایا
از جمل واصلین ہو از جوق کاملین ہو

احمد کے وہ سخن ہیں جسمیں نہ شک ہو
اونکو کہے جو جھوٹا بوجہل کاذبین ہو

تھا جسم پاک ایسا جسپر نہ بیٹھے مکھی
سر پر ابر تھا سایہ ایسے تو نازنین ہو

ستر ہزار فرشتے پڑھتے درود دن رات
واللہ روضہ اندر تم خاتم النبیین ہو

جسدن کہ انبیا سب بولینگے نفسی نفسی
امید ہے ہمکو تم سے شافع المذنبین ہو

جو تم حکم گئے ہو ہے حکم وہ خدا کا　　اس حکم پر پکا ہو جو کوئی کہ عاشقین ہو

اونکے صحابہ سارے ہین فلک کے ستارے　　دشمن اگر ہوا ونکا بیشک وہ ظالمین ہو

کربل کی جو زمین پر حضرت امام اوپر　　خنجر سے جس شقی نے مارا وہ ظالمین ہو

پڑہکر درود محمود کر ختم یہ قصیدہ
عاشق ہو پیر مسکین راہ دان دراہ مین ہو

جبریل کا مکان تھا جو سدرۃ منتہی سے　　احمد کا لامکان تہا کیسے وہ جانشین ہو

معراج کی جو شب تھی تھی فوج سب ملک کی　　ہمراہ رکاب جسکے جبریل سا امین ہو

ہر ایک نبی ولی کے ساقی ہو تم محمد　　مخزن ہو فیض رب کے مقصود طالبین ہو

بندہ ہے تیرا محمود اوسکا ہے تو ہی مقصود　　تیرے سوا نہ معبود الرحم الراحمین ہو

مشہور ہے ذکر ہو لا من کل شیء اولی　　کر ذکر دل مین اللہ در حلقہ ذاکرین ہو

ہو معتقد تو دل سے پیران نقشبند کا　　ہو جا غلام اونکا در سلک خادمین ہو

سب دوستان حق سے رکھہ اعتقاد اچھا　　منکر کرامت اونکا از جمع منکرین ہو

توبہ مین کر تو جیتی کب تک غرور مستی　　کر جلد توبہ اسوقت از جملہ تائبین ہو

مان باپ کو تو میرے بخشا بحد افضل سے　　پر نور کر قبر کو مغفور والدین ہو

ہو تم کہان اے مسکین محمود کو دو تسکین　　ہے ہجر مین وہ غمگین دیدار بہاؤالدین ہو

یک لحظہ نا ہو دوری چاہتا ہے گر حضوری　　خاصان حق کے دل مین محمود جانشین ہو

مرشد کے واسطے سے آیا ہے فیض دل پر　　مرشد ملے ہین کامل از بس کہ شاکرین ہو

ہووے نہ گر توجہ مسکین شاہ مولا　　ہووے اثر نہ دل پر کیسا ہی زاہدین ہو

محمود کی دعا ہے محمود سے خدا سے

محمود نام ہے جیسا دیسا ہی صالحین ہو

یتے جی روضۂ انور کو دکھایا ہم کو — شکر ہے لاکھ مدینہ میں بلایا ہم کو

بت وجد مین جو چاک گریبان ہوا — صحن مسجد مین وہ نبوی کے لٹایا ہم کو

سلطان براہیم کے قربان جانا — چھوٹے شاہی بلخ شوق دلایا ہم کو

بت وصل پلا تو ہی ہے ساقی پیرا — آتش عشق محبت نے جلایا ہم کو

رانی وفقد را الحق ارشاد نبی — عالم رویا مین دیدار دکھایا ہم کو

ہ مجنون نے کیا دیکھا تہا جمال لیلی — ہوا مجنون سو وہ مجنون بنایا ہم کو

دیکھا کف پا نقش وہ قصوی رسول — ناقۂ صالح کے تئین یاد دلایا ہم کو

شق کف پائے محمدؐ نے میرے — سنگ دل نرم کیا موم بنایا ہم کو

محمود پہ جب نظر کے مسکین شاہ — وہی تاثیر وہ جذبہ نے ملایا ہم کو

پاشاہ خواجہ سر اسکے قصیدہ محمود
مرحبا چنو میان سب سے کرایا ہم کو

یہ ارشاد نبیؐ جسنے زیارت کی میری — مین شفیع ہونگا شاہد ہی رکھایا ہم کو

یا پاک ہوا یا زیارت کو میرے — اپنے سینہ سے لگاتا ہون تھمایا ہم کو

یا جو نہ زیارت کیا آکر میری — ظلم مجھ پر کیا وہ ایسا ڈرایا ہم کو

ہے اوسکو شفاعت جو مدینہ مین ہے — کیا کلام مخبر صادق نے سنایا ہم کو

پہ واجب ہے شفاعت جو زیارت کو گیا — کس محبت سے نبیؐ شوق دلایا ہم کو

وجذبہ جوانی کی اب مستی نہ رہی — درد غم ہجر مدینہ نے گلایا ہم کو

ی کام توجہ نظر شیخ عصر — دل مضطر تھا تڑپتا سو تھمایا ہم کو

رد نہین ہوتی دعا خاص رسول اکرم
کیا حضوری مین قصیدہ وہ پڑہایا ہم کو

گو شیطان وہ دجال لعین کا نہ چلا
دامن ظل محمد نے بچایا ہم کو

نام مسکین ہے محمود خدا کو پیارا
شکر ہے زمرہ مساکین مین ملایا ہم کو

سنتے تھے خطبہ محبت کا حرم مین بحضور
دام مین زلف معنبر کے پھنسایا ہم کو

کیا ہوا عقد محبت کا محب و محبوب
رشتہ عشق کے ریشم مین گتھایا ہم کو

مرتبہ غوث ملا یا کہ مقام محبوب
دین کے دولہ کا خدام بنایا ہم کو

دلہن دین کی ہین رابعہ بی بی ای اخی
بطفیل اونکے دعا منگتا سکہایا ہم کو

جب ہوا عقد محبت کا حرم مین بحضور
بعد ایجاب قبول شاہد رکہایا ہم کو

شادی دنیا کی ہے دو روزہ یہ شادی ہے مدام
تاج زوا رہین دولہ وہ بنایا ہم کو

میرا استاد بخاری تہا کیا شیخ عبد الشکور
بوسہ پیشانی پہ دے سینہ لگایا ہم کو

اہل دنیا کی ہے صحبت مین فریب اور دغا
پیر و مرشد کی توجہ نے بچایا ہم کو

آج تک ہم سے خطا جو جو ہوی گستاخی
عفو کر نفس و شیطان سے نے ستایا ہمکو

باادب جسنے پڑہا روضۂ اطہر پہ سلام
ہے بشارت وعلیک کا سنایا ہم کو

حسن یوسف سے کہ ہین آشفتہ زلیخا یعقوب
ان ہزارون سے وہ یعقوب بتایا ہم کو

بمثل طاؤس کے کل شب کو تہا نازان وہ شما
آج کیا مار مثل پیچ کہلایا ہم کو

نام مسکین پہ کیا خاص توجہ سے تبھی
خادم پیر کیا مسکین شاہ بتایا ہمکو

دل یہ محمود کا نازک ہے مثال شیشے
کس نے ایذا دیا اس دل کو ہلایا ہم کو

چلتی ہے جب ہوا یہ محبت کے زور سے
نسبت سمجھ لے جیسی پتنگ اور ڈور کی

خاصان حق کو آج ہے دیدار نقد نقد
یاں انتظار عام کو ہے نفخ صور کی

قربان اپنے پیر کا محمود ہو سدا
کیا باطنی یہ نظر توجہ ہے دور کی

عیسیٰ کو آسمان سے اترتا تھا مائدہ
پھر اٹھ گیا فلک پہ جماعت قصور کی

تو ان کرم رکھا ہے یہ امت میں تاحشر
خاصوں کے تئیں کیا حاجت ہے نان تنور کی

ہے نور آفتاب کا روشن مثال دن
شب پرہ کی آنکھ کھلتی نہیں کسے کور کی

تیس برس گئے عشق مجازی میں ہوں پھنسا
کٹ جائے رگ یہ شہوت نفس غرور کی

چالیس برس ہو گئے ہو کر مرید شیخ
اب تک نہ آگہی ہوئی دل کیا حضور کی

بحر کرم میں غوطہ زنی ہے اور ہیچ فضل
کیا خواجہ نقشبند کی روح نے صدور کی

دریائے غم میں نوح کی کشتی نجات ہے
خواجہ خضر نے کسکی مدد سے عبور کی

بارہ ہزار جبل حرم میں ہیں رنگ برنگ
عقد ثمین میں شیخ خضر نے مذکور کی

بعض جبل ہیں سونے کے بعض ہیں چاندی
لیکن نظر سے عام کے اخفیٰ مستور کی

غار حرا ہے مکہ میں اور جبل بوقبیس
تاثیر جا کے دیکھ لے اب جبل ثور کی

کیا ہے مقام سرسری موسیٰ کا عاشقی
اخفیٰ میں دائمی ہے تجلی حضور کی

تابع خضر کے ہو گئے موسیٰ کلیم کیا
شان اولو العزم نے نہ ذرا ظہور کی

جب دیکھتا ہوں چشمہ زمزم کا در حرم
آتی ہے مجھ کو بوئے شراب طہور کی

خاصان حق کے دیدہ بصیرت سے ہے یقین
پر شک سے شبہ خودی تیری ہے تجھ سے دور کی

جب تک فنا تمام نہ ہو ذکر ہو کرے
بعد از فنا بقا ہے وہ ذات مذکور کی

ہوتا اگر زمانۂ خواجہ عجدوان میں | نوبت نہ ہوتی دار انا الحق منصور کی

محمود کیا چاہئے وہ مسکین ایاز سے
کیا گفتگو خدا میں یہی ہے قرب دور کی

تیزی کریگی نار کیا نمرود بیدل میں | بس کرتا یک پشہ سزا ہے غرور کی
جس جا سے نور پاک محمد نے کی قرار | تیزی کریگی نار کیا نمرود مغرور کی
محبوب ساتھ ہے تو نہیں خوف خار مار | تاثیر جا کے دیکھ لے اب جبل نور کی
کیا خوف ہے نزع و قبر او حشر کا | نعمت ملیگی ایسی کہ جیسا حبور کی
چالیس دن رہا تیرے درد فراق میں | احرام بندہ کے مر نہ ہوا آہ نہ شور کی
مقصود سے ہے یہی ہو خاتمہ بخیر | محمود ہے امید ہمیں عفو قصور کی
وہ حج اکبر ہے کہ جس حج میں پیر ہو | ہوتی ہے کیا تجلی اسم غفور کی
کمتر غلام ادنی ہے شرمندہ روسیاہ | ظلمات سے نکال تجلی ہو نور کی
فیض نظر سے دور ہوں یا پیر المدد | باقی عمر تمنا غلامی حضور کی
کیا اسم با مسمی ہیں خیرات دین واہ | الولد سر ابیہ الیسی ظہور کی
پڑھ فاتحہ بنام شاہ لجپال بروز عرس | خوش ہوگی جس سے روح سب اہل قبور کی

توشہ دعا پیر کا محمود ساتھ ہے
کیا خوف گر بلاتے ہیں سمت صدور کی

تجلی سے لئے آسکے چومی تھی قدم ہو تو نگہ پیر کے | یاد آگئی کرامت مقام درور کی
عاشق سے سن جلا نہ یہ برق کا مقام | معشوق کا تار سو نہ جلا کیا شعور کی
ماہ رجب تھا یوم ربیعہ وقت ظہر کا | سن تیرا سو میں ایک تھا کم جب ظہور کی

۱۲۹۹ھ

عشق دل کو لگا دیا کس نے
مجھے مجنون بنا دیا کس نے

چشم لیلے ہے یا زلیخا ہے
سورہ یوسف سنا دیا کس نے

رہا بارہ برس مجازی عشق
وصل عریان کرا دیا کس نے

عکس یوسف مین ہو گیا مجنون
اصل یوسف چھپا دیا کس نے

کل تھا آغوش مین جب مرا
آج کے دن جدا کیا کس نے

اے فلک مین ابھی تو ہنستا تھا
ہنستے ہنستے رلا دیا کس نے

مین تو نا تدبیر تھا خانہ نشین
دشت ویران چلا دیا کس نے

الحذر الحذر یہ دنیا سے
شوق دنیا لگا دیا کس نے

نام پیری سے شرم آتی ہے
نام محمود لکھا دیا کس نے

دل مردہ جلا دیا کس نے
پردۂ غفلت اٹھا دیا کس نے

یار کر دیتا تھا کیا بے پردہ
سقف حجرہ چھپا دیا کس نے

چارون دروازے کل کھلے حجرہ
چار پٹ در لگا دیا کس نے

ایک ساعت تھی صحبت یوسف
آہ یوسف جدا کیا کس نے

یوسف مصری کا وطن کنعان
بھائی جان اب بھلا دیا کس نے

وطن اصلی ہے روح کا مکہ
دل محمود سے جدا کیا کس نے

صبح صادق کی تھی دعا مقبول
یہہ توجہ بھلا دیا کس نے

کچھ تو حکمت ہے پردہ داری بیچ
دل یہہ القا کرا دیا کس نے

یار بیچون ہوا ہے ہم آغوش
یار سبھی جدا کیا کس نے

شب قدر ہے یا ہے شب معراج　　آہ شب وصل سلادیا کس نے
دل محمود کو کہا دیا کس نے　　شغل وحشی بنادیا کس نے
اہل ناندیڑ نے نہ پہچانا ہائے　　سنگ دل کیا کرادیا کس نے

حال محمود کے کیا ہوئے سنکر
شغل دنیا کرادیا کس نے

گناہ سب عفو ہو ہمارے تمہارے　　طفیل محمد نبی ہیں ہمارے
ہوئی گم تھی جو چیز سو اب ملی ہے　　ہے شکر خدا جو ملے حق کے پیارے
ہے آزار دروشیں آزار اپنا　　اگر ہے شبہ دیکھ کتابوں کو سارے
فقط سر ہو ہو ہے اور تیغ لا کی　　فنا ہوتے ہیں دشمن دین سارے
ہے حنفی و شافعی مالک و حنبلی کو　　یہ چاروں اماموں نے دینکو سدھارے
کرو گیارھویں اور پڑھو فاتحہ سب　　مدد کرتے ہیں سب یہ پیران ہمارے
کرو تو یہ تابع ہو سنت جماعت　　جو سکھتے ہیں جمہور علما ہمارے
خدا دین احمد کا ہے خود نگہبان　　ہیں علماء امت فلک کے ستارے

ہے مسکین محمود کے سر پر
اللہ سے کیا ہے غم کو تیا اقسامون ساری

یک بیک یار آتا جاتا ہے　　دل کی آگ عشق کی بڑہاتا ہے
ذوق اور شوق سوزش سینہ　　بس جدائی میں یہ کراتا ہے
سوزش سینہ کم ہو یکلخت　　سینہ سینہ سے جب ملاتا ہے
قلب و قالب میں فیض جاری ہو　　یہ مزہ کب زبان پہ آتا ہے

قربت زن مین یہہ نہین لذّت
یہہ لباس دوئی کو کردے چاک
ایسی لذت ہے ہر بن مو مین

سینۂ محمود سے جو ملتا ہے
بر برہنہ یار نظر آتا ہے
جامہ تن مین نہین سماتا ہے

عشق آوے تو ہو گناہ کبیرہ
فضل محمود یہہ بچاتا ہے

حُسن یار اپنا جب دکھاتا ہے
درد عشق سے کرے جب آہ
ہے لحاظ شرع کا خلوت مین
رحم کرتا ہے جب وہ جانانہ
کسکی قسمت مین ہے دعا فقیر
عشق آوے نہ آوے ہستی کیا
سینہ بےکینہ ہے تیرا صافی

ایک ساعت جو آتا جاتا ہے
ہاتھ سینہ پر تب پھراتا ہے
ستر عاشق کا کیا چھپاتا ہے
اپنے عاشق کو جب بُلاتا ہے
دل خوش ہونے سے فیض آتا ہے
حال آتا ہے جذبہ لاتا ہے
دل محمود مین جوش آتا ہے

ہے شراب محبت سینہ مین
کیون نہین محمود کو پلاتا ہے

خاک نعلین مبارک سرمۂ عینین ہے
نفس امارہ ہے کافر تیغ لا ہے ہو قتل
ایک دن مین فیض ملتا ہے برس کا فضل سے
ایک چلہ ہے مقابل برس مین چالیس کے
نصف شعبان کی دعا محمود ہے

عرش پر پہنچا تھا جو لبس یہہ وہی نعلین ہے
نحن اقرب کا اشارہ قاب او قوسین ہے
صبر کر خیدر وزا ہے دل اتنا کیون بےچین ہے
بس اطاعت پیر و مرشد خوبی دارین ہے
کیا برات عاشقان کی رین ہے

عاشقِ مسکین کا تعویذ ہے تو
غضب ہے مسکین نعمت دارین ہے

بخت ہے محمود اس کا جس کو ہو نسبت ذرا
ساعت دیدار مرشد حاصل کونین ہے

نقش میں ہر شب کیا بہلا یار نہیں ہے
عاشق ہے جسے طاقت گفتار نہیں ہے

جو عشق محبت میں ذبح ہووے ہے نیمت
معشوق کے کیا ہاتھ میں تلوار نہیں ہے

جو قتل ہوا راہ خدا میں اسے غم کیا
زندہ ہے ابد حاجت گفتار نہیں ہے

کر رنج و مصیبت میں صبر خانہ نشین ہے
بس جائے کہ گل ہے کیا دہ خار نہیں ہے

ستار نے ستاری کیا عجب کیے جیسکے
اب کہو ان عیبوں کا سزاوار نہیں ہے

ایک نظر توجہ مسکین کی بس ہے
نا امید میں محمود کوئی غم خوار نہیں ہے

کلمہ پڑھا ایک بار وہ کفار نہیں ہے
توبہ کیا جس نے وہ گناہگار نہیں ہے

امت ہے گنہگار محمد ہیں شفیع بس
کیا عفو گناہوں کو وہ غفار نہیں ہے

سرکار محمد کا یہ قانون جدا ہے
شرمندہ گناہوں سے ہو وہ خوار نہیں ہے

گر لاکھ گناہ ہوں مثال کف دریا
گر حب نبی ہو تو جرم دار نہیں ہے

گر ہو نا شیہ نور حبیب میرے کا نہیں
خالی ہے سینہ نا امید کوئی دلدار نہیں ہے

ہے قرۃ العینین حسن اور حسینا
کیا اپنے نواسوں کا نبی پیار نہیں ہے

کیا قدر کرینگے تیرے محمود نظم کی
جز شیخ عصر تیرا خریدار نہیں ہے

دنیا میں ان آنکھوں سے تو دیدار نہیں ہے
کیا حشر میں دیدار کا اقرار نہیں ہے

مکہ میں ہر جبل کے تجلی ظہور ہے
غار حرا میں ہے وہیں جبل نور ہے

جس جبل پر گرا ہے قدم آپکا نبی
سر و ار جبل ہو گیا گویا جبل طور ہے

مکڑی نے جالا دی تھی کبوتر انڈا دیے
کاٹا تھا سانپ صدیق کو کیسا بور ہے

جبل احد کی شان میں حضرت نے یہ کہا
کیسا تمیز علم سے ہے کیسا شعور ہے

عاشق مرا ہے وہیں معشوق اسکا ہو
وہ جبل جنتی ہے گویا کہ جلوہ ہے

شق صدر ہوا تھا نبی کا مرے وہاں
[illegible]

شق القمر ہوا تھا کیا جبل قبیس پر
آیا نظر ہے کعبہ کا بہت کیسا نور ہے

جب دیکھتا ہوں چشمۂ زمزم کا دم بدم
آتی کیا ہے مجھکو شراب طہور ہے

صہبائے عشق کعبہ کا زمزم حلال ہے
ہاں یہ شراب دنیا حرام و لغو ہے

اے آسرا تو ہے سکین شاہ کا
باطن سے ہے قریب اور ظاہر سے دور ہے

محمود یار وہ ہے ورا الورا الیقین
لیکن خودی سے تیرے وہ بس تجھ سے دور ہے

مکہ معظمہ کی زمین فرش نور ہے
اس پادشاہ حقیقی کی قدرت ظہور ہے

[illegible] لاکھ حاجی کا ہے رونا کیا
آتش گناہ کے آنسوؤں کی پانی سے دور ہے

دستار سر پر اور نہ پا و خمس کفش
اللہ غنی و انتم الفقراء ظہور ہے

[illegible] کا ہے آشیان لامکان اوپر
کیا عرش پر یہ آ گیا کیسا طیور ہے

[illegible] جس مقام ہے کیا مقام [illegible]
[illegible] ہے اب دسواں [illegible] شکور ہے

سکین کے کام آوے نہ دنیا میں مال و زر
کس کام کی یہ دولت دنیا غرور ہے

سکین حاج کی نہیں رد ہوتی ہے دعا
وسعت ہے قلب عاشق و شرح صدور ہے

احرام شیدن کے حد و حرم میں آ
سید شفاعت ہو وہ کیا یوم النشور ہو

جاوے امن مقام براہیم کو نہ چھوڑ
کرنا طواف ہو نا ندامت قصور ہو

ہو اعتکاف کعبہ جاں مسجد دل
کرتا ہے رنگ زمانہ کا کیا قصور ہو

جب سے کفن کو پہن لیا مردہ ہو گیا
محمود مسکین بن گیا کیا رب غفور سے ہے

کیا چاند برسنے لگا وہ باران میں چھپا ہے
اس نور حبیب احمد پہ سو جان فدا ہے

عاشق تھی زلیخا ایک کنعان کی
یہ نور نبی ثور جبل غار حرا ہے

تھا حسن وہ یوسف کا صبیح ماہ لیکن
کیا یوسف مصری اسی مقنع میں چھپا ہے

اس یوسف یثرب کو ذرا دیکھ زلیخا تو
بازار مدینہ میں جواب جلوہ نما ہے

وحشی جو تھے اب قاتل حمزہ کا سو جان
ایمان جو لائے تھے عفو سارا ہی خطا ہے

حامی جو ہو محمود کا محمود عرب ہے
محمود خطا اس کی ہے گر لاکھ کیا ہے

درس تدریس کا زمانہ ہے
واسطہ پیر کا بہانہ ہے

ذکر کرتا جا اب نفی اثبات
اللہ آ اللہ یہ خزانہ ہے

رشتہ عشق سے تو بن جامہ
نسبت کا یہ تانا بانا ہے

نسبت عاشقی و معشوقی
یہ شمع ہے اور وہ پروانہ ہے

کیا تھا اور کیا ہے اور کیا ہوگا
شان بیچون کا کیا نشانہ ہے

شور و غل جب کہ ہو وہی زاغوں کا
بلبلوں کا کہاں ترانہ ہے

حج اکبر طواف دل کا ہے
دل مومن خدا کا خانہ ہے

ہے عشق محمدی کا یہہ لطف خزانا — یہہ لطف و مزہ خاص صحابہ نے چکھا ہے

اے یار خدایا مجھے مسکین جلانا — اور موت وے ایسی جو کہ مسکین کو دیا ہے

ایسی تو فنا دے کہ فنا جسمین ہیچ ہے — جسکو کہ فنا کہتے ہین وہ عین بقا ہے

کیا ذات محبت مجمع کلمات ہے اللہ — عریان و مبرا جو اشارہ سے ہوا ہے

جس حال عبادت کے کہو اس سے بری ہے — بس اتنا کہو قاب و قوسین بجا ہے

عاشق ہین محمد کے وہ مسکین شاہ محمود
کر اونکی غلامی اسی خدمت مین مزا ہے

ذکر نقشبندون کا اللہ ہو ہے — جو ہر حق کی مرضی اوسپر اونکا رضا ہے

محبت خدا مین فنا جسکو ہووے — تو نزدیک اوس کے نہین ہونا نہ ہونا ہے

خودی اور عقل کا جبکہ اٹھ جاتی ہے دم — سمجھے کہ محبوب بس دو برو ہے

فضل وہ ہی ہو ویگا یہ سو نکشب — شب قدر کی اس سبب جستجو ہے

جس آئینہ دل پہ زنگ آگیا ہو تو — تو بس صیقل اس دل کا اللہ ہو ہے

محبت مین پیرون کی جو جا دل ہو — تو قلب فنا کو بقا کا رفو ہے

جو ذکر الٰہی سے ہو مست ہر دم — تو پاس اس کے سلطان گدا ایک ہو ہے

محبت دے اور معرفت دے الٰہی — رضا تیری یا رب مقصود تو ہے

بنا اس طریقہ کی ہے بر شریعت — کہ سنت فضیلت عمل پر غلو ہے

یہی بس عاقبت کی محمود اے شاہ
یہی ہے مراد اور یہ ہی آرزو ہے

محبت خدا اور محمد کی جو ہے — حقیقت مین یک لیک ظاہر مین دو ہے

جو عشق نبی ہے وہ عشق خدا ہے
وصل باطناً ظاہراً اظہار جستجو ہے

جدا نہین ہے معشوق سے عاشق کبھی
جدھر اُس کی مرضی اُدھر اُسکا رو ہے

نہ دیکھا ہو یعقوبؑ و یوسفؑ کو جسنے
تو بس دیکھ لے یہ تیرے سب رو برو ہے

نہین فرق ہے حسن باطن کا یک تل
وہی عکس یوسف کا کیا ہو بہو ہے

نہ چالیس چلون سے دل صاف ہوتا
توجہ مین پیرون کے تاثیر جو ہے

توجہ ذکر سے ہو دل کو صفائی
یہ لذت ہے ایسی نہ کچھ گفتگو ہے

حشر ساتھ مسکین کے ہو وہی خدایا
یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے

ہے محمود کمتر غلامون مین ادنےٰ
گناہون سے شرمندہ آزردہ رو ہے

سہارا خویش و بیگانہ کا کب ہے
محمد کا بھروسہ ہمکو ہر کو ب ہے

نبیون مین ہین سو تیرا مرسل
اولوالعزمون مین احمد منتخب ہے

کیا انگشت سے شق القمر کو
ہوا ایسا معجزہ تو کیا عجب ہے

میانہ قد تھا اور چہرہ منور
وہ آنکھین سرگین سرخی سے لب ہے

ہوا عاشق جو ایسے نازنین کا
اُسے کیا حاجت اکل و شرب ہے

کہا لولاک حق مین اُس کے رب نے
کلام اللہ جو اُم الکتب ہے

لئے جب مصطفےٰ کا نام محمود
درود ان پڑھ یہی شرط ادب ہے

لئے جاتا ہے وہی عشق محمد
وگرنہ راہ مدینہ کی صعب ہے

جو سمجھا سنگ و گل سے کعبہ ظاہر
وہ اندھا سنگ دل کیا بے ادب ہے

بنایا تہا کلیسا ابرہہ نے
کہا سنگین ہے یہہ کیا غضب ہے
جلادی غیرت رب نے اُسے پہر
وہ سنگریزون کی مار ربکا غضب ہے

بچا اس قہر سے ایک فیل محمود
بچا دے تجہہ کو بہی تو کیا عجب ہے

کیا وہ دن تھے کہ مدینہ مین رہا کرتے تھے
کس خوشی ساتہہ وہ باغون مین پہرا کرتے تھے

کیون نہ یعقوب کو ہو مصر وہ کنعان سے عزیز
بوئے یوسف کی وہ جامہ سے سونگہا کرتے تھے

خواب مین بہی نہین آتی ہے نظر وہ صورت
جو بزرگان کہ مدینہ مین ملا کرتے تھے

کس سے تعظیم ادا ہوئیگی کعبہ کی بہلا
انبیا اولیا حرمت جو کیا کرتے تھے

کیا مزہ روح کو ملتا تہا ہر ایک منزل پر
پا پیادہ اُتر اونٹون سے چلا کرتے تھے

عرش و کعبہ سے بہی بہتر ہے زمین طیب
قدم پاک نبی جسپہ رکہا کرتے تھے

ملتی تہی کیسی نماز اور ذکر مین لذت
اور مناجات حرم مین جو منگا کرتے تھے

سب تصدق ہے مرے پیر مسکین شاہ کا
جو جو حالات ترے دلپہ ہوا کرتے تھے

عاقبت تیری ہو محمود بزرگان حرم
پیر و مرشد بہی خصوصًا یہ دعا کرتے تھے

خوش خبر یاد دلا باد صبا آتی ہے
ٹھنڈی ٹھنڈی کیا مدینہ سے ہوا آتی ہے

ہوتا نہ عشق ہوتی کبہی گریہ زاری سے
خواب آتا نہین کیون نیند اُچٹ جاتی ہے

عشق اور مشک چہپانے سے کہین چہپتا ہے
لاکہہ حجرے مین رکہو بو سے مہک جاتی ہے

کون کہتا ہے کہ ہین عاشق معشوق جدا
تار برقی سے بہی جلدی تر خبر آتی ہے

پیرہن سا ہوگا کہ ہے مصر یہ کنعان سے دور
بینی یعقوب کی کنعان سے مصر جاتی ہے

حجر اسود کے سو بوسہ کیا لیا تھا محمود
متواتر مجھے وہ بات اب یاد آتی ہے

ایک بوسہ سے نہین ہوتی ہی میری تشفی
سو اگر ہو تو کچھ تسکین ذرا آتی ہے

ہو قدمبوس کلیدار جو کعبہ ہے آج
اندرون کعبہ کے اک چھت سی نظر آتی ہے

جسطرف چاہو کرو سجدہ ہے اسکا دیدار
عقل و گشتی سے کیا عاشق کو گرا جاتی ہے

در و دیوار سے چسپیدہ ہے غلاف اطہر
ہو کفن اوسکا تو مردہ کو جلا جاتی ہے

جمع چھ لاکھ ہون حاجی کے عدد بعرفات
کم اگر ہو تو فرشتون کی مدد آتی ہے

لاکھ بیداری عبادت سی ہے بہتر وہ خواب
صحن مسجد مین وہ نبوی کی جو نیند آتی ہے

دل مدینہ مین ہے نانڈیڑ مین قالب میرا
بات محمود کی یاد رکسی کب آتی ہے

قرۃ العین جگر گوشہ حبیب میرا ہے
زخم دل پر میرے مرہم کیا لگا جاتی ہے

نہین پرہیز ہے زخمی کو ذرا شیر و شکر
ہان نمک تیری سی زخمی کو رلا جاتی ہے

حلقہ ذکر نمونہ ہے بہشت کا واللہ
یاد دنیا مین وہ جنت کو دلا جاتی ہے

نفی اثبات اشارہ ہے یا ذکر آرہ
اپنے محبوب سوا غیر جلا جاتی ہے

تار آنے کا نہ ٹوٹے جو ہے تانا بانا
آنے جانے سے محبت ہی بڑہی جاتی ہے

شادی دنیا کی ہے دور و شادی تمام
شاہ مسکین کی صحبت جو مزہ لاتی ہے

غزل حافظ کی ہے یا سعدی شیرازی ہے
عندلیب عاشق محمود غزل گاتی ہے

سب مہینون کا سردار مبارک رمضان
باغ جنت سے یہ رمضان مین ہوا لاتی ہے

ہین مقفل در دوزخ کے تا عید رمضان
آتش غضب الٰہی کو بجھا جاتی ہے

مگر چلتا نہیں رمضان میں شیطان کا ذرہ
نفس شہوت کی رگ رمضان میں کٹی جاتی ہے

ترک سنت نہو رمضان کی تراویح یارب
فیض قرآن سے ہو محروم شرم آتی ہے

ہمت مرد اگر ہے تو مدد کرتا خدا
عشق محمود اگر ہے تو مراد آتی ہے

ماہ رمضان کی دعا رد نہیں ہوتی محمود
مانگ لو آج کہ سنتی سب نکل جاتی ہے

موت آتی ہے تو ہو موت شہادت یارب
عمر محمود اب ستر کے قریب آئی ہے

جو عاشق محمد و عاشق خدا ہے
غلام محمد میرا دل ربا ہے

فدا جان من باد بر تو محمد
کہ تو بہر وحدت کا اب آشنا ہے

حبیب محمد جو پیدا ہوا ہے
ربیع الاول پیر کا دن بڑا ہے

مبارک مبارک ہوا ای نور
کہ نام محمد عجب خوش لقا ہے

کیا یہہ نور احمد ہے یا نور محمود
بجا چاند سے نور اسکا سوا ہے

برکت نہ کیون ہووے اس گھر مین محمود
کہ جس گھر مین نام محمد ہوا ہے

مریض عشق جوانون کو توجہ پیری ہو گئی
فنا ترتا مرتب ہو محبت پوری ہوتی ہے

جدائی سے تیری جانان مجھے بیقراری بس
ای یوسف شکل با تو نے تسلی میری ہوتی ہے

تیرے ہاتھہ مین نشتر مجھے آبلہ عشق کا
جسے درد محبت کا اوسے دلداری ہوتی ہے

جیسے ہوتا ہے زخم دل لگاتی ہین اوسے مرہم
دوا پرہیز اوسکو ہو جسے بیماری ہوتی ہے

شب دیجور کا نقشہ نہ ہو شب قدر نے کیا
شب معراج کے اسرار سے کب سیری ہوتی ہے

بہشت ہو نار عشق دلبر جلا دیتے ہیں بجبر و تکرار | اوسے بس اہل دنیا سے بہت سے زاری ہوتی ہے

تو غافل ہائے مسکین کو سمجھہ کہل البصر محمود
غلامی عاجزی کرنیسے ہان سرداریاں ہوتی ہے

غرض جیندیسے بن جانا فرق ہوا اپنا بیگانہ | نہین سنتا ہی بیگانہ علامت دلکی کوری ہے
زرافشانی کیا بن جو جان افشانی کریگا کیا | بس یہ تہا امتحان مرشد کی معنی سوری ہوتی ہے
حکم مرشد بین ہو جلدی اطاعت اسکو کہتے ہین | علامت ہی محبت کی محب محمود نوری ہے
میرا انا ہند بین رہنا گویا تہا خار زیر گل | خوشی میری ہے بس اوسمین خوشی جو تیری ہو وے
غنیمت ہی حضور پیر مسکین شاہ ایکساعت | یہی ہی حج اکبر سن تو حاجت پوری ہونی ہی

ستر وین ماہ ذیقعدہ سنہ تیرہ سو دس ہجری ۱۳۱۰
فضل محمود پہ کر یارب تیری ستاری ہوتی ہے

جس جیز سے تمثیل دین محبوب ذرہ ہے | بیچون نہین جون ہے بیچون سے ملا ہے
یہ ذرہ بہ مقدار ہے وہ مہر درخشان | پہر رشتہ بے قیمت ہی گہر دُر سے ملا ہے
اور اک و عقل اوسکے نہ دامان تک پہونچے | ہر ایک تعین سے میرا یار جدا ہے

عالم نے یہ سمجھا کہ میرے دام مین آیا
کیا طایر روح جہل و نکارت سے اڑا ہے

جسے عاشق بنا تا ہے اوسے پس آزما تا | رگ گردن پہ تیغ چلاتا ہے جلاتا ہے
کہان بیٹے ذبیح اللہ کہان وہ باپ خلیل اللہ | خدا کی راہ مین سر کو جہکاتا ہی کٹاتا ہے
تو جہ ذکر سے مستی اگر آوے عجب کیا ہے | کہ سرمست خدا کا ہوش جاتا اور پہر آتا ہے
رگ گردن سے نزدیک تر ہی یار جاتی جاتا تا | عبث کیون در بدر ہجرت سے بلاتا اور چلاتا ہے

سوا اور سوا ہے تعین اعتبارات سے
تجلی صوری مین منہہ دکہاتا اور چہپاتا ہے

محبت جسکو دیتا ہے تو دل بے چین کرتا ہے
کیا آتش عشق سے دل کو جلاتا اور جہنجہلاتا ہے

فراق یار احمد نے دکہایا داغ بسم اللہ
تصور مین مدینہ کے بہلاتا دل رہتا ہے

ادب اور عاجزی نے تیرے کی جنون بیابان مجنون
کیا دل محمود لیلی سے ملاتا پہر توڑاتا ہے

کیا عشق ایاز کیسا یہہ محمود کو غلام اپنا
محبت سے یہہ سینہ کو لگاتا دل تہماتا ہے

مے باقی جسے ساقی پلاتا ہی پلاتا ہے
طواف خانہ کعبہ کراتا ہے پہراتا ہے

غرض اس حج و عمرہ سے کدورت نفس ناپاک ہے
غرور نفس امّارہ توڑاتا ہے گراتا ہے

نہین ڈرتا بڑا شیطان بجز اس سات کنکر کے
لطیفون سات سے ہو ہو کراتا ہے بہگاتا ہے

محبت جب نہ ہو ساقی نہ آوے گی کبہی مستی
شراب آب زمزم جب پلاتا ہے بہلاتا ہے

خدا جانے دکہایا کیا جمال اپنا وہ محرم کو
مثل مجنون کے سر اپنا کہلاتا ہے منڈاتا ہے

تجلی شان کعبہ کی سمجہ مین کسکی کیا آوے
جسے وہ فیض کعبہ کا چکہاتا ہے چہلاتا ہے

ظہور اسما صفات اوسکے کا ہر ایک وقت جدا ہوتا
امید اور خوف کے درمیان پہنساتا اور رلاتا ہے

دعا عرفات مین ہی تاثیر کمان سے گویا چہوٹا تیر
اجابت کے نشانہ پر جاتا ہے لگاتا ہے

دعا مقبول ہے پندرہ جا تو محرم ہو حرم مین آ
کسی دام محبت مین پہنساتا ہے بٹہاتا ہے

درخت خشک محمود ا ہوا تہا خشک کعبہ بس
سر نو زین حج سے اب بڑہاتا پہل کہلاتا ہے

افضل کعبہ ہے محمود اسے جو پیر سکین شاہ
کر کو مہر بس مکہ کو جاتا ہے پہراتا ہے

ہم تو مولود النبی پڑہ کر سنانے جائینگے
حسن ظن صادق محبونکا بڑہا کے جائینگے

پنجتن کرنا طعام مسکین کو کہلانا ہی ثواب
شربت دیدار عاشق کو پلائے جائینگے

رد نہین ہوتی دعا مسکین یتیم ہو یا اسیر
ہاتھہ سر پر ہم یتیمون کے پھراتے جائینگے

دین اور دنیا مین کرستاری حبیبونکی ہے سرے
ہم سوائے عاجزیکے کیا نذر اب لائینگے

اب مدد کرنا محی الدین سے ہے وقت مدد
کب سفر بغداد ہوگا کربلا کو جائینگے

بوئے آن باشد کہ باشد بوئے او
کیا گل خوشبو محمدؐ کی سونگہاتے جائینگے

عاشقان تشنہ لب کو وادی ہجرت سے آب
جام وصل کعبہ سے زمزم پلاتے جائینگے

یاد کیا آیا ہے وہ میقات اور حد حرم
ہم بھی دل لبیک لبیک سے رٹاتے جائینگے

نفس دنبہ ہو گیا قربان منا مین ای فلان
تیرہوین کی عصر تک شیطان بھگاتے جائینگے

یا الٰہی رکھہ سلامت میرے تو محبوب کو
تیغ آہ سے نفس کافر کو کٹاتے جائینگے

ہے ربیع الاول سلخ یوم جمعہ تیرا سو آٹھہ
رنگ دل کا اور قالب سے دکھلاتے جائینگے

عاقبت محمود کی محمود ہووے اے خدا
پیر مسکین شاہ دعا مین لب ہلاتے جائینگے

نفسی نفسی سب کہینگے انبیا کیا مرسلین
یہہ نبی ہول قیامت سے چھوڑانے آجائینگے

اہل محشر جو پہنچ لو انہین کر اب بنت رسول
فاطمہؓ اب پل صراط اوپر گذرتے جائینگے

ہاتھہ مین لے شیشۂ خون سے بھرا حسنین کا
ڈال کفنی زیر عرش ہو کر کھڑے چلائینگے

واد دیواب داد دیو فریادی ہے فریاد ہے
روز ہے انصاف کا آنسو بہاتے جائینگے

مین نہین بدلی کی دنیا مین خون حسین کا
آج کا اقرار ہے کیا خون بہا دلوائینگے

ناگاہ کوئی جا کے دیویگا خبر کہ مصطفیٰ
فاطمہؓ کا حال ہے یہہ کیا کوئی سمجھائینگے

بس یہہ سنتے ہی خبر حشمت اثر ہے نبی
بس اسی وقت فاطمہ کے پاس دوڑتے آئینگے

| | |
|---|---|
| آج کا دن ہے شفاعت کا میرے دن بخت جگر | امت عاصی کی تیئں دوزخ سے چھوڑا کر لائینگے |
| خون حسنین معاف کر دی واسطے امت کے آج | اب گناہگاروں کی تیئں جنت میں لیتے جائینگے |
| آپکے تیرے گئے دندان شکست جنگ احد | آج وہ دندان شکستہ نذر حق لیجائینگے |
| خون آلودہ ہوئے دندان میرے جنگ احد | بد دعا میں نے کیا نہیں کیا ستا تو جائینگے |
| کیا ہی وسعت دی ہے حقنے دامن محبوب کو | عیب کھلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے |

یا الٰہی شرم ہے محمود کی اب تیری ہاتھ
ہم سوا نام حسین اب کیا نذر لے آئینگے

| | |
|---|---|
| تیرے [illegible] کی گر جبہ سائی نہوتی | تو یہ نعمت عظمی پائی نہوتی۔ |
| نہ پڑھتا جو کلمہ محمد کا اے دل | تو اس دل میں یہ روشنائی ہوتی۔ |
| نہوتی اگر کحل مازاغ احمد | تو کوہ طور سرمہ سلائی نہوتی۔ |
| نہوتی اگر من رانی راٰی الحق۔ | حدیث ترمذی کی سنائی نہوتی |
| ظہور خدائی ہوئی جسکے باعث | محمد نہ ہوتے خدائی نہ ہوتی۔ |
| نہ گر ہوتی بینی یعقوب اسوقت | قمیص یوسفی بو سونگھائی نہوتی |
| بوقت نزع گر نہ کرتے مدد پیر | تو دام بلا سے رہائی نہوتی۔ |
| برس گزرے چالیس غلامی میں اگر | نہوتا فضل قرب الٰہی نہوتی۔ |

نہوتی اگر عشق محمود دل میں
تو صورت محمد دکھائی نہ ہوتی۔

| | |
|---|---|
| ادب خانہ کعبہ بڑا چاہیئے | کر احرام طلبقات بندھا چاہیئے |
| برہنہ ہو سر اور برہنہ ہو پا کو | سلم کو لئے ساتھ لیا چاہیئے |

زبان پر تلبیہ ہو لبیک کا | حرم دیکھ منگتا دعا چاہیے
معلم کے دے ہاتھ مین اپنا ہاتھ | طواف ساتھ اوسکے کیا چاہیے
زبان عربی سے پڑھکر دعا | خوشی ساتھ مونڈھے ہلا چاہیے
ہوے ساتھ جب شرط تیری تمام | دوگانہ مقام پر پڑھا چاہیے
سعی کر صفا اور مروا سات بار۔ | پھر بعد اوسکے سر کو منڈا چاہیے
بس احرام اب کہل گیا عمرہ کا | اب احکام حج کے سنا چاہیے
نہ بہول پیر بہائیو نکے تئین اس گھڑی | دعا خیر محمود دیا چاہیے۔
توجہ ہے مسکین شاہ پیر کی | یہی ذکر دل مین سدا چاہیے

ہے شکر خدا اب ہے نوان سفر
قصیدہ یہہ **محمود** لکھا چاہیے

خدا ہمکو دربار رب کی دکہادے | ذرا خطرۂ آب رحمت چکھادے
ہمین عشق مین اپنے کردے تو بیہوش | محبت یہ دنیا کی دل سے مٹادے
اے ساقی ہوں مسکین دیدو دلکو تسکین | ذرا تشنہ لب کو تو زمزم پلادے
سنا مین کرون جاکے دنبہ کو قربان | چھری نفس امارہ کی سر پر پھرادے
فنا ہوگیا عشق کعبہ مین جو دل۔ | کفن ستر کعبہ کا خلعت پہنادے
کفن ہے یہ احرام حجاج مسکین | بجائے عطر اوسکو خاک شفادے
مدینہ کی ہے خاک اکسیر اعظم | مس قلب محمود کے تئین جلادے
لیوں بوسہ مین حجر اسود کا یارب | وہ قدموں پر محبوب کے سر جھکادے
رہے یاد مسکین شاہ پیر کامل | محبت کو غیروں کے ساری بہلادے

اُٹھے عشق کا شعلہ جب دل سے محمود
رہے یار باقی اور سب کو جلا دے

جمال وہ کعبہ ہے بے پردہ ظاہر
بصیرت سے وہ کشفِ کعبہ کرا دے

برکت سے ہے کیا پیر کی میرے یارب
تمتع سے ہے احرام عمرہ کرا دے

خطیب آج ہوئی ساتویں ذیحجہ میں
ہمیں خطبہ احکام حج کا سنا دے

مبارک ہے کیا یوم ترویہ یارب
معلم حطیم اندر احرام بندھا دے

روانہ ہوئے آج حجاج منا کو
نماز مسجد خیف سے پنجوقتہ پڑھا دے

الٰہی مبارک ہے کیا شب عرفہ
منا بیچ مسجد خیف میں جگا دے

خوشی کی ہے کیا رات عید الضحیٰ کی
بس مزدلفہ میں رات ساری سلا دے

تجلی اللہ شہودی ہے کیا جبل عرفات
کہ رحمت وسیع ہے خدا کی سنا دے

ذبح ہو گیا نفس ذبحہ منا میں
بس یوم البقرعید ہے سر کو منڈا دے

رہا ایک باقی طواف الزیارت
بس اب میرے فرض سے فارغ کرا دے

اب انجاس کنکر کو بس میں ہی تک
یہ شیطان تینوں ذکر سے بھگا دے

لیا ڈال سر خاک ابلیس ملعون ہو
اب شیطان کو نگین کر کے جلا دے

مریض عشق اللہ سے یہ ادنیٰ محمود
اُسے دائمی وصل حق کی دوا دے

زیارت کعبۃ اللہ سے ہے میزاب رحمت
زبان وہ کعبہ سے یا ناں سنا دے

ہے رکن یمانی میں کیا فیض برکت
بجائے وہ بیعت کے کلمہ پڑھا دے

حطیم کیا ہے وہ حجرہ دل ہے کعبہ
حصار دامن میں تو ہم کو بٹھا دے

لطف رکن شاہ عراقی کے یارب | سب آفات دنیا و دین سے بچاوے
غزالان حرم کیسا نافہ مشکی | وہ خون شہیدوں سے مشک کو شرماوے
شہیدوں کو حاجت کیا غسل و کفن کی | ہیں جامۂ رنگین سے اب چھپائے

ہے شکر خدا اس ہوئے جو محمود
میرے پیر مسکین شاہ کو بخشادے

خدا نے یوں کہا اپنے نبی سے | رسول ابطحی و یثربی سے
کہ اے محبوب سب سے دوست محمد | تیری عزت ہے برتر ہر نبی سے
ظہور پاک تیرا گر نہ ہوتا | نہ ہوتا کوئی واقف ہر کسی سے
کیا اس واسطے آدم کو پیدا | شرف ہو خاکیوں کو آشتی سے
ہوا سجدہ کا باعث بھی تو ہی تھا | کہ وہ منضم تھا نور احمدی سے
جدا ہے ابو البشر تین سو سال | نہ دیکھا آسمان شرمندگی سے
یہاں تک روئے کہ آنسو کو چشمہ | ہے دنیا میں نام آدم صفی سے
پرندوں نے پئے پانی کے یہاں | کہ سب تہلکہ ہے آپ شکری سے
کہا آدم نے ایک دن تھا کہ پوچھا | کہ میں تھا ساکنان جنتی سے
ابھارا ہو کر دیا شیطان نے مجھکو | کہ گندم کھا لیا میں نے خوشی سے
ہوئی مدت کہ جنت کو نہ دیکھا | بس اب تو سر اٹھا شرمندگی سے
جو دیکھا عرش اعظم پر لکھا ہے | خدا کو عشق ہے احمد نبی سے
کیا نام اپنا اون کے نام سے ضم | رسول اللہ محمد نام سے ہو
اسی ساعت ز بس رقت سے آدم | دعا مانگے بہت ہی عاجزی سے

ہو پیا پینہ بی علی کے ساقی ہو تم جنہاں — مخزن ہو فیض رب کے مقصود طالبین ہو
سترہ ہزار فرشتہ پڑھتے درود زیارت — زندہ در روضہ اندر تم خاتم النبیین ہو
کربل کی جس زمین پر حضرت امام اوپر — خنجر سے جس شقی نے مارا وہ ظالمین ہو
تو بیٹھ کر توجہ تک تک غور مستی — کر جلد توبہ اسوقت از جملہ تائبین ہو
مرشد کے واسطے سے آیا ہے فیض ولیہ — سکین بشاہ کامل راہ دادن راہ بین ہو

ایک لحظہ نا ہو دوری جا شاہ سے گر حضوری
خاصان حق کے ولین محمود جانشین ہو

احمد کے دو سخن نا ہیں جسمیں شک ہے ذرا — اون کو کہے جو جھوٹا بوجہل کا ذہین ہو
جس دن کہ انبیا سب بولینگے نفسی نفسی — امید ہے ہم کو تم سے شافیع المذنبین ہو
مت ہو مزہ کر ہو سے الحسن کلم نجی الہٰ — کر ذکر دل مین اللہ در حلقہ ذاکرین ہو
ہو معتقد تو دل سے پیران سلسلہ کا — ہو جا غلام اونکا در سلک خادمین ہو
سب دوستان حق سے رکھ اعتقاد پیارا — منکر کرامت اونکا از جملہ منکرین ہو
ماں باپ کو تو میرے بخش اے خدا فضل سے — پُر نور کر قبر کو مغفور والدین ہو
تم کہاں اے سکین محمود کو دکھلانا — ہیں بحر بین وہ عمگین دیدار بہاؤ الدین ہو

محمود کی دعا ہے محمود سے خدا سے
محمود ہے نام جیسا ویسا ہی صالحین ہو

## قصیدہ در بیان جنگ احد

جب جنگ احد سے میرا یوسف وہ پیارا ہو — حوران مدینہ کا کیا حال ہوا ہو
نکلے تھے مدینہ سے خود عائشہ رض بی بی — آیات جاب حق کے نا حکم ہوا ہو

دندان مبارک کو لڑائی مین احد کے
آلودہ کئے خون سے کیون رنج نبی کا
تھی فاطمہ بیٹی جو رسول عربی کی
لاتے تھے صبح سے وہ علی پانی کو سرپہ
والشمس الضحیٰ جس کی قسم کھایا تھا خالق
داڑہی مبارک سے گرا خون یہان تک
قطرہ جو گرے میرا زمین پر تو مرین سب
مالک بن سنان جو صحابی تھے نبی کے
دوزخ سے بچا جس نے پیا خون مبارک
جبریل نے مانگے تہے وہ دندان مبارک
ارشاد نبی ہو تو مین کفار دن کو ماردن
فرمائے ہوں مین رحمت اللعالمین حلیما
اٹہونگا قبر سے تو میرے ہاتھہ ہو دندان
نسبت ہے تیری خالق و مخلوق کی یار
عبد اللہ عمیہ تہا اور عتبہ بن وقاص
ان چار شقیون نے کئے آپسمین عہد تہی
یہہ جانے نہین دین محمد کا قوے ہر
سے فی النار ہوئے چار جو دشمن تہی نبی کر
یہ چار ... تے یا پانچ سے تہے کفار اشد تہی

شکرون سے شہادت کے کیے کفار بڑا ہو
جس وقت سے مبارک کا خون عاشق وہ خدا ہو
دہوتی تہی وہ مونہہ پاک کا جو خون سے بہرا ہو
ایسا ہی تواریخ معارج مین لکہا ہو
اس چاند سے مونہہ پہ نظر آیا ہوا ہو
چادر اطہر سے نبی جذب کیا ہو
آویگا عذاب اوگے زمین سے نہ گیا ہو
کر کر وہ تبرک پئے خون تا کہ شفا ہو
عاشق جو محبت سے پیا اون کو شفا ہو
تعویذ کرونگا اسے گر مجھ کو عطا ہو
تا بار دیگر تم کو بہی کچھہ نہ ایذا ہو
کیا خوب شفاعت کا وسیلہ یہہ ملا ہو
دندان محمد کے اوپر رحم خدا ہو
امت کو میری کیا تو بخشے گا خدا ہو
عبد اللہ شہاب ابی خلف روسیا ہو
مارینگے محمد کو تا دین اونکا گہٹا ہو
خطرہ تہا یہہ شیطان کا جو دلمین جا ہو
کیسے وہ خرابی سے مرا اوسکو سنا ہو
کیسے وہ خرابی سے مرا اوس کو سنا ہو۔

ایک برس کے عرصہ میں تیر بغضب اسیدن
نفرین سے احمق کوئی زندہ نہ رہا ہو

گردن میں لگا تیر ابے ابن خلف کی
خود دست مبارک سے نبی زخم کیا ہو

چلاتا تھا اس طور گویا بیل کے مانند
تھا زخم ذرا لیک وہ سوزش سے جلا ہو

کہتا تھا محمد نے مجھے نیزہ سے مارے
زندہ نہ ہونگا بس میرا کام ہوا ہو

دشمن جو محمد کے ہیں کفار منافق ہو
ڈالے گا جہنم میں خدا تا کہ سزا ہو

گر تجھ کو شبہ ہے تو بیان دیکھہ قرآن
سبعین مرا آہ جو سورہ میں لکھا ہو

ہے خلق محمد کا گلستان گل شاداب
خود بینی دیا چھوڑ جو بو گل کی سونگھا ہو

محمود کا خلق کسب نہیں فضل خدا ہے
محمود میاں ایسے نبی پر سے فدا ہو

جو جان کہ قربان نہوا سیتے نبی پر
مردار ہے وہ لاکھہ برس گرچہ جیا ہو

عبد اللہ ابی تھا جو منافقون کا سردار
دے جامہ مبارک کا کفن اسکو سنا ہو

بعد اوس کے پڑھے آپ جنازہ کی نماز
کیا رحمت عالم رحم ختم کیا ہو

کی عرض عمر نے یہہ منافق تھا حضرت
خیر سے عمر سست کہو جو مینے کیا ہو

پہچانتے گر مجھکو نبی کیا ہیکو لڑتے تو
کر معاف گذر جاؤ جو کچھہ اون کی خطا ہو

ایک بیٹا منافق بہت اصحاب نبی کا
صالح کی یہہ خاطر سے دعا اپنے منگا ہو

پھر حکم ہوا حق نہ پڑہو اس کی نماز اب
لاصل علی قسم سے علے قبر کہا ہو

گر مانگو دعا اس کے لیے پا شبہ میں ہا
تبدیل نہ ہو بس جو کہ تقدیر لکھا ہو

بس ستر سے زیادہ میں دعا مانگونگا اوسکو
اللہ نے مخیر جب مجھے اس میں کیا ہو

کیا پایا نہ تھی ہندہ نے حمزہ کا کلیجہ
ہے معاف گناہ ہندہ وحشی جو کیا ہو

سینہ تھا دہ وہ بے کینہ یاد رہا تیر کہو نکیا
جبکا نہ کنارہ نہ عمق اور پتہ ہو

اول پھر کہاں سے ہمکو ملا دو
پھر اس بعد مکہ مدینہ دکھا دو

کہاں ہے وہ پرنالۂ زر آہ رحمت
حطیم اندر احرام حج کا بندھا دو

کب آویگا میقات ہمارا یلملم
غسل آب دریا سے ہمکو کرا دو

کہاں ہو تم ای ساقی آب زمزم
ذرہ تشنہ لب کو وہ پانی پلا دو

ہے کس جای پر آب زمزم کا چشمہ
یہہ آتش ہجران کو اس سے بجھا دو

نہیں سیر ہی ہوتی یہہ یک قطرۂ آب
شکم سیر زمزم وہ مجھکو پلا دو

ہے کس جای وہ ملتزم آہ یارب
وہ دیوار کعبہ سے سینہ لگا دو

کہاں حجر اسود ہے جنت کا پتھر
وہ کونے مین کعبہ کے بوسہ دلا دو

طواف قدوم ہے طواف نہ پہلی
ہمین باب السلام سے داخل کرا دو

صفا دوڑنے مین صفا ہو دلکو
پھر مروا پہ محرم کے سر کو منڈا دو

ذبح دنبہ ہو یا شتر گاو بکرا
پھر احرام حج کا منا مین کرا دو

بس اونچاس کنکر کو مزدلفہ سے
سر شیطان کو ہفت کنکر وان بھگا دو

لے دسوین سے تا بارھوین دیکھو
رمی جمار واجب ہے مسئلہ سنا دو

کرو اہل حرمین کی تعظیم و توقیر
خبردار ہان اونکا دل مت دکھا دو

قیامت تلک گر کرے حج کعبہ
نہوگا ادا ایک سے سو سنا دو

نہو وصل جب تک کہ محبوب محمود
تو دیدار مرشد سے اوسکو شفا دو

کوئی سورۂ الم تر کیف پڑھا دو
اور اس بادشاہ ابرہہ کو سزا دو

گرانے کو کعبہ کے لایا تہا ہاتی
سو تو د گر پڑا اسکو قصہ سنا دو

مقابل مین کعبہ کے ملک یمن مین — بنایا کلیسا تہا اوس کا ابرہا دو
کلیسا تہا گر بہ جواہر و زر کا کہو — اب اوسکو جہالت حق سے گرا دو
تہا ملک یمن مین تخت گاہ اوسکا — اب یہہ قدرت حق جیش تک بتا دو
گرانے کو کعبہ کے لایا تہا لشکر — اب موجود سے راہ صنا مین بچھا دو
فلک سے اتر آیا لشکر ابابیل — سوار فیل اسپ ابرہہ کے گرا دو
یہہ چڑیون نے اتر بہ سر ہاتہیون کو — کیا کیسا غارت سو ذلت ذرا دو
فقط چلکنی مٹی کی ہے) گولیون مین کہو — دو ہاتہیون مین ایک جیچ مین اب کیسا دو
ہے قرآن مین سورہ الم تر کیف — شرح کرکے تفسیر قرآن پڑہا دو
مفصل ہے تفسیر عزیزی مین قصہ — اگر ہو شبہ کس کو اب منگوا دو
نفی کعبہ کی ہو گئی عین اثبات — اب یہہ عزت کعبہ والی بڑہا دو
کیا عزت کعبہ ایک فیل محمود — بحق نام محمود سب کو بتا دو
رکہا سر بہ سجدہ دیا گہٹنون کو ٹیک — ادب خانہ کعبہ سارا سکہا دو
اب پایا ہے اسلام نے زور و قوت — کفر کے اب دشمن کو سارے گہٹا دو
محبت رکہو دل سے اللہ نبی کی — اور سب جان و مال اونکی راہ مین لٹا دو
ہوئی ہم سے حج اور عمرہ مین تقصیر — برائے خدا معاف وہ سب کرا دو کہو
رہے یاد ایک شیخ مسکین شاہ مولانا — یہہ ہی حج اکبر ہے سبکو سنا دو
سن بارہ سو نود پہ ہیں آٹہ ہجری — یہہ مسکین محمود کا دل تہا دو کہو

پڑہو شوق کعبہ مین اشعار محمود کہو
سجان نانہ ٹیگا کا شوق اب بڑہا دو کہو

شمع پر پتنگ یا شہد پر مگس ہے — کرون یون محمد پہ قربان جانکو
یہہ دل عاشقون کا ہجر نزار ایسا — کہ کرتا ہے شور زمین آسمان کو
ہے بیچون اور بیچگونہ خدا تو — مقر امکان سے گیا لامکان کو
زبان مین بزرگون کے تاثیر ہے جو — کہان ایسی قوت ہے تیر و کمانکو
جو چاہتا ہے ہر دو ایمان کو قوت — تو مت چہوڑ یہہ پیر کے آستانکو
یہی التجا تجہہ سے اب ہے ہماری — تو راضی رکہہ ہم سے ہمارے میانکو

درود نبی پڑہکر ختم محمود
سنایا یہہ قصیدہ تو عبداللہ خان کو

نہ دیکہا ہو ہمسایگان خدا کو — تو جا دیکہہ مکہ کے باشندگانکو
تجہے قدر ہمسائیگی مدینہ کی کیا ہے — قدر مہمان کی ہے بس میزبان کو
ہے تجہہ کو پتا جس مین ہر ایک ڈر دیا — جب دیکہیگا حرمین کے ساکنان کو
ہے بخشش کہ حاجی وہ مہمان ہے عزیز — یہہ دعوت ہے بخشنے گناہ عاصیانکو
کہان ایسی قسمت جو نسبت ہو خرکی — سمجہہ ہم سے بہتر وہان کی خران کو
اگر کاش آتی ہمی ہوتی جو نسبت — مجہے لیجاتا مین سر ملک شان کو
در کعبہ اللہ کا جو ہووے مسکن — شہنشاہ سے افضل سمجہہ دربان کو
اگر دیکہتے کعبہ یوسف زلیخا — نکرتے کبہی یاد مصر و کنعانکو
یقین کرتے اپنا جگر پارہ پارہ — اگر دیکہتی میرے یوسف کی شانکو
نہین چین ہوتا ہے عاشق کو یکدم — دیا چہوڑ جب سے وہ اپنے مکانکو
خدایا کب آویگا وہ دن بہلا یہہ — جو دیکہینگے ہم قافلہ اشتران کو

سفر پیش ہے جا کرین اہل کی خاطر
بلایا ہے گہر کو تیرے امتحان کو

بتایا نشان گہر کا مکہ مین اپنا
کہان ڈہونڈہیں محرم بہلا بی نشان کو

تصدق نہ کیون ہو وین اس گہر کا تماشہ
بتاتا ہے معشوق ہر لحظہ شان کو

تڑپتا نہ دیکہا ہو گر عاشقون کو
مدینہ مین جا دیکہہ لے زائران کو

سنا مین ذرہ دیکہہ جا کر تماشہ
کہ کرتے ہین کسطرح قربان جان کو

کہان یہہ مزہ ہے سفر مین اے مصر کی
ذرہ چکہہ مدینہ کی شیرین زبان کو

بہت سا اثر ہے یہ عربی زبان مین
تو سیکہہ اہل مکہ سے عربی زبان کو

سکندر کا ایسا کہان تہا نصیبہ
جو ہر بخت محمود ہے حاجیان کو

کہلا سر کفن ہین مجنون کے مانند
مچاتے ہین لبیک شور و فغانکو

نہ دیکہا ہو گر حال مجنون کا لیلے
تو دیکہے دن عرفات کی حاجیانکو

کہان ہے اب سہ دار اس قافلہ کا
سنا دے جرس ناقہ کے ساربانکو

دعا ہے یہ محمود کی بارے خدایا تو
سلامت رکہہ مسکین شاہ زردانکو

نہ دیکہا ہو دنیا مین جو عاشقان کو
تو جا دیکہہ مکہ مین اب حاجیان کو

کیا جذبہ دل سے عاشق کو مجنون
گیا بہول عاشق نے دونون جہانکو

ہزار دن تو کیا بلکہ لاکہون سے عاشق
بس آتے ہین عاشق دار الامانکو

ستارہ فلک کو بہی ہے یہہ تمنا
کہ دیکہے حرم کے در آستان کو

نہ دیکہا ہو علما [illegible]
جو دیکہا ہو حرمین کے عالمانکو

[illegible] وقت پر
سنہال [illegible] گران کو

کیا جب جا کے حاجی نے پہنا لباس وہ احرام — دعا مانگینگے جا اپنے تو دوستان کو

کہ سب پہنچینگے منیٰ پانچ ذی الحج کو — کرینگے منا مین کب قربانیان کو

کہ سب کیا کب احرام کب پہونچینگے فارغ — کرینگے طواف اور منڈینگے سران کو

اقامت منا مین کرینگے تین دن تک — اور ہر روز مارینگے کنکر شیطان کو

تو جب پڑھ لینگے نماز صبح کے — تو کرو روانہ ختم خواجگان کو

تو کیا کہوں تجھے ہم فیض شب قدر — بخشدے فضل سے تو سب حاجیان کو

کہ کیا جانے ہے ایمان دنیا مین رب نے — زمین کعبہ قبلہ کیا انس و جان کو

نمونہ حشر ہے وہ میدان عرفات — کہ یعقوب بہولین وہ یوسف کنعان کو

کرینگے طواف اور کرینگے سجدہ — جو دیکھینگے کعبہ کی عظمت و شان کو

عنایت ہو محمود مسکین سے اپنے کو
سمجھے جب رحمت تو اس سائبان کو بھی

کھڑے ہین کوہ عرفات پر ساری عاشق — زمین پر نظر ہے کبھی آسمان کو بھی

برابر ہے اس جا گدا اور سلطان — جو احرام مسکین ہو شاہ جہان کو

کیا نسبت ہے ممکن کو واجب سے دوام — اگر قربت ہو مسکین شاہ لامکان کو

اگر تو ہے طالب تو حلقہ مین آجا — رحم آویگا خواجہ خواجگان کو

کرینگے تیری دستگیری وہ ایسی — بچاوینگے شیطان سے اپنے ایمان کو

فقط ایک نگاہ توجہ ہو مل پیر کو — کہ بس کرلی ہے یہ تقاضہ ایمان کو

ہین کامل مکمل میرے پیر اس وقت — دے ہاتھ نہین یہ ہاتھ ہے شیخ زمان کو

میرے پیر کا نقشبندی ہے جھنڈا — بچھایا تھا عرفات مین یہ نشان کو

تہہ نعلین بردار عرفات ہین تو
اسی طور روز حشر مین بہی یارب
ہمہ ہمین بزرگون کی تاثیر ہے جو

دے ہاتہون مین داماں شیخ زمانکو
نکر نا جدا پیسر سے تا دامان کو
کہان ایسی قوت ہے تیر کمان کو

وہی حج اکبر ہے محمود تیرا
کہ بخشے غفرانست عاصیان کو

## قصہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

خلق شاہزادے سے براہیم پہ خنجر نہ چلا
حلق ہرگز نہ کٹا گرچہ چلائے خنجر
زیر خنجر سے سر اسمٰعیل بچا کے پیغمبر
آٹھوین نوین ذی الحجہ کے پڑا خواب ایسا
گوسفندان وشتر ذبح کئی لیکن اور
حکم قربانی کا بیٹے کو کئے ہین ہم نے
صبح اٹھ کے کہے بی بی سے خلیل رب نے
ڈال کر سر مین وہ روغن کو پہر اور شانہ
مثل نرگس کے ہین آنکہین تو وہ سرمہ کو لگا
ہاجرہ بی بی کئے عرض کہ ای دوست خدا
ایسا فرمایا کہ ہے آج ارادہ بی بی
دوست نے گہر کو جب سے بلایا ہم کو
دے کے رسی و چھری بولے کہ بیٹا جن اب

ذبح خنجر سے ہے جیتا کی سنو یادگار ہوا
تب براہیم کو اللہ نے بولا لبیک
ذبح گوسفند جینا کا ہوا کر بہ دیا
اگر تو تھا خلیل براہیم یہ سونا کیسا
خواب دیکھین کوئی اصاف سمجھے اسطرح
دوستی اپنی ہے محبوب جو بہانا تم سے
آج بیٹے کو تو ہاتہون سے غسل دے اپنے
صاف زلفون کو و چشمین کو بی بی کر کے
جامہ پاک دھلا کو پہنا اس تن پہ پہنا دو
آج لیجاتے ہین بچہ کو کہو کونسی جاگہ
ساتھ لیجانا اسے کہانے کی دعوت ہی
دوست کی گہر ہے جگر گوشہ لیجانا سمجھو
ہو کے حیرت سے وہ بی بی نے کہا کیا کہہ سے

میرے بچے کو لیجاتے ہو ضیافت میں تم
کہیہ رسمی عذر یا ہوں تو ہیں جھینپ ہم بندہ کم
لیہہ چہری واسطے ذبح کے لیجاتا ہوں سنو ان کو
ایسا فرما کے وہ بی بی سے جو رخصت ہو چلے
راہ میں باپ کے کرتے تھے وہ باتان ایسی
کہ پیارے میرے ذبیح تیرے اسمٰعیل
آسمان اور زمین جسنے بنایا ایسا
حال یہہ دیکھہ کر شیطان نے از مکر و کید
مان و باپ اور یہی لڑکا جو وہ ہیں شیو
مرغ جان ان کا میرے جال کے دانہ میں کبھی
خوب قابو میں میرے آئی ہیں اسکو سو وقت
بن کے ایک شیخ کی صورت کہا دلمین اسنے
دل میں کینہ تہا وہ ظاہر میں کہا الفت سے
سب سے اول یہاں آیا کہ جہاں خاتون
بی بی صاحبہ نے فرمایا کسی دوست کے گہر
پر وہ مردود نے بولا کہ غلط ہے یہہ سخن
وہ عفیفہ نے کہی اوسکو کہ تو ہے مجنون
باپ نے بیٹے کو اپنے بہی کہین مارا ہے
بار دیگر کہا اوس نے کہ ابہی تم کو خبر

بکام کیا رسمی چہری کا ہے عقل اس جا گم
سو لی جنگل سے لے آونگا میں لینے سر پر
جبکہ پلٹونگا تو قربانی کرونگا اس کو
بیٹا قربان ہو بر حکم وہ اللہ نہ ٹلے
دوست کا گہر ہے کہاں باوا سو کو بتا ہم کو
دوست بیچون کا خانہ کہاں بتلا کے خلیل
اکل اور شرب کی حاجت سے معرا ہو سدا
دام وسواس میں چاہا کہ کرے صید و قید
وسوسہ ایک کو بہی ہو تو خوشی ہو مجھہ کو
رنج بہی کرنے کا نہیں دیکھہ اڑیگا وہ جبہی
مکر جو چاہوں کروں پہر نہ ملیگی فرصت
دام میں پہلے وہ بی بی کو پہانا اپنے
تمنے شاہزادہ کہاں بہیجا سو بولو ہم سے
کر سلام اوسکو کہا کچھ ہے یہہ کہنا تمسے
باپ کی ساتھ گیا کہنے میرا لخت جگر
مارنے لیگیا بیٹے کو تیرے بات یہ سن
عقل کچھ تجھہ میں نہیں ایسی کہیں کیا بولوں
اب دیکھا یا سنتے میں کہیں آیا ہے
نہیں معلوم کہ اللہ کا ہوا اون کو امر

در جواب اُس کے کہا ایسا نہیں اللہ نے
پھر وہ ملعون نے بولا کہ غلط ہے یہ بات
پھر جواب اُس کو سماعیل نے ایسا یہ دیے
آجتک کوئی بھلا باپ بھی بیٹے کو
پھر کہا اُس نے کہ بس حکم خدا سر اوپر ہے
اوسکو بولے یہ سماعیل ہے جب حکم خدا
یون روایت ہے کہ یون جبل سے آواز آیا
کہ یہ آواز ہے جنگل سے ولے آدم مین
سنکے آواز دی وہان سے دہی دست قضا
وہ تھا شیطان کہ بس مکر و فریب اسکو تھے
الغرض بشر جبل پر گئے دونون ملکر
پھر شفقت سے کہا اُس نے کہ دلبند میرے
تیری مرضی ہے کیا اس مین تو کہدے عاقل
خواب مین دیکھا ہے بیٹے کو کرو اپنے خدا
حکم جیسا ہے کرو دیسا ادا یا آیا ہو
ایک جان کیا کہ اگر لاکھ بھی جان ہووے اگر
مین ہون تیار چلو جلد کرو ذبح سے جا
خواب کا حال وہ سنتے ہی سماعیل ایسا
دیکھ ایسی وہ خوشی باپ نے ہو حیرت کے

دوستا نے ہم کو وہ دعوت مین بلایا اپنی
سر تیرا تن سے جدا کرنے کو چاہتا ہے بات
رحم دل لیکن براہیم مین آیا میرے
قتل کر ڈالا براہیم کرے گا مجھکو
ذبح کر ڈالیگا پروا نہ کرے گا سن لے
مین نے اس حکم کو مانا یہ نصیبہ ہے میرا
تیرا مدفن ہے اسی کوہ مین سو سُن گھبرایا
باپکو جلد سو حیرت سے پکارون ہین وہین
کنکرے مارکے بس جلد تو آجا بیٹا
تجھکو دینے کو دغا آیا تھا بیٹے میرے
خواب کا حال براہیم سنایا از بر
ذبح مین تجھکو کرون خواب تھا ایسا پیارے
سن کر اس خوابکو کی عرض خدا کے مرسل
خواب کرتا ہے رسولونکا وہ سچا ہے خدا
صبر چاہیگا خدا مین بھی کرونگا اچھا ہو
مین فدا کرتا سر ہو نہ ہٹاتا یہ سر
کچھ مروت نکرو میرے کریہ حکم ادا کرو
خوش ہوا اتنا کہ بس جامہ مین اپنے پھولا
بولا فرزند سے کیا وقت ہے ایسا بیٹے

جاؤ گے جب تو سلام اوسکو یہ کہنا پیار
ہونگے تجھ سا تو یہ جامہ تو ہو جینا پیار

خوش تو رہنا کہ شفاعت مین کرونگا تیری
نار دوزخ سے بچاؤنگا ہے امان تیری

جب تو دیکھیگی کسی لڑکے کو میرے سن کا
یاد کرنا میری صورت کہ تھا بیٹا ایسا

سن چکے چند وصیت تو خلیل اللہ نے
جوش باطن سے رو آنسو کو گرایا اپنے

روئے اتنا کہ وہ روتے سے بیہوش ہو گری
آسمان اور زمین رونے لگے اوسکو رودی

تھے ملائکہ جو سموات پہ ان سبنے یوں
رو کے بولے کہ رحم کر دے خدایا اونکو

باپ روتے تھے اودھر بیٹا ادھر روتا تھا
سننے والونکا جگر رونیسے بس پھٹتا تھا

عاجزی سے وہ تسلی دے کہا والد کو
کب تلک دیر کروگے رونیکو ذرا سا روکو

حکم اللہ مین اگر دیر کہین ہووے تو ڈر
دل نہ پھر جائے ذبح مجھکو یہ جلدی کر لو

الغرض دونو نے پڑہ کر یہ نماز اور دعا
کیا درگاہ مین اوس کی جو ہے بیچون و چرا

راہ مین تیرے الہی ہمین رکھنا ثابت
صبر دینا تجھے روشن ہے ہماری حاجت

صادق الوعد رسول اللہ تھا یہ وہ اسمعیل
دل مین خوش ہو کر کہا سر تو ہے عید خلیل

آفرین آفرین اس باپ پہ اور بیٹے پر
حکم خالق سے سر مو نہ پھرا ہے جو بسر

بیٹے اپنے کو وہ رسی سے محکم باندھا
بھی آنکھون کو بند باللہ و خنجر کو کہا

پھر کیا عرض کہ اے باپ مرے ای وہ لطف
کھولدے بند یہ رسی کہ ہوا ہون مین نحیف

واسطے اوس کی رضا کے مین خوشی سے آیا
جان دینے کو ہون تیار یا ابا میرے

دیکھتے ہین جو فرشتے تو کہین گے ایسا
واہ براہیم کے بیٹے نے بہت خوب کہا

وقت قربانی کے ہاتھون کو نہ پاؤنکو بندھا
جان اپنی دیا عاشق ہے بے شک سچا

حق طاعت ہے بہت خوب چھوڑ رسی
فکر سے جی تھی مجھے ایسی کہا مین اپنی

پر خدا یون نہ کہے مجہسے کہ ای اسمٰعیل — دست و پا بند نہ کئے کیا تھی وجہ کیا ہے دلیل

جان دینے کو بس پیش کیا تہا شاید — بجنبشی اوسکو نہ منظور تہا آنا شاید کو

بیٹا ایسا نہین تیرا کہ جو وہ بہاگ گیا — بندہ اوس بیچ جو فرمان نہ مانے تیرا تو

الغرض اپنے جگر گوشہ کا کہنا سن کر — اوسکو سیدہے ہین رکہ ہاتہ سر کہولا اوسے

واہ خلت یہہ براہیم نے پوری یہ کیا — حکم اللہ کا سنا بیٹے کی پروا نہ کیا

پہ کے تیار وہ بیٹے پہ چلایا خنجر — بولتا تہا یہہ زبان سے کہ ہے اللہ اکبر

بس اسیدم یہ ندا آئی کہ جبریل امین — لے خبر بندے کی جا اوس کو بچانا تو وہین

کی مکان سے جبریل نے ایسی جلدی — آ گئے ایسا کہ وہ خنجر نہ چلا تہا جو اسے

جسطرف موہنہ تہا چہری کا تو اوسے لیکر آ — حلق پر بیٹہہ گیا موہنہ کو پہرایا وہ شتاب

حلق ہرگز نہ کٹا گرچہ چلایا خنجر — سچ کیا خواب ندا آئی تو یہہ مت کر

ہم نے بہیجے ہین فدیناہ نذبح دنبہ — ذبح کر دنبہ کو اور جان بچا لے اس کا

صدقت الرویا تہا وہ خواب سو سچا تو کیا — ہم جزا دیتے ہین محسن کو اسی طور بجا

شان نہین اوسکی فدیناہ بذبح سنتا — اوس کے بدلہ مین دیا بہیج ہین دنبہ اپنا

شرح اوسکی ہے بہت طول نہ لکہا محمود — ختم کر یا مانگ دعا اوسے جو ہے رب ودود

یا الٰہی بہ طفیل اس کے جو ہے اسمٰعیل — رحم کر اوسپہ کہ تیرا ہے جو یہہ عبد ذلیل

زیر فرمان وہ مرشد کے ہمیشہ یہہ رہے — تا دم زیست خلاف اوسکی رضا کے نہ کرے

اس زمانہ مین ہے وہ شیخ عصر سکندر شاہ — قلب بیمار کو بس کرتی ہے یک اوسکی نگاہ

رہبر دنیا مین تو ایمان سلامت رہنا — تابع شرع نبی رہ کے اسی مین مرنا

دمبدم مانگتا جاتا ہے دعا یہہ محمود — خاتمہ خیر سوا اور نہین ہے مقصود

۷۸۶

## قصاید عربی تصنیف پیر و مرشد حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ باندیطری قدس سرہٗ

یا قوم العرب و العجمی صلو کثیرا ۔ علی النبی العربی بشیراً و نذیرا

یا سید الانبیا و یا خاتم الرسل ۔ ما رأینا فی العرب و العجم مثلک نظیرا

ھذا النبی و انا شھد باللہ ۔ فی وصف النبی قبل الوحی قال بحیرا

من قبل ولادۃ نبینا محمدؐ ۔ شاھد ورقہ نوفل و تبع بن حمیرا

یا سری دنی فتدلی قاب قوسین ۔ سبحان الذی اسری بعبدہ اسری

فی حقک لولاک لما خلقت الافلاک ۔ فی نعت محمود املا نظماً و نثرا

یا راکب رفرف و راکب براق ۔ یا خارق حجابات سما فلک و نورا

یا ساقی بیر زمزم و یا ساقی کوثر ۔ یا راکب فرسٍ و بغل قصوی لعیرا

اُمی و ابی روحی فداک احمدؐ ۔ حیٌ فی قبرہ فی قبۃٍ خضرا

لا نفرق من نبی و بین حبیبک ۔ و ارزقنا شفاعتہ لحبیب یوم النشورا

فی نعت النبی قلم و لسان عاجز و قاصر ۔ لا حاجۃ لوح قلم قرطاس دبیرا

محمود مریض عشق حبیبا انت طبیبی
لا حاجۃ لی الا دعا خاتمۃ خیرا

یا رب بحق مسجد و محراب و منبر ۔ بحق شباک النبی کل امت مغفورا

یا رب بحق جبل عرفات و جبل نورا ۔ اُحُد ابو قبیس و حرا و ثورا

یا رب بحق مسجد نمرہ و مزدلفہ ۔ فی ھذا الزمان مسجد خیف مشہورا

یارب بحق رکن مقام میزاب واسود　ازرتناج وعمره صفا سعی مشکورا

یارب بحق سیدنا ابوبکر الصدیق　فاروق وعثمان علی بحر آعذیرا

یارب بحق عمّی نبی حمزه وعباس　اصحاب جلیل مجتهدین فی امرخطیرا

یارب بحق قرة العینین حسنین　فی کربلا اہل بیت [illegible] فاطمه صغرا

یارب بحق کل بیت احمد مرسل　طہّر قلوب المومنین کالحق تطہیرا

یارب بحق سابقة الایمان خدیجه　فی حب النبی فی انفقت کل مالا کثیرا

یارب بحق زوجهٔ النبی عایشه صدیقه　قال النبی فی حقہا کلمینی حمیرا

یارب بحق امہات المومنین تسع　سوره وحفیظه وحبیبه وجویرا

یارب بحق امّ سلمه زینب طلحه　ماریه قبطیه براهیم صغیرا

یارب بحرمت بنات النبی اربع　ام کلثوم ورقیه وزینب فاطمه زہرا

یارب بحق کل مهاجر وانصار　اصحاب نبی کلهم کالشمع منیرا

یارب بحرمت قدوم نور حبیبک　خرج من نانذیر جمع ظلمة وکفرا

یارب بحق کل حبیب مشرق ومغرب　ارحمنا جمیع غربا مساکین فقیرا

یارب بحق عرس غلام علی شاه دهلی　لاتحرمنا فی فیض وبرکات کثیرا

یارب توسلنا بجاه قطب الاقطاب　مسکین شاه نقشبندی فی [illegible]

فی بلده حیدرآباد دکن عارف بالله
لاشبه فی هذا زمان شیخ کبیرا

الحمد لمن اسعد بلغنی زیارت　من قبل لماتی فی الحیات الف مشکورا

الحمد لمن ارانا شیاک النبی　مملو من العطر مشک صندل عبیرا

الحمد لمن وصلنا دار حبیبی
شرفنا من الفیض و برکات کثیرا

ادّینا صلواۃ اربعین فی مسجد نبوی
اقرانا صلواۃ وسلام وجہ حضورا

لاتحرمنا باب شفاعت بنبیک
محتاج الی بابک سلطان وزیرا

یارب بحرمت شباک النبی احمد
وقفنا صلواۃ وسلام لیلاً و نہارا

اللہ تقبل منا حج و زیارت
یسّر الجزائی تحبّب حج مبرورا

یارب بحق معلمنا محمد علی رضوان
رضوان وامین شیخ دلاویز وشکورا

بحق مشایخنا عبد الغنی مغنی
صاحب طریق نقشبندی شیخ کبیرا

جئنا فی حضرتک یا سید مرسل
مزجات وتجارت و زادا ولیترا

یارب بحق خواجہ سرا روضہ محمد
سلطان و یاقوت وقیروز سرورا

یارب بحق لبیک حجاج بیت اللہ
ارحمنا علی محمود مسکین ہندی فقیرا

یارب بحق اولاد النبی طیب و طاہر
قاسم و براھیم وکل صغیر و کبیرا

یارب بحق میمونہ ماریہ قبطیہ
ازواج النبی ام سلمہ قمرا منیرا۔

عام الف و ماتین و تسعین و تسعۃ
قل حسبی اللہ وکیل نعم النصیرا

یارب بحق شیخنا مسکین شاہ مولا
بلغنا من محمود صلواۃ سید لبشیرا

یارب بحق کل نبیٍ و ولیٍ
ارزقنا زیارت النبی حج میرورا

من قلب قریبٌ و من ابدان بعیدٌ
من طرف محب محبوب احمد قبس تیرا

عریان من العلم جہل تشبیہ و تنزیہ
قدتم وصل عریان و من غیر کثیرا

مجنون صفت فی عشق مجازی الحقیقی
فی ذات بحت لا تعین فیض نکیرا

من سبع وستين بقية عمر خالع وباطل — ما عرفنا اسرار عشق كما ما في الضمير

في شهر ربيع مولود النبي ختمنا قصيدة
بلغنا من ارواح مشايخنا فقيرا

يارب بلقد نصركم الله ببدر بركة — ورزقنا زيارت شهيد احد وبدر

يارب بحرمت محمد وابو بكر — فاروق وعثمان علي بحر عذير

يا ساقي بير زمزم ويا ساقي كوثر — يا راكب بغل وفرس قصوى بعيرا

يارب بحرمت حسن والحسينا — الفاطمة بنت النبي بنت صغيرا

يارب بحق امهات المومنين كلي — ازواج النبي عايشه كل احد وعشر

يارب بحق خديجة سابقة الايمان — ازواج النبي عايشه خاص بنت ابو بكر

يارب بحق آسيه وهاجره ساره — ادخلنا من ايمان في الدنيا في قبر

يارب بحق ستة انبياء اولو العزم بركة — ارحمنا على جمع غنى وفقير

ادعونا بجاه سورة جمعه ويوم — في شهر صفر تاريخ محمود شنبه وعشر

بحرمت الم ذالك بحق — واكتفنا من اسرار ومقطعات القر

يارب بحق سورة والفجر ليالي — ورزقنا طاعات ليل وفجر

يارب اذقنا برد عفو ولعفوا — من نخل مدينه لذيذ تمر وثمر

لاحاجت دعا لالغ لها اعطيت لي — اسقنا من شراب محبت كاس خمر

يارب بحق سورة يوسف بن يعقوب
القوا على وجهه قميص يوسف مصر

يارب بحق سورة الم نشرح لك صدرك — انشرح الهي من معرفت لصدري

یارب بحق سورہ قدر انّا انزلنا — اعنا علی ذکرک فی لیلت القدر
یارب بحق ھذا شہر شہر مبارک — اعطی کل حوائجنا مع العسر و الیسر
یارب بحق سورہ نور نور محمدؐ — و اکشفنا من النور رک فی قلب و بصر
یارب بحق سورہ و انشق القمر — لا ابعد من قرب حسن وجہک قمر
یارب بحق سورہ ھل اتیٰ الا اغر — نجنا من آفات و مصائب دہر
یارب بحق کل مہاجر و الانصار — فی حب نبی مثل نجم عاشق بدر
یارب بحق سورہ فاتحہ و الاخلاص — عملنا خلوص نیت و بارکنا فی خبر
یارب بحق سورہ انا اعطینا — اعطینا من الحوض یشرب و طہر
یارب بحق سورہ اذا جاء نصر اللہ — انصرنا علی اعداء دین فتح و نصر
اعلموا ما شئتم غفرت لکم کل — فی حکم اصحاب بدر حاضر

یارب بحق الم تر و الی الاف
نجنا من الخوف و امنا من قہر

یارب بحق سورہ مزمل و مدثر — نقل من نجاسات دنیا و عذاب
یارب بحق سورہ طہٰ و یٰسین — اغفرنا جماعۃ مومن و مومنہ قبر
یارب بحق سورہ کہیعص — اصحاب کہف کلہم سبعۃ نفر
یارب بحق سورہ ص ق و القرآن — ء عجزنا من قرات قرآن فی حرف اخیر
یارب بحق سورہ حٰم الا — سہل لنا من کل اموات خیر
یارب بحق سورہ ق و ص و القرآن — آجرمنا من قرآن فی حرف اخیر
یارب بحق ایات قرآن و حرفات — نجنا من النار و طوفان بحر

یا رب بحق سورہ نور سورۂ براھیم
نجنا من النار و طوفان بحرٍ

یا رب بحق جامع الخیرات ولد شیخ
فی الحب کا لیعقوب عزیز یوسف مصرٍ

یا رب بحق سورۂ یونس وھوا
خلصنا من جنس موت دنیا و اخرٍ

یا رب بحق سورہ مریم ام عیسیٰ
احفظنا جمیع اخوان محمود بہتان غرٍ

یا رب بحق آدم و حوا و موسیٰ
اھدنا صراط مستقیم کلھم نصرٍ

ما یعرف ضم و فتح کسرہ ی سکون شد
قلت ھذا من محبت حبیب فی سکر

یا رب توسلنا بجاہ قطب الاقطاب
مسکین شاہ نقشبندی فی ھند شہر

فی بلدہ حیدرآباد دکن عارف باللہ
لا یوجد فی ھذا زمان شیخ کبیرا

محمود مسکین پدو دھند فی نا ندیڑ
اضعف عبادک لا یعلم فی شعرٍ

تقالوا ایھا العشاق مسکین
الی عرصات عرفات الوادی

طریق العشق لا مبداء و ختم
ولا بعد و لا قرب کل احادی

انا رب العلی اسمی غفور رحیم
غفرت کل ذنب السمیع منادی

ندا فی قلب مومن یوم عرفہ
ولا خوف و لا تحزن عبادی

سرقت الناس عشقی کل حسدٍ
فلا یبقی عطائی الکباری

الھی بیبک حجاز ان محرم
الھی بلغ المحمود مرادی

الھی اغفر الذنب خطیہ
بوالدین مشایخ و اوستادی

کہ شیخ عبد الشکور صاحب دلاویل
امین واحسن و رضوان و نشادی

افوض امرنا الی الی اللہ
کہ ان اللہ بصیر با العبادی

الف الف صلوٰة و السلام | علی النبی بتول والامجادی
و لا ملک من دینار درهم | سوالفنی من الجنت والفوازی
معرا عن جمیع اعتبارات | میرا من تعینات العبادی
قلوب المومنین فی اصالح | الهی عشق حبک فی الفوادی
ثلاثة ثانیین واحد الف عالم | دعاء مستجب بادی العبادی
بحق سیدی مولوی الشیخی | که مسکین شاه عارف ذی اعتمادی
ملاذ ملجاء قبله و کعبه | طبیب قلب مریض دوا عبادی
دعا مسکین فی حق مریدین | نطقی والروح جمیع اولادی

الهی ارحم الفقرا و مسکین
علی جمع حضور محمود رشادی

الهی ارحم باسم اعظم قدیم ذاتک بلا مثالی
فناء ممکن وجود حادث یا حی القیوم لایزالی
لاضده و لاند لاحد الی محیط کل شیء بسیط
منزه عن جهات سته لا تحت و لا فوق یمین شمالی
لا ابتداء لا انتهاء اول و آخر ظاهر و باطن
فی ذات بحت معرا معبود و رای الوری من فهم خیالی
مقام قاب قوسین ادنی فی لیل سرا بنص قران
اشاره نحن اقرب الیه وصال بے کیف اتصالی
لا تحزن ان الله معنا ثانی اثنین اذ هما فی الغار

نظر شفاء کلام دواء وصحبتک نور الضیاء
میت وصبوا محکم شغلی نقیل خواجہ امیر کلالی

طبیب حاذق علاج واثق فی البر جعفر وفیض صادق
انا مریض من ہجو حبیک وطال شوقی الی الوصال

لاستقامت فوق الکرامت علی الشریعت والطریقت
من اھل بیت نبی لاریب وانت تعرف جذبہ حالی

الٰہی انت ستار کریم وانت برّ رؤف رحیم
وانت اکرم من سید القوم فکیف منک اخفی وحالی

لا امام ولا مشایخ قاضی لا محتسب لا وزیر سلطان
وانت غفار رزق حلیم ارزقنا یارب رزق حلالی

لا صوت داؤد لا حسن یوسف لا صبر ایوب لا شکر نوح
عبید ذلیل لرب جلیل عبید حبشی حضرت بلالی

لا شاعر مثل حسان فصیح فی نعت احمد مدح بلیغ
لا صادق الوعد ذبیح پیمبر خلیل حبی قبل سوالی

فاین آدم فاین حوا فاین مریم فاین عیسیٰ
لا مثل لقمان حکیم طبیب مریض عشق طالب وصالی

فاین مطرب فاین داؤد فاین عشق ایاز محمود
من دار دنیا فرار کل یبقیٰ وجہہ ذوالجلالی

فاین یوسف فاین یعقوب محمد داماً لا قیل قالی

دعاء یوم عاشورہ لاہر دقبول وقت ظہر خصوصاً

عام الف بعد ثلاثہ مایۃ احد عشر یارب استجا لی

لا تحرمنا من وصال مرشد فی وقت ھذا قطب ارشاد

خصوصاً مسکین شاہ نقشبندی عارف یا اللہ طریقہ عالی

بحق خواجہ نقشبندی بحق مظہر جان جانان

عفو قصورات محمود ہندی کنت نسیان من خیالی

الٰہی انت برٌ روفٌ رحیمٌ کریمٌ وحلیمٌ

اغفر جمیع ذنوب یارب اللہ محسن ستار جلالی

ترکتُ آداب مجلس شیخ غریق بحر ندامت صیہات

ترأتُ من محبتک اکسیر من الحضوری الی الجالی

| اللہ جمیلٌ یحب جمالی ۴ |
| --- |
| اللہ اللہ اسم جمالی ۳ |

حدیث قدسی المال مالی شرح معالی فقرا عیالی

من لم ینفق مالی علی عیالی فھو انی النار ولا ابالی

بحق شہیدہ احد بدر بحق شہداء کربلا کل

بحق قرۃ العینین حسنین والاول واصحاب ذو الکمالی

بحق کل اہلبیت اصحاب الٰہی اغفر جمیع ذنبنا

ما بین محب محبوب سر لا یعلم الا ذو الجلالی

ابن طبیبی وقلب روحی سراج بینی فی اللیلۃ المعراج

وانت شمسی وانت بدری وانت قطبی سما بلولی

الٰہی ارحم بحق خواجگی نقشبندی صاحب طریقہ

وجدت علم من بحر الذی نی ہذا اجزا ہم عز زلو اعلی

فاین سلطان فاین یاقوت فاین فیروز بلال حبشی

محب صادق خدام روضہ عاشق مسکین محمود خصالی

لا دعوی علم لا دعوی تقویٰ لاعبادت باب سلاطین امرا

انا فقیر مذنب حقیر خدام مسکین فخر کمالی

لا تحرمنا صحبت مرشدی وقت ہذا کبریت احمر

قطب ارشاد اسم مسمی مسکین خلق محبوب افعالی

الٰہی نعوذ من شر کل من مکر شیطان نفس خبیث

الٰہی اغفر جمیع ذنبنا باسم ذات اللّٰہ جلالی

الٰہی ذات صفات تعالی منزہ اقدس وہم خیالی

الٰہی ارحم باسم اعظم صفت جلالی وبا جمالی

وانت سید اولاد آدم قریش جدک بنی ہاشم

فی حال مضطر مریض عشقک مثال مجنون بیابانی

خصوصاً محبوب قلوب مسکین محمود اقبال محمود خصالی

خصوصاً مسکین شاہ نقشبندی محمود اقبال محمود خصالی

یارب بحق النبی المصطفیٰ الربانی بحق ابوبکر و عمر عثمان علی ذی شانی

جئنا الیک یا نبی اشفع لنا عند ربی الف صلوٰۃ والسلام علی النبی مدنانی

طه ویس الذی حتی نبی فی قبره | انت النبی ختم النبی احمد نبی لا ثانی

ادخل مع حزب المرحومین فی الملک عرب | فی باطنی قلبی عرب ظاهر عجم لسانی

اغفر لنا یا ربنا ذنب کثیر من جهلنا | تبنا الیک یا تواب عمدا خطا نسیانی

روحی فداک سیدی عبد ذلیل خذ بیدی | عدو مبین شیطان لعین شهوات والنفسانی

ارجو دعاء خیرک تحرک لنا شفتیک | احسن کما احسن الی من جود والاحسانی

یا رب بحق انبیا والاولیا والاتقیاء | وارزق رضاء وحبک والمعرفة سبحانی

لا غیرک معبودنا لا ملجاء مقصودنا | لیلا نهارا اشغلنا فی السر والاعلانی

یا رب اذا اجابنا عونا معینا ذنبنا | وانصر علی اعدائنا النفس والشیطانی

یا رب بحق لیل القدر حتی مطلع الفجر | خیر من الف شهر تنزل ملک روحانی

یا رب بحق باب السلام بلغنا فی دار السلام | وارزق طواف بیت الحرام بالصدق والاتقانی

اقبل الهی ذلنا [illegible] اعیسا لنا | شاهت الوجوه فی الکفر والطغیانی

ستة وستین [illegible] الف [illegible] النبی | هذا شهر رمضان شریف اسماء دعا [illegible]

ستة وعشرین فی رجب لیل جمعه معراج رب | افتح لنا یا باب الکرم بالامن والایمانی

یا رب بحق نقشبند خواجه بهاء الدین شیخ | اطهرنا من باب الفضل الروح والجسمانی

محمود عبدک الذی عبد قدیم سیدی | لله فلک رقیتی فی جودک لا ثانی

محمود مسکین الذی محتاج الی باب الغنی
وسع لنا باب الغنی نجنا من عصیانی

ایا حبیبی دعائے حبی قبول الہی وانت ساقی | حضور قلبی انیس روحی شفاء عمری وکل سقامی

درم بلیات جمیع آفات وقول فصلک یقین کرامات | وانت عاشق حبیب هو او وانت شارب شراب صافی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً و مسلماً

مقصود اصلی از تالیف و تشریح فائدہ خلق اللہ اور بیان اظہار علت قاصر ہے
تو بندہ مولف خاکسار بے مقدار عاصی پر معاصی فقیر حقیر مجہول الوطن سید لطیفہ
ساکن گندف ملک پنجاب ضلع پشاور حال مقیم پانڈر کوڑہ۔ ناظرین باتمکین کی
خدمت مین عرض رسا ہے کہ اگر کسی جا غلطا سرزد ہو تو بنجوائے ذ الانسان ؎
مرکب من الخطاء والنسیان، بپردہ عفو سے چھپائین۔

جب تلک سے نہ ولایت ہوے صغرا کبرا
کہان قالب نے بھلا فیض نبوت دیکھا

اے جان من و اے جانان من جاننا چاہئے کہ اس شعر مین مضمرات
بسیار اور منافع کثیر واسطے خریداران اعمال کے ہین مگر بسبب عوارض دنیوی
اور مصروفات غیر متناہی کے دائم الحال اس احقر کے ہین بیان نہین ہو سکتے
لیکن بحکم ضرورت انجام سخن بدینجا کشید کہ مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ۔ بریں ضروری
چند نکات کی عبارت از ولایت صغرا و کبرا در قول ملحدین است لاجرم صورت
شان بخاطر ریخت از باطن خامہ و از خامہ بنامہ سپردہ می آید۔ لہذا مشتے
نمونہ از خروارے برائے ناظرین بضاعت تا دیدہ ظاہر کردہ مے آید۔
اے عزیز با تمیز سالک صاحب حال رہبر راہ اہل کمال گوہر درج شریعت

وطریقت اختر برج معرفت وحقیقت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا
پیرومرشد محمود شاہ صاحب قبلہ نانڈیری نے شعر مذکورہ بالا کو کس طرح مطالب
عجائب و نکات غرائب کے ساتھ مبرہن کیا ہے گویا بحر عمیق متلاطم حقیقت
اور دریائے زخار منجم طریقت مین غوطہ زن ہو کے دُرج وحدانیت برائے تصدیق
قلوب عوام الناس خارج کیا اور بازار شریعت مین ظہور کا تجلے جیکا کر خریداران
اعمال کو بتلایا ہے یعنی فاش اور ظاہر ہونا نبوت کا ممکن نہین ہے جب تک
ولایت صغرا اور ولایت کبرا سے عبور نہو جائے مطلب اصلی اور مقصد دلی
اس شعر سے تردید قول مخالفین کا ہے اور جن لوگون نے مفہوم مخالف
سمجھا ہے وہ لوگ بارہا اغواے نفسانیت اور ہواے جاہلیت مین گرفتار
اور صحراے گمراہی مین تیز رفتار ہین جیسا کہ بعض صوفیون اور کرامیون کا
اعتقاد ہے کہ ولایت فوق ہے نبوت سے لہذا محقق عارف باللہ نے فرمایا
کہ جب تلک طے الخ اور مصرعہ ثانی کے جزء آخر واسطے استفہام انکاری کا
ہے۔ فمھم ولا تسائل ۔

## بیان قالب

اے عزیز باتمیز جاننا چاہئے کہ لفظ قالب جو مصرعہ ثانی مین مکتوب ہے اس سے
مراد کالبد اور جسم آدم کی ہے جس پر ہیولا اور شکل انسان کا اطلاق ہوتا ہے
اور لفظ قالب اور ما بعد اس کے لفظ نبوت سے مراد یہہ ہے کہ انسان مظہر
خداوندی ہے اور اس قالب انسان مین ظہور اس ذات پاک کا ہے کیونکہ
فرمایا رسول مقبول صلعم۔ ان اللہ تعالے خلق آدم علی صورتہ یعنے خدا نے

پاک نے اپنی صورت پر آدم کو پیدا کیا لیکن طالب مشاہدہ کو چاہئے کہ جمال
کو مشاہدہ حق کا دیکھے بلکہ ہر ایک وجود کو اسی طرح پر دیکھے جیسا کہ اس میں محقق ہوا
ہے ایک عارف مقام فرماتے ہیں ؎ گر تجلے خاص خواہی صورت انسان
ببین ؛ ذات خورشید آشکارا اندران خندان ببین ؛ یعنے حق سبحانہ نے
اپنی ذات کو جسم انسان میں ظاہر کیا اگر تو چاہے کہ تجلی خاص کو دیکھے تو قالب
انسان میں دیکھ۔ کیونکہ قالب انسان کامل مجموعہ غیب اور شہادت ظاہر و باطن
کا ہے۔ اور انسان سر اللہ ہے بیچ زمین کے۔ کاظہرت فی شئے کظہوری
فے الانسان یعنے نہیں ہے ظہور میرا کسی شئے میں جیسا کہ ظہور میرا انسان
میں ہے۔ کیونکہ انسان مجموعہ غیب شہادت ظاہر و باطن کا ہے اسیلئے
انسان کو مراۃ حضرتین کہتے ہیں اور قابل صفتین بھی تمام رکھتے ہیں یعنے
ایک حضرت وجود۔ دوم حضرت امکان یا ایک حضرت جمال دوسرا صفت جلال
قال رسول صلعم اَلْاِنسانُ سِرُّ اللہِ فے الارض۔ ؎

عشق چون بنیاد در صحرا نہاد ؛ شور و شر اندر نہاد ما نہاد ؛ ؛
چون صنوبر قلب انسان راست کرد ؛ منزل انجا کرد رخت انجا نہاد ؛ ؛

اور سوائے اس کے انسان موصوف ہے ساتھ صفات سبع حق سبحانہ
کے یعنی سمیع ہے بصیر ہے اور علیم ہے کلیم ہے اور حی ہے اور قادر
ہے اور مرید ہے۔ چنانچہ کسی شاعر نے اس صفات سبع کو شعر عربی میں
جمع کیا ہے۔ ؎ حیاتٌ وعلمٌ وقدرۃ وارادۃ ؛ کلامہ حی البصائر سمع مع البقاء
بلکہ انسان موصوف ہے تمام صفتوں سے اسکے جیسا فرمایا حضرت نے کہ جو

بھی موصوف ہو سے ساتھ ایک صفت حق سبحانہ کے وہ بہشتی رہے
حضرت صدیق نے عرض کی ہل فی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کلہا فیک
پس معلوم ہوا کہ انسان موصوف ہے تمام صفتوں حق سبحانہ سے اور یہ مظہر
خاص حق کا ہے اور کیونکر مظہر خاص حق سبحانہ کا ہوگا کہ اسی قالب کے
واسطے جل سلطانہ نے فرشتوں کو پیدا کیا اور علاوہ اس کے خلقت انسان
ذات نور الٰہی سے ہے اگر ظہور قالب اس ذات پاک کا نہوتا تو وجود کسی شئے
اشیائے ممکنہ سے ظاہر نہوتا۔ قال غوث الاعظم سئلت ربی ای شئے خلقت
الملائکۃ۔ قال عز وجل خلقت الملائکۃ من نور الانسان وخلقت الانسان من نور
ذاتی۔ سوال کیا غوث نے اے پروردگار عالم کس چیز سے پیدا کیا تو نے
فرشتوں کو ارشاد ہوا کہ پیدا کیا میں نے فرشتوں کو نور انسان سے اور
پیدا کیا انسان کو نور ذات اپنے سے۔ پس یہ الہام مطابق حدیث
شریف کے ہے اول ما خلق اللہ نوری وروحی وکل الخلائق من نوری وانا من نور اللہ
والمومنون من نوری وکل شئے من نوری۔ اول قطرہ دریائے محیط سے
پیدا نور محمد صلعم کا تھا۔ اول وہ چیز کہ بطون سے ظہور میں آئی روح محمدی
تھی اور یہ نور اور روح مصدر تمام موجودات کے ہیں۔ لولاک لما
خلقت الکونین بلکہ ظہور خدائی کا ظہور سے قالب حیات رسالت مآب صلعم
کے ہی لولاک لما اظہرت الربوبیۃ یعنی کل موجودات وجود سے تیرے
ظہور میں آئے اگر تو نہوتا کون خدا کہتا اور کبریا خدائی ظاہر ہوتی نہوتا وہ تو
کل عالم نہوتا کبھی تخم ظہور اللہ نہوتا۔ فافہم۔ رباعی

اسی مظہر مین ظاہر ہے پس یہہ مظہر ستر ذات ہوا البتہ ضرور کہیگا کہ آنکے
رو ز بغیر ہے دوسرا کوئی صاحب اور مالک ملک کا نہین - پس اسیواسطے
حق سبحانہ نے فرمایا کہ انسان سر میرا اور ہم سار وہم اور ہم راز میرا ہے
علاوہ اس کے قالب یعنے جسم وتن انسان کا روح اور زبان اس کے
ہاتھ اور پاؤن اور تمام وجود اس کا ظاہر کیا اللہ پاک نے واسطے اپنی ذات کے
جسم الانسان ونفسہ وروحہ وسمعہ وبصرہ ولسانہ ویدہ رجلہ کل ذالک اظہرت
نفسا لنفسی لاہوا انا ولا انا غیرہ - یعنے تن انسان کا نفس اور روح اس کی
اور سنتا اور دیکھنا اوسکا - زبان اور ہاتھ اور پاؤن اس کے بلکہ تمام وجود
کو اوس کے ظاہر کیا مین نے از روئے ذات کے واسطے اپنی ذات کے
نہ وہ انسان عین ہون اور نہ عین غیر انسان کا ۔اے عزیز فرمایا حق سبحانہ تعالے
نے کہ انسان ظہور تمام میرا ہے اور مین ساتھ ذات اور صفات اور
اسمار اور افعال اس مین ظاہر ہون یعنے انسان نہ عین مین ہون نہ وہ
غیر مجھ سے ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ -

مردان خدا خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند

پس مطلق نہ مقید ہے اور نہ مقید مطلق - اگرچہ از روئے حقیقت کے
مقید عین مطلق ہے مصرعہ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی - جس نے تمام مراتب
کو طے کیا وہی انسان کامل ہے اور مقید سے مطلق ہو جاتا ہے قطرہ
دریا سے ملتا ہے اور نور مطلق ہو جاتا ہے - ای جان من دی جانان من لیس
قالب پتلہ خاکی کو عرف عام مین انسان کہتے ہین اور ناطق بھی - مگر منطق والے

کی اصطلاح میں ان دونوں لفظوں کو کلیاں متساویان کہتے ہیں کیونکہ ہر ایک کلی کے افراد دوسرے کلی پر صادق آتے ہیں یعنے انسان اور ناطق ہر دو لفظوں کے مال لیطرف دو قضیہ کلیہ موجبہ ہے کل انسانٌ ناطقٌ وکلُّ ناطقٌ انسانٌ - یعنی ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق انسان - اگر کوئی سوال کرے کہ ان دونوں لفظوں کا مفہوم واحد ہے - اور اس مفہوم کا اطلاق ہر فرد بشر پر صادق آتا ہے خواہ کافر ومشرک ومرتد ومجوسی وغیرہ وغیرہ کیوں نہوں - حالانکہ یہ دشمنان ایزدی اس نعمت غیر مترقبہ سے مایوس ومحروم ہیں کس طرح مظہر خاص ہو سکتے ہیں -

جواب - لفظ قالب جو عبارت کالبد اور جسم آدم سے ہے یہ ہی مظہر خاص ہے لیکن حرمان اس نعمت عظمےٰ سے عارضی ہے اور عوارض معتبر نہیں - کیونکہ اسلام اصلی اور کفر وشرک وغیرہ عارضی ہے جیسا کہ فرمایا حضرتؐ نے کل مولود یولد علے فطرت الاسلام الخ - جائے غور ہے فافہم

جواب دیگر اے عزیز باتمیز حضرات بزرگواران صوفیہ کے نزدیک نام گوشت وپوست ونطق وصورت کا نہیں ہے بلکہ نام سیرت اور معنی انسان کا ہے کیونکہ انسان موصوف ہے تین صفتوں پر - اول صفت ناقص ہے دوم صفت کامل ہے - سوم اکمل ناقص وہ کہ جو صفت حیوانی رکھتے ہیں - کامل وہ ہیں جن میں صفت ملکی ہو - اکمل وہ ہیں کہ جن میں صفت رحمانی شامل ہو چنانچہ فرمایا ہے عارفوں نے اَلنَّاسُ علےٰ ثلٰثۃِ اَقْسَامٍ - اَوَّلُھَا یُشْبِھُوْنَ الْبَھَائِمَ اُوْلٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا - کہ ہمیشہ ہمت ان کی اوپر کھانے پینے اور

اور بے مثل اور بے چون بے چگون اور بے مانند اور لامکان اور قدیم ہے
اور بندہ حادث اور مکانی اور مقید ساتھ جہت کے ہے اس سبب سے کہتے
ہین کہ دیدار دنیا مین چشم ظاہر سے ممکن نہین ہے اور نہایت محال ہے لیکن
چشم دل سے اوسوقت ممکن ہے کہ دل اوس کا اوصاف ذمیمہ سے باہر آوے
اور مقام موتوقبل انت موتو کو پہونچے اور ساتھ حیات قرب کے زندہ ہو تو
بیشک وہی قالب جو عبارت کا بعد اور جسم انسان کامل سے ہے وہی مظہر
خاص الٰہی ہے

بمیر اے دوست پیش از مرگ اگر خود زندگی خواہی
کہ ادریس از چنین مردن بہشتی گشت پیش از ما

## ھوالمقصود

مردان خدا خدا نباشد
لیکن ز خدا جدا نباشد فافہم

## بیان ولایت

اے عزیز باتمیز شعر مذکورہ کے مصرعہ اوّل مین لفظ ولایت باعتبار
ذات قالب کے صفت واقع ہوئی ہے اور اس صفت کی راہ حاصل ہونا
اسطرح ممکن ہے کہ پہلے صورت اپنے مرشد کی باطناً ایسی نظر مین رکھے
کہ جسوقت آنکھہ بند کرے وہی صورت ظاہر بن دکھلائی دے رفتہ رفتہ
وہی صورت بول اوٹھے اور جو مطلب چاہے اوس سے پوچھے جواب
باصواب حاصل ہووے بعد ازان خود صورت مرشد بن جاوے اور دوئی

شیخ کی بھاگ جاوے اور یکتا ہو جاوے اوسکو فنافی الشیخ کہتے ہین
بعد ازان بہ برکت صحبت مرشد صورت آنحضرت صلعم کی خواب و بیداری مین
دیکھے گا اوس صورت مبارک کو ایسا بغور دیکھے کہ وہ جمال مبارک نظر مین
کھپ جاوے رفتہ رفتہ وہ بھی باتین کرے گا لیکن اوسوقت کمال عاجزی
اور غریبی ظاہر کرے کیونکہ اوس مین رضامندی اون کی ہے بعد ازان اوس
ذات رسول خدا صلعم کو بقا سمجھکر اپنے تئین فنا کرے تو اوسی کو فنافی الرسول
کہتے ہین بعد اس کے صورت اسم اللہ کا تصور کرکے اسکو حاصل کرے کہ
اسیکو فنافی اللہ کہتے ہین اور مصرعہ مذکور مین لفظ صغرا بقبہ اول و سکون ثانی
والف مقصورہ مقصورہ دیگرا بروزن صغرا بزرگ تر را گویند اور منطق والونکے
نزدیک یہ ہے کہ ان موضوع النتیجۃ فی الاقترانی یسمی صغرا ومحمولہا یسمی کبرا
یعنے بدانستی کہ موضوع نتیجہ در قیاس اقترانی نام کردہ میشود اصغر ازانکہ در غالب
اخص ہست پس افراد او کمتری باشند ازبہرآنکہ وجود خاص نسبت عام
قلیل ہست و نام کردہ می شود محمول نتیجہ را اکبر ازبہرانکہ اعم ہست پس افراد
او بیشتری باشند اور حضرات صوفیون کے نزدیک صغرا اور کبرا سے
یہان مراد مقامات ہے آگے اس کا بیان کیا جائے گا۔

اے جان من واے جانان من محقق عارف باللہ حضرت محمود شاہ
صاحب ممدوح نے شعر مذکورہ کے مصرعہ اول مین لفظ ولایت سے بیان غیر
کافی کو فرمایا اور بیان صغرا کبرا سے اظہار وافی کو واضح کیا اور بعد ازان
مصرعہ ثانی مین بیان شافی فرماکر شعر مجموعہ مرکب مین جواب باصواب دندان شکن

مخالفین کو عطا کیا یعنے جب تلک ولایت صغرا اور ولایت کبرا کو طے نکرے
تب تک مرتبہ نبوت کو نہ پہونچیگا اور مرتبہ نبوت اعلیٰ اور اہم ہے مرتبہ
ولایت سے کیونکہ ولایت عبارت عرفان باللہ اور صفات اوسکے سے ہے
اور نبوت عبارت سفارت سے ہے درمیان عبد اور ذات اوس کے
وما قال بعض الصوفیۃ بدایت الاولیاء نہایت الانبیاء معنیٰ لہ
اور وہ جو کچھ کہ بعض صوفیوں نے کہا ہے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے
یہہ بات غلط ہے بلکہ معاملہ برعکس ہے اور کیوں نہو گا کہ معارف انبیاء علیہم
السلام کتاب اور سنت ہے اور معارف اولیاء کا فصوص اور فتوحات مکی
ہے مصرع۔ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔ اور ولایت اولیا اللہ کا
ڈہونڈھنے والا قربیت کا ہے اور ولایت انبیا علیہم الصلوات والسلام کا
نشانہ اقربیت کا بتلاتا ہے اور ولایت اولیاء اللہ کا دلالت ساتھ شہود
کے دکہلاتا ہے اور ولایت انبیا علیہم الصلوات والسلام کا نسبت مجہول
الکیفیت کا اثبات فرماتا ہے اور ولایت اولیاء اللہ کا قربیت کا شناخت
نہیں کر سکتا اور جہالت کو نہیں پہچانتا کہ کیا شئے ہے اور ولایت انبیا علیہم
الصلوات والسلام باوجود اقربیت عین کو بعد جانتا ہے اور شہود النفس کو
غیب کا تصور کرتا ہے اور اگر ولایت اولیاء اللہ کا ہے البتہ بداغ ظلیت
منسوب ہوتا ہے اور ولایت انبیاء علیہم الصلوات والسلام کا ہر چند از درغ
ظلیت برآمدہ ہے۔ پس بالضرور نبوت از ولایت افضل ہوئی۔ اور کیونکر
نہوگی کہ قرب نبوت ذاتی اور اصلی ہے اور مقام اولیا اللہ دائرہ ظلی ہے۔

ومن لم یطلع علی حقیقت ہما حکم بالعکس وجزم بالقلب پس وصول در مرتبہ نبوت باشد وحصول در مقام ولایت زیرا کہ حصول بلا اختلاط ظلیت صورت نہ پذیرد بخلاف وصول و آنچہ بعض از مشایخ در وقت سکر گفتہ اند کہ ولایت افضل از نبوت ہست این قول فضول ہست بلکہ معتقدش مبتدع میگردد اما فی الحقیقت کار برعکس ہست زیرا کہ نبوت نبی از ولایت ولی افضل است مصرعہ گر بگویم شرح این بیحد شود معارف و مذاہب بر اصحاب بصیرت مخفی مباد

اے دوست جانی اے محب لاثانی ولایت تین قسم پر منقسم ہے ایک ولایت صغرا دوم کبرا سوم علیا ہے لیکن عامل شریعت اور راہبر طریقت حضرت محمود شاہ صاحب ممدوح نے شعر مذکورہ مین قسم ثالث کی طرف توجہ نہین فرمائی اسلئے کہ مراد آپکی ذکر ناسوتی ہے واسطے تردید قول مخالفین کے نہ ذکر ملکوتی اور ولایت صغرا و کبرا خاصہ عالم صغیر کا ہے جسکو عالم ناسوت اور عالم محسوس اور عالم شہادت اور عالم خلق اور عالم شہادت اور عالم صورت اور عالم جوارح کہتے ہین کہ اور ولایت علیا خاصہ عالم کبیر کا ہے جسکو عالم ملکوت اور عالم امر و عالم معقول عالم غیب و عالم معنی اور عالم باطن کہتے ہین۔ ولایت صغرا ولایت اولیاؤن کا ہے ولایت کبرا ولایت انبیاؤن کا ہے ولایت علیا ولایت اعلیٰ وٗن کا ہے۔ مگر اصول عالم صغیر کا مقام کبرا سے مقام علیا تک ممکن ہے اور وہان قدم رکھہ سکتا ہے کیونکہ اس قالب انسان ضعیف البنیان مین دس لطیفے ہین از انجملہ پانچ عالم امر سے ہین یعنے قلب و روح اور سر اور خفی اور اخفیٰ کہ اجزا عالم صغیر

انسان کا ہے اور خمسہ دیگر عالم خلق سے یعنے نفس اور عناصر اربعہ اور ان
لطیفون کے اصول عالم کبیر کے بیچ مین ہین جیسا عناصر اربعہ کے اجزا انسانی
ہین لیکن اصول ان کے فوق العرش ظہور کا تجلی کھلاتا ہے اور اس مقام کو
مقام لامکانی کہتے ہین ازین جاہست۔ کہ عالم امر را لامکانی گویند دائرہ امکان
عالم خلق اور عالم امر اور عالم صغیر اور عالم کبیر وغیرہ یہانتک تمام ہوئے۔
جبکہ سالک واصل محمدی المشرب ہو کے بہ بلند فطرتی بلکہ بہ محض فضل ایزدی
جل سلطانہ اس پنجگانہ عالم امر کو بترتیب طے کر کے نقطۂ اخری دائرہ امکان
کو پہونچتا ہے۔ اور اسی جا سیر الی اللہ تمام ہوتا ہے اور اطلاق اسم فنا اپنے
پر حاصل کر کے شروع در ولایت صغرا کہ ولایت عام اولیاؤن کا ہے دکھلاتا
ہے۔ اور بعد از ان سیر در ظلال اسماء وجوبی جل سلطانہ کے فی الحقیقت
آن ظلال کہ اصول اس پنجگانہ عالم کبیر کا ہے اور سایہ عدم آنجا راہ نہ یافت
واقع ہوتا ہے۔ و آن ہمہ را بفضل خداوند جل سلطانہ بطریق سیر فی اللہ طے
کردہ۔ نہایت آن برسد۔ دائرہ ظلال اسماء وجوبی را نیز تمام کردہ باشد
واصول بمرتبہ اسماء و صفات واجبی جل سلطانہ نمودہ بود نہایت عروج ولایت
صغرا کا یہان تک تمام ہوا۔ اور اس موطن مین شروع حقیقت فنا کا متحقق ہوتا
ہے۔ اور قدم در بدایت ولایت کبرا کہ ولایت انبیاؤن کا ہے قدم رکھ
سکتا ہے بعد از ان ولایت کبرا شروع ہوتی ہے اور اسطرح مقامات
مذکورہ دوائر یعنے دائرہ وجوبی اور دائرہ واجبی وغیرہ اس ولایت کبرا
مین طے کرنے کے بعد ولایت علیا شروع ہوتی ہے۔ اور اس ولایت علیا

ہین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام قدم رکہہ سکتے ہین بخلاف اولیاؤن کے
بلکہ قدم رکہنا انکا ولایت کبریٰ مین مشکل ہے لہذا محقق عارف باللہ حضرت
محمود شاہ صاحب قبلہ نے فرمایا ہے بیت ہاتک ملے نہ ولایت ہوے عشق اکبرا
کہان قالب نے بہلا فیض نبوت دیکہا۔
فہم ملے یعنی لیپٹ لینا ولایت سے یعنی عرفان صغرا یعنی خرد کبرا یعنی بزرگ
قالب یعنی کالبد جسم آدم۔ فیض یعنی فائض اور ظاہر کرنا ستر کا۔ نبوت یعنی
سفارت درمیان عبد اور ذات سے اوس کے ہے پس شعر مذکورہ مجموعہ کتب
سے تردید قول مخالفین کا ثابت ہوا۔ اور نیز اقوال حضرات صوفیان کرام
اس امر کے ثبوت پر شاہد ہین جیسا کہ اس تقریر کے فحوا سے صراحتاً معلوم
ہوتا ہے کہ درجہ نبوت کا فوق ہے درجہ ولایت سے اور نیز اقوال علمائے
دین عاملان شرع متین اس امر کے ثبوت پر موجود ہین اور یہی مذہب ہے
اہل سنت جماعت کا کہ درجہ نبوت فوق ہے درجہ ولایت سے اور ولی نہین
پہونچ سکتا درجہ نبی کو۔ جیسا کہ فرمایا ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین۔ ان الولی
لا یبلغ درجۃ النبی لان الانبیاء علیہم السلام معصومون ما
مونون عن خوف الخاتمۃ مکرمون بالوحی حتی فی المنام ومشاہدۃ
الملئکۃ الکرام مامورون بتبلیغ الاحکام وارشاد الانام بعد
الاتصاف بکمالات الاولیاء العظام۔ فما نقل عن بعض الکرامیۃ
من جواز کون الولی افضل من النبی کفر وضلالۃ والحاد وجہالۃ
نعم قد یقع تردد فی ان مرتبۃ النبوۃ افضل ام مرتبۃ الولایۃ

لبعد القطع بان النبی متصف بالمرتبتین وانه افضل من الولی
الذی لیس بنبی فمنهم من قال بالاول بناءً علی ان النبوة تکمیل
الغیر وهو بعد الکمال وفوقه فی الجمال ولویده حدیث فضل العالم
علی العابد کفضلی علی ادناکم ومنهم من قال بالثانی زعماً بان الولایة
عبارة عن العرفان باللّٰه وصفاته وقربه منه وکرامته عنده
والنبوة عبارة عن سفارة بینه وبین عبده وتبلیغ احکامه الیه
والقیام بخدمة متعلقة بمصلحة العبد وقاسوا الغائب علی الشاهد
الخلق علی المخلوق بانهم شبهوا الولی بمجالس الملک والنبی بالوزیر
فی قیام امر الملک ولم یعرفوا بان مقام جمیع الولی حاصل للانبیاء
وبکل اتباعهم من الاصفیاء وهو ان لا یحجبهم الکثرة عن الوحدة
ولا الوحدة عن الکثرة وهو فوق مرتبة التوحید الصرف الذی
مقام عموم الاولیاء فقول بعض الصوفیه ان الولایة افضل من
النبوة معناه ان ولایة النبی افضل من النبوة واما قول بعض
الصوفیه ان بدایة الولایة نهایة النبوة فمعناه ان الولایة ما
یتحقق لاحد قیام صاحبها بجمیع ما تقرر من عند صاحب النبوة
فان الولی من واظب علی الطاعات ولم یرتکب شیئاً من المحرمات فما
دام علیه امتثال امره واجتناب زجره فلا یطلق علیه اسم الولی العرفی
وان کان یقال لکل مومن انه الولی المعنوی واللّٰه اعلم بالصواب والیه
یرجع المآب

## قصیدہ دربیان وصال پیر دستگیر حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ نانڈیڑی نور اللہ مرقدہ

آئی ہے کیسی غم کی خزان وامصیبتا ‌ ‌ مرجھا گیا ہے باغ جہان وامصیبتا

غنچون سے بے کلی ہے عیان وامصیبتا ‌ ‌ ہر گل ہے سینہ چاک یہان وامصیبتا

نرگس بھی آج چونک پڑی اپنے خواب سے ‌ ‌ سنبل تبنگ آ ہی گیا پیچ وتاب سے

حالت یہ عندلیب کی ہے اضطراب سے ‌ ‌ نغمہ کے بدلہ نوحہ کنان وامصیبتا

سوسن کو جوش غم نے کیا بے زبان آج ‌ ‌ رو رو کے خون سرخ رخ ارغوان ہے آج

نخل علم کا سرو سہی پرگمان ہے آج ‌ ‌ ہے قمریون کے ورد زبان وامصیبتا

نانڈیڑ مین تھا یعنی جو ایک شیخ نامدار ‌ ‌ چہرہ سے اوسکے شان ولایت تھی آشکار

محمود شاہ تھا عارف موسوم ذی وقار ‌ ‌ دنیا سے ہوگیا وہ روان وامصیبتا

علم وکمال مین تھا وہ علامۂ شہیر ‌ ‌ تھا زہد واتقا مین وہ ایک فرد بے نظیر

کس درجہ فیض یاب تھے اس سے جوان وپیر ‌ ‌ ہے اب کہان وہ فیض رسان وامصیبتا

ماہر فقط نہ علم شریعت سے ہی وہ تھا ‌ ‌ تھا بلکہ سارے اہل عرفان کا مقتدا

سینہ تھا اوسکا مخزن اسرار کبریا ‌ ‌ کیا پر اثر تھا اوس کا بیان وامصیبتا

ہر دم کھلا تھا ذکر ونصیحت کا اوسکے باب ‌ ‌ اعمال بد سے سبکو دلاتا تھا اجتناب

صد حیف لے اوج ہدایت کا آفتاب ‌ ‌ زیر زمین ہوا ہے نہان وامصیبتا

تھا وہ خلیفہ حضرت مسکین شاہ کا ‌ ‌ شہ رکن دین اوسیکا ہے تلمیذ باصفا

غم اوسکے انتقال کا کسکو نہین ہوا ‌ ‌ مضطر ہین سارے خرد وکلان وامصیبتا

پابند ذکر تھا عجب اوسکا حال وقال / مصروف تھا اوسی مین وہی اوسکو تہا خیال
تقدیرت ہر ایک تکلف دنیا سے تھی کمال / تھا کیا تسقئی زمان وامصیبتا

چرچا تھا اوسکے زہد کا ہر ملک مین مزید / آتے تھے دور دور سے عالم الشوق دید
شبلی کہون مین اوسکو وہ یا مثل بایزید / تھا فخر عابدان جہان وامصیبتا

تھا وہ مسافرون کا خبر گیر صبح وشام / ہر وقت اونکو آپ ہی پہنچاتا تھا طعام
بیمار ہوئے تو اوسکو دوا کا بھی اہتمام / کرنا تھا خود وہ بادل وجان وامصیبتا

مرغوب اوسکی طبع کو اچھی غذا نہ تھی / پہنا نہ تھا کبھی کوئی عمدہ لباس بھی
سچ بات یہہ ہے اوسکو نہ منظور تھی کبھی / دنیا کی کوئی عزت وشان وامصیبتا

آتا تھا الدار اگر کوئی اوسکے پاس / ہر عیب اوسکا اوسکو جتاتا تھا حق شناس
حق بات کہنے مین تھا کسی سے نکچھ ہراس / حق گو پھر ایسا ہوگا کہان وامصیبتا

وہ بیکسی عالئی نفس کی وہ تجرد و انکسار / روتے تھے خوف حق سے وہ ہر وقت زار زار
وہ علم وہ وقار وہ اخلاق بے شمار / کس کس صفت کو کیجے بیان وامصیبتا

دیکھین کہان پھر ایسے ولی خدا کو ہم / پائین کب ایسے فاضل دین ہدا کو ہم
لائین کہان سے ڈھونڈھ کے اس پارسا کو ہم / کیون کر کرین نہ آہ وفغان وامصیبتا

بیلے نفس بے ریا کوئی ایسا بشر کہان / یون خوف حق کا دلمین کسی کے اثر کہان
ناصح کہان پھر ایسا ہمین راہبر کہان / پائین کہان ہم اوسکا نشان وامصیبتا

افسوس ہمنے نعمت عظمی کو کھو دیا / افسوس ہمنے قدر نہ کی اوسکی کچھ ذرا
افسوس کیا عالم غفلت تھا جو گیا / خجلت زدہ یہہ دل ہے تپان وامصیبتا

ہمسے ہوئی نہ اوسکی خصائل کی پیروی / ہمکو ہوئی نہ اوسکے نصایح سے آگہی

ہم منہمک ہین حیف بہ لذات دنیوی
جنبی ہین ہمکو کیون ہوا امان وامصیبتا

برکت سے اس بزرگ کے ای رب دوسرا
تو بخشدے گناہ ہمارے بصد عطا

کیا لکھے احمد ایہہ پر درد ماجرا
خامہ ہے خود بھی اشکفشان وامصیبتا

# اعلان

الحمد للہ علی احسانہ کہ درین آوان فرخندہ زمان
دیوان محمود از طبعزاد قطب الاقطاب مولانا
ومقتدانا حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ نانڈیڑی قدس سرہٗ
مولفہ جناب عبد الرشید خانصاحب خلف حضرت ایشان
زیور طبع سے آراستہ ہو چکا شائقین کی خدمت مین
عرض ہے کہ اس گوہر نایاب کو جلد خریدین فقط

## المعلن

محمد مغفور اللہ بن عفی عنہ سررشتہ دار محکمہ خفیہ پولیس اضلاع گوداوری